
عکس باطن
رشک فلک

آپ کو مختلف کردار نظر آئیں گے جو کہ اپنا اپنا کردار نبھائیں گے اور محبتیں اور نفرتیں سمیٹیں اور بکھیریں گے مجھے یقین ہے آپ کو یہ ناول بہت اچھا لگے گا اور آپ اسے پسند کریں گے۔"

....
....

<u>عکس باطن</u>

By: **رشک فلک**

قسط نمبر 1:

سر پر رومال با ندھے اور کپڑوں پر مٹی کے نشانات تھے چہرہ بہت غمگین تھا اولا د کو کھونے کا غم بہت بڑا تھالیکن آنے والی فون کال نے اسے سا کت کر دیا تھا جیسے ہی اس نے خبر سنی وہ لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا اور سامنے لاش کو دیکھ کرلڑکھڑا کر وہ گرااور جس سے چہرہ زمین پر لگا اس کو یقین نہیں آیا کہ یہ اس کے ساتھ ہو سکتا ہے شاید وہ اسی قابل تھا کہ اس کے ساتھ یہ ہوتا ۔

اس کے دل میں اس کی محبت نے آخری کیل ٹھوک دیا تھا آج اس کو بے حس ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا آج اس کی بے بسی کے انتہا تھی۔ اب بے بسی کے بعد بے حسی کی شروعات ہوچکی تھی ۔وہ اپنی بے حسی کی شروعات کر چکی تھی اور اب یہ تباہی نے کس کس کو تباہ کرنا تھا یہ دیکھنا تھا وقت انسانوں کے لیے نہیں رکا کرتا ،وقت کا یہ پیہ چلتا رہتا ہے۔لیکن انسا نوں کا وقت بدلتا رہتا ہے اب وقت بدلنا تھا۔

جیسے ہی عید کا اعلان ہوا تو چھپتی چھپاتی وہ ساری بہنیں تھوڑے سے دورچچا کے گھر کی طر ف بڑھی تاکہ چاند رات کے مزے کر سکے اور ساری کزن ایک دوسرے کو عید کی اور چاند رات کی مبارکباد دے وہ سب چا ند رات کو بہت خوش تھی کہ ان میں سے ایک بولی :

"چلو چلو جلدی کرو تمہیں نہیں پتہ کتنی رات ہو گئی ہے 11 بج رہے ہیں ہمیں جلدی جا کر ،جلدی آنا ہے"

وہ جیسے ہی گلی میں نکلی تو ان سے تھوڑی سی دور ان کے دوسرے چچا کا گھر تھا تو ان کے گھر میں گھس گیئیں اور پھر سب سے چھوٹے چچا کے گھر ،ان کے گھر سے بھی کز نوں کو لینے کے بعد وہ فورا سے نکلی اور سڑک پہ چلنے لگی تھوڑی سی دور جا کر تین چار گلیاں گزر نے کے بعد ایک بہت

بڑی دکان تھی وہ دکان شیشے کی تھی اس میں ہر طرح کا سامان تھا وہاں اتنا رش تھا کہ پاؤں رکھنے کی جگہ نہ تھی چاند رات کی خوشی ہر کوئی منا رہا تھا اور چاند رات کو بہت خوشیاں منائی جاتی ہیں ہر کوئی اپنے حصے کی خوشیاں منا تا ہے اسی طرح وہ بھی سیدھا چھت پہ چلی گئی اوپر ہی سیکنڈ فلور پر تاکہ وہ اپنے لیے چوڑیا ں لے سکے اب وہ ساری شیطان بچیاں اور وہ نہ صرف چوڑیاں دیکھ رہی تھیں معصوم بن کر چوڑیاں چرانے کی کوشش بھی کر رہی تھی جیسےایک چوڑیوں والی کو کہتی تھی ،دوسری نیلے رنگ والی چوڑیاں دکھانا تو تیسری کہتی ہرے رنگ ہے جب وہ دونوں میں الجھ جاتی تو پیچھے سے چرا لیتی ہے اور اوپر سے بازو نیچے کر لیتی ۔ٹوٹل آ ٹھ تھی ایک چچا کی تین اور دوسرے کی تین اور دوبڑے تا یا کی دو انزہ ،رمزہ ،وانیہ ،نو فل، مشال ، منال، ایرا اور زیوا۔

میرے ہاتھوں میں چوریاں کیسی لگ رہی ہیں ۔"

میرے ہاتھوں میں نو نو چوڈیاں ہے

"ذرا ٹھہرو سجن مجبوریاتی ہے

اور گنگنا تے ہوئے چوڑیاں بجاتی ہے:

ارے زیوا یہ کیا گانا گا رہی ھوتمہیں تو وہ گانا گانا چاہیے-----"
"منا ل کھلکھلا کر کہتی ہے-

یہ ہر ایک کانچ کی جوڑیاں"

پہنتی تیرے نام کی

"رادھا ہوگئی شا م کی

ارے بس بس کوئی رادھا شام کی نہیں ہے اور نہ ہی ارادہ ہے"
ہم مسلمان ہیں ہم ان دادا شام کو نہیں مانتے تم نہیں جانتی"وہ
ابھی بول ہی رہی تھی پیچھے سے آواز آئی اور دونوں نے مڑ
:کر دیکھا

بس کرو تم دونوں اپنی فلم میرے دیکھو نیلی چوڑیاں کیسی لگ"
رہی ہیں میری گوری کلائی میں گوری گوری کلایئاں" ابھی وہ
:گنگنا تی کہ زیوا ٹوک نے دیا

"اور بہن بس کر سنگر پھٹاسپیکر کی طرح گاتی ہے

زیوا اور منال ہا تھ پر ہاتھ مار کر ہنسی وانیہ کا مذاق اڑایا ۔

اپنا مذاق ہوتا دیکھ کرمنہ بسو ر کر رہ گئی--

سنگر توتم دو نو ں ہو نا جیسے باقی سب تو دنیا میں ویلے ہی"
آئے ہیں آئی بڑی ابھی بتا دوں گی میں جا کر کہ تم دونوں
:چوڑیاں چوری کر رہی ہو"--وہ بھی دھمکی دیتے ہو ئے بولی

:اتنے میں انزا ان کی طر ف آئی اور بولی

"شرم کرو تم ،سب یہیں ہے پتا ہےہم دکان پہ ہیں یہا ں پر اتنا رش ہے اتنے مرد ہیں اور تم لوگوں کو ڈرا مے کرنے کی پڑی ہے اور گھر چلو میں بتاتی ہونگھر والوں کو پتہ چلے کہ سب کی"ابھی انزا بول ہی رہی تھی کے تینوں ایک ساتھ بو لی:

"اچھا نا سو ری اور اب نہیں کریں گے سوری آپ گھر جا کے کسی کو نہیں بتاؤں گی ٹھیک ہے"

رمزا کہاں ہے اب ؟

"تو اسکا ہمیں کیا پتا نیچے ہو گی آپ دیکھ لو۔"

"کچھ نہیں ہو سکتا تم لو گوں کا اس چھوٹی سی بچی کو چھوڑ کر یہاں آگئی ہے ۔چلو جلدی گھر چلیں 12 بجنے والے ہو گئے ہیں ایک گھنٹہ ہو گیا ۔یہاں پہ چوڑیاں کس نے خریدی ہے صرف اور صرف مشال اور منال نے ۔شرم کرو تم سب چلو دفع ہو جاؤ"

:انزا جھنجلا کر بولی

"اچھا جا رہے ہیں چاند رات کو تو مت ڈانٹیں "وہ ڈرتے ہوئے سب جلدی سے گھر کی طرف بھاگی جیسے کہ صبح عید تھی تو اب سب مہندی لگانے لگانا چاہتی تھی لیکن وہ سب اپنے گھر لگا نے وا لی تھی ۔

سب سے بڑے تایا سلیمان جن کی شا دی ان کی کزن سے ہوئی تھی جس کا نام رخسا ر بیگم تھااور ان سے چھوٹے ارمان کی بیگم کا نام را نیہ بیگم تھا اور ان سے چھوٹے رحمان جن کی بیگم کا نام شہا نا بیگم تھاجب کہ سلیمان صاحب کے چار بیٹیاں اور دو بیٹے تھے اور ان سے چھوٹے ارمان صاحب کے تین بیٹیاں اور ایک بیٹاتھااور سب سے چھوٹے کے تین بیٹیاں اور دو بیٹے ٹھیک ہے سلمان کا سب سے بڑا بیٹا ہے جس کا نام نواف تھا جو کہ شادی شدہ تھا جس کے دو بیٹے تھےاور دوسرا عثمان جب کہ بڑی بیٹی کا نام مناہل جو کہ شادی شدہ تھی ان کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے تھے ان سے چھوٹی مر ہا تھی پھر زیو ااور پھر ایرا تھی ان سے چھوٹے ارمان صاحب کی تین بیٹیاں ان میں بڑی انزا،وانیہ اور رمزا تھئ ان کے بیٹے کا نام ہے عذا تھااس کے بعد رحمان صاحب منال ، مشال، نوفل تھی اور بیٹے ارہم اور برہان تھا۔

:کچھ دن بعد

ابھی وہ گاڑی میں بیٹھنے ہی لگاتھا کہ اس کی نظر ایک لڑکیوں کے ٹولے پہ پڑی جو کہ اسے پورا یقین تھا کہ یہ نمونے اسی

کے گھر کے ہیں اس نے انہیں اپنی خونخوار نظروں سے گھورا :

لڑکیاں آس پاس سے بے نیاز اپنی باتوں میں مگن تھی کہ اچانک انزا نےسامنے دیکھا اور پھر دیکھتی ہی رہ گئی وہ سب کو آہستہ سے پلٹنے کا بولی" چلو چلو جلدی چلو گھر چلتے ہیں بہت ٹائم ہو گیا ہے" ڈرتے ہوئے بولی اور ساتھ ساتھ سامنے بھی دیکھ رہی تھی اوراسےاس کی لال ہوتی آنکھوں سے خوف آیا۔

لیکن بھلا ہو زیواکا جو ان کی بات کبھی سن لے زیوا جھٹکا کھا کر پلٹی اور انزا کو دیکھ کر بولی :

"ابھی تو ہم کھیت سے ہو کر آئے ہیں اورابھی تو ہم نے سیر کرنے جانا ہے تو ویسے بھی ہمیں کسی نے نہیں دیکھا اور کوئی دیکھ بھی لے ہم کون سا کسی سے ڈرتے ہیں کوئی مائی کا لال پیدا نہیں ہوا جس سے زیواسلیمان ڈر جائے یا اپنا راستہ بدل لے "وہ فخریاں انداز میں کہتی ہے

جب کہ انزا ،منال،مشال اس کے پیچھے کھڑے خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے عذا کو دیکھاور اسے اشاروں میں چپ کرنے کو بولا زیوا ہی کیا جو چپ کر جائے اور کسی کی بات سن لیں اور کسی کی بات مان لیں وانیا کی طرف دیکھ کر بولی :

"تم تو ڈرتی ہی رہتی ہو ہم ان میں سے نہیں ہیں جو کسی سے نہیں ڈرتے کیوں رمزا "

رمزا نے ابھی پیچھے نہیں دیکھا تھا اسی لیے وہ پرضوش انداز میں بولی:

" ہاں ہاں بھائی ہم اتنے ہیں کوئی ہمارا کیا بگاڑ لے گا مل کر اسے ماریں" -------

ابھی بھی بول ہی رہی تھی کہ اس کی نظر اچانک پیچھے پڑی اور اس کے الفاظ ختم ہو ئےاور وہ ڈرتے ہوئے زیوا کے سامنے آگئی تاکہ چھپ سکے------

"ارے رمزا چپ کیوں کر گئی چلو چلتے ہیں اور کتنی دیر یہاں کھڑے ہو کر بحث کرنی ہے کبھی تم نے --------

ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ پیچھے سے آواز آئی اور بہت غضب والی آواز آئی:

" گھر چلو"

یہ آواز سنتے ہی زیواسا کت ہو ئی اور جھٹکا کھا کر کے سامنے دیکھااوردیکھتی ہی رہ گئی -

چھ فٹ پانچ انچ بلیک شرٹ بلیک پینٹ پہنیں سفید رنگ سرخ ہو رہا تھا اور آنکھوں سے انگارے نکل رہے تھے یہ دیکھنے کی

دیر تھی بس پھر وہ منٹوں میں غائب ہو ئی اور کسی کو یقین ہی نہ آیا کہ ان سب کو چھوڑ کر بھاگ گئی یہاں تک کہ عذا اس کی سپیڈ دیکھتا رہ گیا----

آل تو جلال تو آئی بلاکو ٹا ل تو ۔یا اللہ تیرا شکر ہے بچا لیا اس" جن سے اب میں ان چڑیلوں سے کیسے بچوں گی چلو دیکھا "جائے گا جن سے تو بچ گئی نا

وہ تیزی سے گھر میں داخل ہوئی کمرے میں کی طرف بھا گی اور سونے کے لیے لیٹ گئی کیونکہ آج وہ بہت تھک گئی تھی کھیتوں میں کھیل کر اس کی ٹانگیں کام نہیں کرنی تھی وہ اوپر سے ڈر اور وہ بھاگ کر بہت تیزی سے آئی تھی آتے ہی بستر پر گری اور چادر لے کر سونے کی تیاری کریں کرنے لگی----------

جو ہوگا دیکھا جائے گا "وہ بڑبڑاتے ہو لیٹ جا تی ہے-------"

اب اس نے خو نخوارنظروں سے ان سب کی طرف دیکھا اور ان سنب نےڈرتے ڈرتے ایک دوسرے کو دیکھااور اشاروں میں بھاگنے کا بولی کاؤنٹنگ کی اور وہ سب ایک ساتھ بھاگی سب اپنے اپنے گھروں کی طرف بھاگی کیونکہ انہیں پتہ تھا اب ان کو بچانے والا کوئی نہیں دل ہی دل میں ان سب نےزیوا کوکوسا اور گالیاں دی کیونکہ وہیں تو ان سب کو لے کے جانے والی تھی اور اب چھوڑ کرجانے والی تھی----------

عذا سر جھٹک کر گاڑی میں بیٹھاکیونکہ انھوں نے کون سا سدھر جا نا تھا لیکن آج وہ ا ن کی پکی ڈانٹ لگا نے کا سو چ چکا تھا اور اپنے آفس کی طر ف بڑھا------------------

----

قسط نمبر 2:

وہ نہاں کر نکلی اور اچھی طرح تیار ہوئی کیونکہ بابا کون سا گھر پہ تھے اور نہ ہی بھا ئی تھے تو دوپٹہ گلے میں ڈال کر گھومتی ہوئی باہر نکلی:

لال دوپٹہ اڑ گئے یار میرے ہوا کے جھونکے سے

مجھ کو پیاااااااااااااااااا-----------------

زیواگا تے ہوئےر کی سامنے بیٹھے ہوئے عذا کو دیکھ کر اور پھر نظر جکھاکر دل ہی دل میں وہ بڑ بڑائی:

اسی کی کمی تھی اسی بے عزتی کی ضرورت تھی میں بھی کہوں میرے دل کو چین کیوں نہیں اب پتہ چلا کہ مجھے تو آج ڈوز نہیں ملی "

اور پھر تیزی سے بھاگنے کے چکر میں مڑی اس سے پہلے کے امی جوتا اٹھا تی کہ وہ پہلے ہی اپنے کمرے کے دروازے

چھپا ک ہو گئی کیونکہ اس کے حق میں یہ بہتر تھا جیسے ہی وہ کمرے میں دا خل ہوئی اور اپنے ما تھے پر زور کے ہاتھ ما رکراور بولی:

"بس یہی رہ گیا تھا میری زندگی میں دیکھنے کو اتنا برا دن بھی مجھ پہ آنا تھا کہ اس کھڑ وس، کر یلے اور غصیلے انسان کو میری سریلی اواز سننے کو ملنی تھی"----

"با قی سب تو ٹھیک ہے یہ سر یلی آواز کی سمجھ نہیں آئی کس کی تھی" وا نیہ اس کی کمر پر زور سے تھپڑ ما رتے ہو ئے پو چھا؟

آآآآآآآآآ! افکو رس میری ---- وہ فخریا ں انداز میں بولی-----------

اسی لیے میڈم صا حبہ بھا گ کے آئی کہ کہیں اسی سر یلی آواز سے چھترول نہ ہو جا ئے--- وانیہ اپنی بمشکل ہنسی روک کربولی کیو نکہ اسے وہ منظر ہی نہیں بھول رہا تھا جب زیوا گا تی ہو ئی آرہی تھی اور پھر اس کا چہرہ--------

"بکو اس نہ کرو تمہارے بھائی کو اور کوئی کام نہیں ہے یعنی بے عزتی کر دی---"

ا بھی یہ الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ وانی کا قہقہ نکلا----

"ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا! تم نہیں سدھر سکتی اپنی غلطی بھی کبھی مان لیا کرو"---اور زور سا با زو پر تھپڑ ما را------

کوئی شک " وہ فخر یا ں انداز میں کہ کر خود بھی ہسنے لگ" گئی-------

----

ابھی عذا گھر آ کر بیٹھا ہی تھا کہ اچا نک اسے گا نے کی آواز آئی----------

لیلا میں لیلا آئے سی ہوں لیلا

ہر کو ئی چا ہے مجھ سے ملنا ا کیلا

عذا تجسس کے سا تھ آگئے بڑھاکہ ان کے گھر میں پا گل کون ہے:

کہ اچا نک اس کی انکھیں کھو لی کی کھو لی رہ گئی نہ صرف انکھیں بلکہ منہ بھی ---------

گلا بی دو پٹے کی سا ڑھی پہنے اور نیچے کمیض شلوار پہنے" وہ لڑکی تو نہیں البتہ عجو بہ ضرور لگ رہی تھی " ابھی وہ غور کر ھی رھا تھا کہ کون ہے -----

لڑکی اپنا چہرہ اس کی طر ف موڑ کر شر ما ئی جیسے دیکھ کر عذا ٹھہرگیا یہا ں تک اس کا چہرہ سرخ ہو گیا -------------

----

آج بہت دن بعد سب آکٹھے بیٹھے تھے چچا اور چچی با ہر کہیں گئے اب شیطا نوں کی پارٹی شیطا نیا ں چا ہتی تھی اسی لیے وہ سب ٹرتھ اور ڈیر کھیلتے ہیں سب سے پہلی با ری انزا کی آئی---

"ارحم نےانزا سے پو چھا :   "آپی ٹرتھ اور ڈیر

: انزا ڈیر لیا ایوا نےاسے شعر سنا نے کو بولا

کس کس کو بتائیں گے جدائی کا سبب ہم
تو مجھ سے خفا ہے تو زمانے کے لیے آ

:واہ واہ آپی کما ل کر دیا " سب سے پہلے رمزہ بو لی"

سب نے ہی تعریف کی

بوٹل پھر سے گھمائی اب کی باری برہان کی آئی جو کہ کم گوسنجیدہ سا انسان تھا تو سب نےاس کو گانا سنانے کو بولا ۔ پہلے تو وہ نہیں نہیں کرتا رہا لیکن یہ گیم کے رولز کے مطابق :اسے یہ ٹارگٹ پورا کرنا تھا وہ گانا شروع ہوا

کچی ڈوریاں ڈوریاں ڈوریاں سی مینوں توباندھ لے

پکی یاریو یاریوں یاریوں میں ہو ند ے آ فا صلے

آ نر اضگی کا غزی ساری تیری

میرےسونیا سن لے میری

دل دیاں گلاں کراں گے نال نال بہ کے

انکھ نہ ج انکھ ملا کے

دل دیاں گلاں

تینوں لکھ تو چھپا کے رکھا

آکھا دے سجا کے

تو آئے میری دعا رکھ اپنا بنا کے کہ

تیرے لیا تیرے لئیے یا را

کدی نہ پا ویں دوریاں---------------

سب نےاسے اچھا کبولاکیو نکہ سب جا نتے تھے کہ اس کی آواز آچھی ہے-------

تیسری با ر بو ٹل گھو ما نے سے باری ارحم کی آئی---

سب نےاسے ڈا نس کا بولاکیونکہ وہ چھوٹا تھا تو سب اس پر حکم چلا تے تھے ------

'سب کا اسےمل کے اسے پھنسا نے کا ارادہ تھا

تو سب مل کر گا نا لگا یا----

جب کہ گا نا سن کر بیچا رے کا منہ رونے والا ہو گیا اب وہ پھنس چکا تھا۔

: چلو کھڑے ہو جا و "انزا روب والے لہجے میں بولی"

اتنی دیر میں ایوا ڈو پٹہ لے آ ئی---------------

چل پہن اسے اور نا چ میری بلبل " ایوا   لڑکوں کی طرح ٹھر ک کے آنداز میں بو لی---------

نہیں آپی ! پلیز آپ میری آپی نہیں ہے نہ "ارحم روتو انداز میں بو لا------------

جب کہ سب کا اسے ایسے دیکھ کر خطر نا ک قہقہ لگا ------

چل بلبل شروع ہو جا " یہ رمزہ کی آواز تھی ---------"

بر ہا ن نےاسے ڈوپٹہ دیا---------

یا ر ایسا مزا نہیں آ رہا کیا خیا ل ہے ۔"مشال سب کو آنکھ ما ر کربولی:"

مجھے لگتا ہے بلبل کے کپڑے نہیں ٹھیک کیا خیا ل ہے پھر بلبل"منا ل ایرا کے ہا تھ پر ہا تھ ما ر کر ہنسی ----

ہا ں میں بھی سو چوں مسلہ کیا ہے اب سمجھ آئی چل بلبل یہ لے شرٹ پہن کے آ " زیوا ارحم کو دیتے ہو ئے بولی----

جب کہ سب نے شرٹ اور ارحم کی شکل دیکھ کر بمشکل اپنی ہنسی رو کی---------

مجنڈا رنگ کی اونچی کمیض جس پہ سبز اور سرخ پھول بنے ہو ئے تھے پہنے اوپر گلا بی دو پٹے کی سا ڑی پہنے وہ بہت زیا دہ نمونہ لگ رہا تھا -----

ایک تو سا ڑی دوسرا اس کا ڈانس دیکھ سب ک چہرے سرخ تھے سب اپنی ہنسی ضبط کر نے کی آخری حدو میں تھے ------

ابھی وہ دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک زوردار قہقہ گونجا----

اس آواز کو سن کر سب اپنی جگہ رک گئےاور سا نس تک روک لیاجبکہ بیچا رہ ا رحم اپنی شر مندکی چھپا نے کو سر جھکا گیا ------------

ہا ہاہا ہا ہا ہاااااااااااااااااااااا کیا چیز ہو تم لو گ " عذا بمشکل" اپنی ہنسی روک کر بو لا--------

جبکہ با قی سب شرمندہ بھا گنے کے چکر میں تھے -------

ایک توگا نا ایسا تھا دوسرا ڈانس اور تیسرا سا ری لڑکیا ں لڑکے بنے ارحم کو ٹھرکی لڑکوں کی طر ح آوازے کس رہی تھی-------

چلو بھی بر ہا ن تم بھی شروع ہو جا ؤ میں بھی دیکھو کتنا دم " ہے تم میں" --------بر ہا ن جو لڑکیوں کو دیکھ کر نیچے منہ کر کے ہنس رہا تھا عذا کی با ت سن کر بو کھلا یا--------

ن --نہی---نہیں ب---بھ---بھا ئی یہ کیا کہ رہے ہیں"----------"

جبکہ لڑ کیا ں عذا کا چہرہ بر ہا ن کی طر ف دیکھ کر آہستہ آہستہ کھسکی ----

اور بر ہا ن کو اکیلا چھو ڑ کر سب بھا گ گئے کیو نکہ جا نتے تھے جو آخر میں بچے گا وہی پھنسے گا----------------------

اب بر ہا ن کی چیخے اور با ہر وا لوں کے قہقے تھے کیو نکہ بر ہا ن بڑا تھا لیکن پھر بھی سب اسے پھنسا دیتے جب کبھی بیچا رہ ہا تھ آتا ------------

یہ تب ہو تا تھا جب کبھی وہ با ت نہیں ما نتا تھا پھر سا را ٹو لا مل کر اسے پیٹوا تے تھے ویسے کہا ں ہا تھ آتا تھا وہ------------

جیسے ہی عذا با ہر نکلا دور دور تک کو ئی بندہ نہیں تھا وہ جا نتا تھا کہ تھو ڑی دیر پہلے تک سب یہی تھے اب غا ئب ہو ئے ہیں ان پہ کون سا اثر ہو تا تھا جیتنا

مر ضی ڈانٹ لیتا وہ سر جھٹک کر رہ گیا-------------

آج کل مر ہا کے رشتے کی با ت چل رہی تھی اسی لیے سب لڑکیا ں اس کے آس پا س اسے تنگ کر نے کے لیے پا ئی جا تی تھی ابھی بھی اسی کے پا س تھی کہ زیوا اسے تنگ کر نے کے لیے بولی---------

تجھ کو ہی چھلا پہنا ؤ گا-----------

ورنہ کو ارہ مر جا ؤگا---------

بلکل گو ندہ کی ادا کا ری کر تے ہو ئے بولی-----

پھر وانیہ آئی لڑ کی بن کے اور گا نے لگی----------

شا دی وادی کے چکر میں مجھے نہیں پڑنا -----------

چا ر دیواروں میں گھٹ گھٹ کے مجھے نہیں مر نا ---------وانیہ رونے کا ڈرا مہ کر تی وہی بیٹھ گئی-----

کھلی ہوا ئوں کی میں تجھ سیر کرا ؤں گا ---

ہنی مون پہ لنڈن پیرس تجھے گھو ما ؤں گا -----------

اور وا نیہ کو گول گول گھو ما یا----------

جبکہ با قی سب اب پہلے کی طر ح شو ر کر رہی تھی بلکہ خا موشی سے اشا رے کر رہی تھی--"پیچھے دیکھو ،پیچھے دیکھو"۔

کیا ہے پیچھے جیسے کو ئی جن دیکھ------کہتے ہی پیچھے مڑی------

جیسے ہی وہ نے پیچھے کی طرف دیکھاآکھیں میچ لی اس سے زیا دہ زند گی میں کچھ برا نہیں ہو سکتا تھا-----------

----

قسط نمبر 3:

شا ید کبھی ان کی اتنی بےعزتی ہوئی ہو ان کا سر شرمندگی سے جھک گیا تھا کیوں نہ ہو مجھے پیچھے ارحم ،اذا ،برہان، عثمان کھڑے تھے جبکہ ارحم اور عثمان سر جھکا کر ہنس رہے تھے اور عذا غصے سے گھور رہا تھا۔

کیا ہو رہا تھا یہا ں بتا نا زرا " عذا کا اشا را لڑ کے والے ٹھر" کی ڈانس کی طر ف تھا۔

سورررررری ی ی بھا ئی " وانیہ سر جھکا کر بو" لی-------------------

جبکہ زیوا بھاگنے کے چکر میں تھی یہی کام وہ آسانی سے کر سکتی تھی

و وووہ ہہہ سوری بھائی ہم صرف مذاق کر رہے تھے آپی" کوتنگ کرنے کے لئے کیوں" زیوہ---------

جیسے ہی زیوا کی طرف حامی بھرنے کے لئے دیکھا کہ پیچھے کوئی بھی نہیں کھڑا تھا جس کا مطلب تھا زیوااسے چھوڑ کر چلی گئی جو کہ اس کا پسندیدہ کام تھا ۔اب اسنے ڈرتے ڈرتے عذاکی طرف دیکھااس کی شکل دیکھ کر برہان اور عثمان کا اکٹھے قہقہ نکلا اور ارحم بھی نیچے منہ کر کے ہنسا اور اذا غصے سے سر جھٹک کر رہ گیا------------

جیسے دل میں کہا ہو" یہ نہیں سدھر سکتے"----------

جیسی شادی کی تاریخ پکی ہوئی تو سب اپنی تیاریوں میں لگ گئے اب سب پریشان تھے کہ کپڑے کیسے بنائے جائیں لڑکیاں کپڑوں کو لے کر کمبینیشن کو لےپر یشان تھی کہ کس طرح کے سب ایک جیسے کپڑے بنائیں اور سب مختلف بھی لگیں اور لڑکے اپنے کپڑوں میں تیاریوں میں تھی دلہن کے کپڑے اور جہیز کا سامان کی تیاری بڑے کر رہے تھے جبکہ گھر کی تمام ڈیکوریشن گھر کے مردوں اور لڑکوں کے ذمے تھی اور دلہن کو تیاری کی ذمہ داری اور کروانے کی لڑکیوں کے ذمے---------

دیکھتے ہی دیکھتے آج ڈھو لکی کا دن تھا ساری لڑکیاں ایک کمرے میں گھس گئی تھی جب کہ دلہن انہیں تیار ہوتے دیکھ رہی تھی کیو نکہ وہ خود تیار ہو رہی تھی اور دلہن سائیڈ پر

اپنی تیاری کا انتظار کر رہی تھی کہ کوئی آئے اور اسے تیار کرے یہ جگہ خالی کریں وہ خود تیار ہو لیکن اس کو کوئی موقع ہی نہیں دے رہا تھا ----

آخر کار امی کمرے میں آئیں اور سب کو ڈانٹا اور کہا کیا ہو رہا ہے:

"مرہا ایسے کیوں بیٹھی ہے ٘ ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی ----"

جب کہ انہیں تھوڑا تھوڑا اندازہ تھا پھر یہاں کیا ہو رہا ہے
جیسے ہی انہوں نے زیوا کو دیکھا ان کے غصے کا گراف بڑتا جا رہا تھا جبکہ وہ سب بالکل تیار بیٹھی تھی اور زیوا اپنا اخری جھمکا پہن رہی تھی وہ بالکل تیار ایسے ہوئی تھی جیسے اس کی شادی ہو یہ دیکھ کر رخسار بیگم تپ گئی دل تو تھا جوتا اتار لیں لیکن مہمانوں کا لحاظ کر گئی انہوں نے ایک نظر مرہا کو دیکھا اور ایک نظر سب کو غصے سے دیکھا اور اپنی شہادت کی انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں بولی:

" 10منٹ ہیں اسے تیار کرو سب نیچے آگئے ہیں اور تم لوگوں کو خدا کا خوف نہیں ہے نا ک کٹوانے پر رہتی ہو اگر 10 منٹ سے ایک منٹ کے اوپر ہوا تو میرا جوتا اور تم سب کا سر ہوگا -------"

وہ انتہائی غصے میں بولی یہ سننا تھا کہ تمام لڑکیاں دلہن کے پاس بھا گی اور اسے فورا سے تیار کرنے لگی جبکہ رقسار بیگم سر جھٹک کر باہر چلی گئی----------------------

اگر وہ ایک سیکنڈ کے رکتی تو ان کا ہا تھ اٹھنے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا----

----

آج مر ہا کو مایوں بٹھانا تھا اسی لئے سب تیار کھڑی تھی نیچے سے بلانے کا انتظا ر کر رہی تھی جیسے ہی نیچے سے پیغام آیا وہ سب نیچے بھا گی ۔

پٹیالہ شلوار اور شارٹ شرٹ گھٹنوں سے اوپر پیلے رنگ کی بہنیں سر پے ڈوپٹہ اوڑھے ایک طرف سے بازو پر لپیٹے اور دوسری طرف سے کندھے پر کھلا چھوڑے مر ہا انتہا کی پیاری لگ رہی تھی گجرےہا تھوں میں اور کانوں میں پھولوں کے جھمکے اور ہلکا سا میک آپ کیے بالوں کی آگے کو چھٹیاں بنائیں وہ بہت خوبصورت لگ رہی ہوں ۔

جبکہ باقی سب شرارے اور شارٹ شارٹس اور سروں پر دوپٹے اوڑھے بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی زیوہ گلابی شرٹ اور پیلے شرارے اور پیلے دوپٹے میں بہت ہی خوبصورت لگ رہی

تھی پاؤں میں پائل بھربھرکر پیلی چوڑیاں پہلے بہت خوبصورت لگ رہی تھی

مشال اور منال گلابی شراروں میں اور مختلف شارٹس منال کا ہلکا فروزی اور مشال کا گولڈن تھی وانیہ اور ایراگولڈن شراروں میں اور مختلف قمیضیں پہنے ایرا گولڈن شرارے کے اوپر ہلکا گلابی جبکہ وانیا گولڈن شرارے کے اوپر پستہ رنگ کی شرٹ پہنیں بہت پیاری لگ رہی تھی سب لڑکیوں کی آج دھوم کی الگ تھی -

جبکہ لڑکے بھی کم نہ تھےہینڈسم لگ رہے تھے ان کی بھی آج دھوم ہی الگ تھی سفید سوٹ پہنیں اور اوپر مختلف رنگ کی واسکوٹ پہنے بہت ہی وہ بھی بہت ہینڈسم لگ رہے تھے اذا اور برہان سفید سوٹ پہنیں اور پستہ واسکوٹ پہنے بہت ہی پیاری لگ رہے تھے جبکہ ارحم اور عثمان سفید سوٹ پہنیں گولڈن کلر کی واسکوٹ پہنیں بہت ہی پیارے لگ رہے تھے -

جبکہ بڑے مرد اور عورتیں سب کاموں میں مصروف تھے خاندان کی پہلی شادی کی وجہ سے وہ چاہتے تھے کہ کوئی کمی نہ رہے اسی وجہ سے ہر کوئی اپنی تیاریوں میں مصروف تھا۔

بڑے بھی کچھ کم نہ لگ رہے تھے تمام مرد سفید سوٹ پہنیں اپنے بڑے ہونے کا روب جما رہے تھے۔ جیسے ہی لڑکیاں دلہن کو لے کر نیچے آئی سامنے ایک سٹیج اور پیلے پھولوں

سے سجا جھولا گلاب اور گیندے کے پھولوں سے سجا سٹیج بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا اور لون کو بہت ہی خوبصورت طریقے سے لائٹنگ کر کے سجایا گیا تھا درمیان میں دلہن کے چلنے کی جگہ تھی اور اس پاس بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا تمام لوگ بیٹھے تھے مووی والا آچکا تھا اور تمام لڑکے سٹیج پر ویلکم کے لیے کھڑے تھے اور تمام لڑکیاں اس پاس دلہن پر پھول برسانے کو تیار تھی جبکہ ان کی مائیں دلہن کے اس پاس دلہن کے قریب اس کو لے کے آرہی تھی۔

جیسے ہی اس نے لان میں پیر رکھا تمام لڑکےاور لڑکیاں ایک ایک کر کے آئے اور ایک ایک گلاب دلہن کو دیتے گئے اور پھولوں کی برسات الگ ۔

سب سے پہلے زیوا آئی اور مرہا کے آگے گلاب کیااور اس کی گال پر پیار کر کے اسے ویلکم کیا جبکہ تمام گیندے کے پھولوں کی برسات کر رہے تھے ۔

یہ منظر اتنا خوبصورت تھا کہ رخسار بیگم نے بے ساختہ اپنی اور اپنے خاندان کی خوشیوں کی نظر اتاری اور اللہ کا شکر ادا کیا جنہوں نے اج ہی دن دکھایا اور ان کا خاندان ان کی خوشیوں میں شامل تھا یہ محبتیں، یہ پیار، یہ رونقیں بہت عر صے بعد نصیب ہوئی تھی تو تمام کزنز بہت خوش تھے۔

زیوا کے بعد ارحم نے پھول دیا اسی طرح سب باری باری آتے گئے دعائیں اور پھول دیتے گئے ہر کوئی یہ منظر دیکھ کر بہت خوش تھا جبکہ خاندان کی بڑی عورتیں اپنی انکھوں کی نمی اور اپنے خاندان کی نظر اتار رہی تھی -

جیسے ہی دلہن کو سٹیج پر بٹھایا گیا -

" تو زیوا چلائی:" ڈی جے گانا چلا دے

سب سے پہلے ایرا اپنی بازوں کو گھماتے ہوئے آئی:

Taaron Ka Chamakta Gehna Ho..

Taaron Ka Chamakta Gehna Ho..

Phoolon Ki Mahekti Vaadi Ho..

بہت پیار سے مرہا کی گال پہ تیار کیا اور واپس سٹیج سے اتر کر ڈانس کے سٹیپ لینے لگی------

اس کے بعد ارحم ایا اور اس نے اپنی لائنز پر لان سٹارٹ کیا---

Us Ghar Mein Khushaali Aaye.

.

Jis Ghar Mein Tumhaari Shaadi Ho..

Taaron Ka Chamakta Gehna Ho..

Phoolon Ki Mahekti Vaadi Ho..

وہ بہت ہی پیار سے یہ لائن گاتا مرہا کے پاس گیا اور اس کے سر پر پیار کر کے ہاتھ رکھا اور پھر واپس اسٹیج سے آیا اور اپنے سٹیپ لینے لگا اور ساتھ ہی ایرا کو کھینچ لیا اور اسے گھوما کر سٹیج پر کیا-----------

ایرا گھومتی ہوئی سٹیج پر آئی اور پیار سے یہ لائنیں بولنے لگی اور ڈانس کرنے لگی-------------

Us Ghar Mein Khushaali Aaye
..
Jis Ghar Mein Tumhaari Shaadi Ho.

♫♪♫♫♪♫♫♪♫♫♪♫

اور گھوم کر پھر منال کو گھوما نے لگی --------

پھر وہ دونوں چل کر مر ہا پا س آئی اور اسے کھڑا کر کے بلا ئیں لی دونوں نے ایک ساتھ اور گا نے لگی----------

Yeh Phool Tumhaare Zevar Hai..

Yeh Chaand Tumhaara Aaina..

Tum Jab Aise Sharmaati Ho..

Dulhe Ka Dhadakta Hai Seena..

Har Aaina Tumko Dekhe..

Tum To Aisi Shehzadi Ho..

Us Ghar Mein Khushaali Aaye..

Jis Ghar Mein Tumhaari Shaadi Ho..

♫♪♫♫♪♫♫♪♫♫♪♫

جب تم ایسے شرماتی ہو دلہے کا دھڑکتا ہے سینا جیسے ہی یہ لائنز ائی دونوں ایک ساتھ مرہا کہ دونوں گالوں پہ اتنے اچانک پیار کرتی ہیں کہ مرہا شرما جاتی ہے تو سب ہوٹنگ کرتے ہیں------------

اب مشال اور منال گھوم کر آتی ہیں اور دونوں بازوں کو اوپر کی طرف گھماتی ہیں اور اگلی لائن پر ڈانس کرتی ہیں اور گاتے ہوئے سٹیج کی طرف بڑھتی ہیں اور دلہن کو پیار کرتی ہیں اور ساتھ بیٹھ کر مٹھائی کھلاتی ہیں-----------------

Meri Behna Hai Phool Bahaaron Ka.

Meri Behna Hai Noor Nazaaron Ka.

Meri Behna Ke Jaisi Koi Behna Nahin.

Bina Iske Kahin Bhi Mujhe Rehna Nahin.

Jaise Hai Chaand Sitaaron Mein.

Meri Behna Hai Ek Hazaaron Mein.

جیسے ہی منال اور مشال مٹھائی کھلاتی ہیں کہ سٹیج پر عثمان، ایرا اور زیوا انکھوں میں نمی لے کر اگلی لائن گاتے ہیں----------------

Hum Jaise Bhole Bhaalon Ki.

Yeh Duniya To Hai Dilwaalon Ki.

Yeh Duniya To Hai Dilwaalon Ki..

Yeh Duniya To Hai Dilwaalon Ki..

Taaron Ka Chamakta Gehna Ho..

Phoolon Ki Mahekti Vaadi Ho..

Us Ghar Mein Khushaali Aaye..

Jis Ghar Mein Tumhaari Shaadi Ho..

🎜🎝🎜🎜🎝🎜🎜🎝🎜🎜🎝🎜
تمام خوشیاں ایک طرف ۔بہت پیاری بہن تھی ان کی ۔اس نے بہت پیار دیا تھا انہیں یاد تو سب کی آتی ہے وہ تو بہن تھی انکھوں میں نمی کیسی نہ آتی جس نے اتنی محبت دی تھی ،ہر شرارت میں ساتھ دیا تھا ،ہر غم، دکھ میں ہنسایا تھا خون کے رشتے کو تھوڑے نہ بھولے جاتے ہیں ان کی انکھوں میں نمی دیکھ کر رقساربیگم اپنی آنکھوں سے نمی صاف کرتی ہیں اور اگلی لائن وہ گاتی ہے جیسے ہی وہ سٹیج پر آتی ہیں تمام لڑکے اور لڑکیوں کے چہروں پہ مسکراہٹ آ جاتی ہے۔

Khushiyon Ke Mehlon Mein Baitho..

Koi Gham Na Tumhaare Paas Aaye..

Na Umr Ka Pehra Ho Tum Pe..

Mere Dil Ki Dua Yeh Rang Laaye.
.
Rab Hasta Hua Rakhe Tumko..

Tum To Hasne Ki Aadi Ho.
.
Us Ghar Mein Khushaali Aaye.
.
Jis Ghar Mein Tumhaari Shaadi Ho.

انہیں دیکھ کر باقی دو چاچیاں بھی آجاتی ہیں اور مر ہا کو خوب پیار کرتی ہیں بیٹی کی طرح پالا تھا کیسے نہ ان انکھوں میں نمی آتی ہیں۔

کب اتنی بڑی ہوئی پتہ ہی نہیں چلا آج وہ گھر سے رخصت ہونے کو تیار تھی وہ کسی اور کے آنگن کا پھول بننے جا رہی تھی اپنے ماں باپ کی رونقیں سمیٹ کر خوشیاں ،لاڈ وہ سب جو

ہر لڑکی اپنے صرف ماں باپ کے گھر کرتی ہے وہ ماں باپ کے گھر چھوڑ کر جا رہی تھی------

اتنا ایموشنل سین دیکھ کر اگلی لائن میں تمام لڑکے اور لڑکیاں سٹیج پر ا جاتے ہیں اور دشمن کو بھی بیچ میں کھڑا کر کے اس پاس وہ دائرہ بنا کر گانا شروع کرتے ہیں-------------------------

Taaron Ka Chamakta Gehna Ho.

.

Phoolon Ki Mahekti Vaadi Ho..

Us Ghar Mein Khushaali Aaye..

Jis Ghar Mein Tumhaari Shaadi Ho..

Taaron Ka Chamakta Gehna Ho..

Phoolon Ki Mahekti Vaadi Ho..

Us Ghar Mein Khushaali Aaye..

Jis Ghar Mein Tumhaari Shaadi Ho..

اسی طرح خوشیوں بھری شام ختم ہو جاتی ہے سب کے قہقے اور خوشیاں، مسکراہٹیں شام کا حصہ بن جاتی ہیں اور یادیں رہ جاتی ہیں جبکہ قسمت اس بچی کی قسمت پر دور سے مسکرا کر انکھوں کی نمی چھپا کر چلی جاتی ہیں--

----

قسط نمبر :4

آج مہندی کی رات تھی تمام لڑکیاں تیا ریا ں کر رہی تھی ہر کوئی خوبصورت سے خوبصورت لگنے کی کوشش میں تھی جبکہ دلہن اتنا خوبصورت لباس میں تیار تھی ۔ جبکہ باقی لڑکیاں ابھی تیار ہو رہی تھی کر رہی تھیں   سب مرد حضرات مہندی کی تیاریوں میں مشغول تھے -----

سٹیج اور باقی کے تمام معاملات سجاوٹ کے لڑکے سمبھا ل رہے تھے جب کہ مہمانوں کا ویلکم اور کسی چیز میں کمی نہ ہو اس لیے تمام معاملات بڑے دیکھ رہے تھے ----

لڑکے بھی تیار ہونے جا چکے تھے کیونکہ تمام کام ختم ہو چکے تھے مہندی رات ہونے کو تھی جیسے کہ آٹھ بجے مہندی کا فنکشن تھا اسی حساب سے سب جلدی تیار ہونے چلے گئے تھے ------

آج بھی ہر کوئی مختلف کمبینیشن کے کپڑوں میں تھا ۔دلہن اپنے مخصوص لباس میں جو کہ دلہے کی طرف سے آیا تھا بہت خوبصورت لگ رہی تھی ۔دلہن کی مائیں چچیاں بھی آج کم نہ تھی اپنی خوبصورتی کی مثال آپ لگ رہی تھی اور تمام مرد حضرات سفید سوٹوں میں تھے-------

لڑکیاں تیار ہو رہی تھیں کسی کی پائل، کسی کے گجرے ،تو کسی کے جھمکے نہیں مل رہے تھے جبکہ دو بار ر قسا ر بیگم نیچے آنے کا کہہ چکی تھی اب ان کا اوپر خود آنے کا ارادہ تھا تاکہ وہ انہیں آکر بتا سکے کہ انہیں نیچے آنا ہے ----

تمام لڑکیاں جلدی جلدی کر رہی تھیں بالاخران کی تیاری مکمل ہوئی اور رخسار بیگم کے آنے سے پہلے ہی وہ نیچے آئی -------

مرہا اپنی کزنوں اور دوستوں کے ساتھ دوپٹے کے آنچل کے نیچے بہت ہی خوبصورتی سے آتی ہے جسے تمام لڑکوں نے پکڑا ہوا تھا ار ہم اور عثمان پیچھے کی سائیڈ پہ تھے جبکہ برہان اور عذا اگلی سائیڈ پہ تھے---

لڑکیاں تو لڑکیاں لڑکے بھی بے انتہا ہینڈسم لگ رہے تھے --

مہندی رنگ کی اونچی چولی اور نیچے اسی کے ساتھ کا لہنگہ پہنے اور اوپر پیلے رنگ کا دوپٹہ اوڈھے،ہاتھوں میں گیندے کے پھول اور کانوں میں پیلےپھولوں کے جھمکے ،پیلے پھولوں کا مانگ ٹکا لگا ئے بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی مرہا ۔اس پہ دلہن بھرپور روپ آیاتھا -----

مشال اور منال پیلے رنگ کی چولی اور پیلے رنگ کے مہنگے تھے اور سبز دوپٹہ ہو گئے بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی اور میک آپ اور گجروں میں بہت پیا ری لگ رہی تھی------

جبکہ ایرااور وانیہ زنک کلر کے خوبصورت سے پاؤں کو چھوتی فراک جس کے گلے پر گولڈن کام اور بازو پر گولڈن کام تھا ہلکے سے کام میں وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی گجرے پہنے اور کانوں میں گولڈن جھمکے پہنی آج لڑکوں کے دلوں پر آگ لگانے کو تیار کی تھی--------

جبکہ زیوا سب سے مختلف لباس میں تھی سفید رنگ کی شارٹ شرٹ اور سفید بھی کھلا گرارہ پہنے باتوں میں لال گجرے، مہندی لگائے، پاؤں میں پائل پہنے وہ بہت ہی کانوں میں گولڈن جھمکے پہنے وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی اس کی تو دھوم ہی الگ تھی وہ چاہتی تھی کہ اس کا لباس سب سے مختلف ہو اسے کوئی فرق نہیں کرتا تھا کہ مہندی سے ہرا رنگ پہنے یا پیلا وہ سفید گرارے کو کیا تھا-----

جب کہ لڑکے تمام سفید شلواراور مختلف رنگ کی قمیضیں پہنیں اور ہم رنگ واسکوٹ پہنے بہت ہینڈسم لگ رہے تھے
جیسے ہی سب اندر ائے ڈی جے نہ گانا چلایا۔ :

Maahi Ve Maahi Ve That's The Way Maahi Ve

Tere Maathe Jhumar Damke

Tere Kannno Baali Chamke Hai Re

Maahi Ve

Tere Haatho Kangana Khanke

Tere Pairo Payal Chance Hai Re

Maahi Ve

تو نواف جو کہ دلہن کا بڑا بھائی تھا اس کے ساتھ آتا ہے
اور اس گانے کی بیچ پر اسے گھماتا ہے اور اس کے اس کے

سر پر پیار کر کے اسے اپنے ساتھ لگاتا ہے اور کئی پیسے باہر تک پہنچتا ہے اور اس کی خوب بلا ئیں لیتا ہے-----

اس کے بعد جیسے ہی وہ سٹیج پر پہنچتے ہیں تو سب سے پہلے ایرا آتی ہے اور گاتی ہے:

Naino Se Bole Rabba Rabba

Mann Mein Dole Rabba Rabba

Amrut Ghole Rabba Rabba

Tu Soniye

ہاتھوں کو گھماتے ہوئے اوپر کو اور کبھی نیچے کو لے کر آتی ہے پھر وہ مرہا کے پاس جاتی ہے اور اس کو کھڑا کر کر اس کی بلا ئیں لیتی ہے--------

اور پھر واپس آکر ار ہم کو کھینچ کر سٹیج پر لے جاتی ہے:

Mehndi hai rachnewali

Hathon mein gehri laali

Kahin sakhiyaan ab kaliyaan

Hathon mein khilne wali hain

Tere manko jeevan ko

Nai khushiyan milne wali hai

اور اگلے سٹیپس کرتے ہیں وہ دونوں جیسے ہی وہ اپنے سٹیپس کرتیں ہے ہر طرف ہوٹنگ ہوتی ہے اور تالیوں کا شور گونجتا ہے ----

کہ آچانک ان کے پیچھے برہان اور وانیہ جو کہ اپنےگا نے کے ا گلے سٹیپ لیتے ہیں:

Kala doria kunday nal adiya e oye

ke chotay dewra pabi nal ladiya e oye

chotay dewra teri door balayi way

na lad soniya teri ik parjayi way

oye Kala doria kunday nal adiya e oye

ke chotay dewra pabi nal ladiya e oye

chotay dewra teri door balayi way

na lad soniya teri ik parjayi way

oye Kala doria kunday nal adiya e oye

ke chotay dewra pabi nal ladiya e oye

اتنی دیر میں ارہم اور ایرا گھوم کر پیچھے آتے ہیں اور
سٹیج سے اتر جاتے ہیں۔ ایسے ہی بر ہا ن اوروانیہ اپنے ہاتھوں

کو اوپر گھماتے ہیں اور پیچھے کو اور اپنے ڈانس سٹیپ لیتے ہیں-------

اور پھر دلہن کے پاس جاتے ہیں اور اسے مٹھائی کھلاتے ہیں اور اس کے ہاتھ پر مہندی لگا کر اور اچھی طرح سے تیل اس کے بالوں میں لگا کر بھاگ آتےہیں --------

اس کے بعد اگلے ڈانس سٹیپ کی باری زیوا کی تھی:

Boohey barian,
Ena li kanda tap key,

Boohey barian
Ena lee kanda tap key,

Awaan gi hawa ban key,
Boohey barian..hayee

Boohey barian
Ena lee kanda tap key,
Awa gi hawa ban key,
Boohey barian...hayee,
Boohey barian

جیسے ہی وہ اپنے ڈانس ٹپ لیتی ہے اور ساتھ ہی مرہاکے ساتھ جا کر بیٹھ جاتی ہیں-------

: کہ اچانک ازا آتا ہے اور اپنی سٹیپ لیتا ہے

Ho Nain Dukhe Bin Deed Ke,

Rahi Labaan Par Jaan, Devo Ishq Mubarikaan,

Mohe Saajan Mileya.

Shakar Wandaan Re,

Mora Piya Mosay Milan Aayo

Khid-Khid Haasi Door Udasi,Chaanan Pive Jind Peyas

], Loon-Loon Thanda Re,Aji Loon-Loon Thanda Re,

More Loon-Loon Thanda Re, Mora Piya Mosay Milan Ayo,

Shakar Wandaan Re,Mora Piya Mosay Milan Aayo...

جیسے ہی اترتی ہے تو سب کہتے ہیں کہ ڈانس کے سٹیپس ساتھ لیے جائیں تو زیوا ڈرتے ہیں اس کے ساتھ سٹیپ لے لیتی ہیں :

Hul-Hulare Naina Thaare,

Hasti Masti Rang Utaare,

Mel Preetam Kamli Keetam Sham-Sham Nachoon Chad Chubare,

Zulfaan Chhandaan Re,Aji Zulfaan Chhandaan Re,

Main Zulfaan Chhandaan Re Shakar Wandaan Re,Mora Piya Mosay Milan Ayo

زیوا عذا کی طر ف دیکھ کر مسکر اتی ہے کہ تبھی عزا بھی زیوا کو مسکر اہٹ پا س کرتا ہے-----------------

ہر طرف ہو ٹنگ ہوتی ہے وہ لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے چاند سورج کی جوڑی تھی لیکن وہ بھی جانتے تھے کہ کتنی خطرناک ہے--------

اس کے بعد عثمان اور منال اپنے سٹیپ لیتے ہیں اور گھومتے گھومتے آتے ہیں:

Lathe di chadar
Utte saleti rang mahiya
Aawo sahmne, aawo sahmne
Kolon di russ ke na lang mahiya…
Mende sir tey phoolan di khari.
Mende sir tey phoolan di khari
Tendan rah tak tak main hari
Lathe di chadar
Utte saleti rang mahiya
Aawo sahmne, aawo sahmne
Kolon di russ ke na lang mahiya
Mere kanna vich nachdae jhumkay.
Mere kanna vich nachdae jhumkay
Aa tak ek vari ghumke

Lathe di chadar

Utte saleti rang mahiya

کبھی ہاتھوں کو نیچے اوپر ڈالنے لگاتے ہیں اور اپنی کمر کو ہلا کر اپنے ڈانس کے سٹیپ لیتے ہیں سب کی آخر میں منا ل گاتی ہے اور پھر سب اس کے پیچھے ڈانس کرتے ہیں---------------

دنیا تے پیار مِلے
کوئی دِلدار مِلا
آندا سواد گل بات دا
کھِلرے نے وال میرے
رہنا میں نال تیرے
وعدہ اے پہلی ملاقات دا

میں وی جوان ہویا
بڑا پریشان ہویا
لبدا نئیں ہانی مینوں ہان دا
تیرے لالے لاواں میں
لگیاں نِبھاواں میں
کر تُو وی وعدہ نِبھان دا

لُڈّی ہے جمالو پا لُڈّی ہے جمالو
لُڈّی ہے جمالو پا لُڈّی ہے جمالو
لُڈّی ہے جمالو پا لُڈّی ہے جمالو
لُڈّی ہے جمالو پا لُڈّی ہے جمالو

آکے تو ٹُر گیوں
روگ لگ جائے گا
آکے تو ٹُر گیوں
روگ لگ جائے گا
کلّی رہ جاں گی میں
کی مزہ آئے گا

دُور میں لیجاواں گا
لگیاں نِبھاواں گا
قیدی میں ہویا تیری ذات دا

لُڈّی ہے جمالو پا لُڈّی ہے جمالو
لُڈّی ہے جمالو پا لُڈّی ہے جمالو
لُڈّی ہے جمالو پا لُڈّی ہے جمالو
لُڈّی ہے جمالو پا لُڈّی ہے جمالو

ہواں تیتھوں پرے
کیوں میرا دِل ڈرے
ہواں تیتھوں پرے
کیوں میرا دِل ڈرے
چھڈ کے دُنیا ساری
تیرے توں کیوں ورے

سب مل کے مر ہا کے سا تھ لڈی ڈا لتے ہیں اور حسین شام اپنے اختتا م کو پہنچتی ہے جبکہ کو ئی آج شام اپنا دل ہا ر گیا تھا

- ---------------------------------------

آج با رات کا دن تھا ہر کوئی اپنی اپنی تیاریوں میں مگن تھا
۔دلہن پارلر جا چکی تھی اور ایر اور زیوا، وانیہ سب دلہن کے
ساتھ تھی ۔دلہن کو لانے کی ذمہ داری برہان کے ذمہ تھی جبکہ
تمام لڑکے ہا ل پہنچ چکے تھے تاکہ تمام انتظامات سنبھال
سکے---------

اور گھر کی عور تیں مہمانوں کو سنبھال رہی تھی ------

سرخ رنگ کے بہت ہی قیمتی اور خوبصورت لباس میں دلہن
بہت پیاری لگ رہی تھی اونچی چولی اور پاؤں کو چھوتا لہنگا
جس پر گولڈن رنگ کا کام کیا ہوا تھا، گجرے ہا تھوں میں پہنے
،سرخ لپسٹک لگائیں، بالوں کا پیارا سا جوڑا بنائے، اونچی ہیلز
پہنیں بہت ہی پیاری لگ رہی تھی اس کی تمام جیو لری گولڈن
تھی اور کہیں کہیں سرخ رنگ کے نگینے جڑے تھے-------

تمام لڑکیاں ایک جیسے لباس اور مختلف رنگوں میں پہنے بہت
خوبصورت لگ رہی تھی تمام لڑکیوں نےپاؤں تک چھو تی
فراکس بنائی تھی وانیا اور ایرا کا سبز رنگ کی پاؤں تک چھوتی
فراکس اور اوپر سلور کام تھا جبکہ زیوا اور مشال کا گاجری
رنگ کے لباس میں اوپر گولڈن کام تھا گولڈن جیولری اور گولڈن

ہیل میں بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ مینا ل کا بھی سن ایسا ہی تھا لیکن اس کا عارشی گلابی تھا ------

زیوابالوں کو آگے گرائیں دونوں طرف سے سر پر دوپٹہ اوڑھے جبکہ منال اور مشال بالوں کا جوڑا اور آگے سے رول بنائے ،آگے سے تھوڑے سے باہر نکالے بہت ہی پیاری لگ رہی تھی مانگ ٹکا لگائے سروں پر دوپٹے اوڑھے تمام لڑکیاں تیار ہو چکی تھی-----

" زیواکتنی دیر ہے تم نے برہان کو کال کی تھی اب تک کیوں نہیں آیا "

مشال تیار ہو کر زیوا کے پاس آکر پوچھتی ہیں ---

"ابھی میں نے کال کی تھی بھائی کہتے ہیں آدھے گھنٹے تک پہنچ جائیں گے" --

زیوامصروف سی جواب دیتی ہے--

"آپی کیسی لگ رہی ہوں"

ایرا سب کے بیچ میں گھوم کر اپنی فراک دکھاتی ہے جیسے ہی وہ گھومتی ہے اس کے گھیرے دار فراک دور دور تک گھومتی ہے اور اس کے کانوں کے جھوم کے زور سے ہلتے ہیں ایران بال کھولے ہوئے تھے جس کی وجہ سے کھلے ہوئے بال بکھر گئے جو کہ اوربھی زیادہ پیاری لگ رہے تھے۔ سبز رنگ کی

پاؤں کو چھوتی فراک میں سلور جیولری پہنیں ہاتھوں میں گجرے، مانگ ٹکا لگائے اونچی ہیلزپہنیں وہ انتہا کی پیاری لگ رہی تھی اس کو دیکھتے ہی تمام لڑکیاں "دل ہی دل میں ماشاءاللہ کہتی ہیں'

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہوں میری جان ہے ہی پیاری"

مرہا اس کے سر پر پیار کر کے بہت ہی پیار سے ساتھ لگا کر اسے کہتی ہے ---

جبکہ زیوا ان دونوں کا پیار دے کر جل جاتی ہے اور فورا بولتی ہے :

آخر بہن کس کی ہے یہ بھی میری طرح پیاری ہی ہوگی "" لاپرواہی والے انداز میں کہتی ہے۔

جبکہ سب جانتے تھے کہ زیوامر ہا کے معملے کتنی شدت پسند ہے وہ کسی کو بھی اس کے پاس آنے نہیں دیتی۔

تم اپنی تعریفوں کو چھوڑو آج تو دلہن کی تعریفوں کا دن ہے " اور ماشاءاللہ سے ہماری دلہن بہت ہی خوبصورت لگ رہی ہے آج تو اس کو دیکھ کر بھائی بے ہوش ہو جائیں گے "وانیہ مرہاکے سر پر بو سہ دے کر بہت ہی پیار سے کہتی ہے جبکہ منال معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ دلہن کی طرف دیکھتی ہے اور کہتی ہے:

یہ بےہوش ہونے دن نہیں ہے آج تو مرہا گئی ہائے اللہ آج مرہا " کو کون بچائے گا "جبکہ اس کی بات سن کر مرہااور ڈر جاتی ہے اسے پہلے ہی بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی اور کچھ ان کی باتیں اسے اور گھبراہٹ میں مبتلا کر رہی تھی ابھی وہ باتیں ہی کر رہی تھی کہ بر ہا ن کی کال آئی کہ وہ باہر آچکا ہے----

برہان کے آنے پر میرہا خدا کا شکر ادا کرتی ہے کہ ان مصیبتوں سے جان چھوٹی لیکن وہ شکر اتنی اونچی اواز میں تھا کہ تمام لڑکیاں سن چکی تھی اور سب پلٹ کر پھر معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہیں جس سے مر ہا جھینب جاتی ہےجب کہ اس کا چہرہ دیکھ کر سب لڑکیاں قہقہ لگا کر باہر نکلتی ہیں----

بر ہان نےجلدی سے آگے بڑھ کر ان کو گاڑی میں بیٹھنےمیں مد کی اور جلدی سےگاڑی سٹارٹ کی

اسے واپس جا کر بہت سے کام تھے ----

"شاہانہ بات سنو! کیا ابھی تک مرہا نہیں آئی"

رخسار بیگم پریشانی سے شاہا نہ بیگم سے پوچھتی ہیں

"نہیں بھابھی ابھی نہیں آئی بر ہان گیا ہے"

شاہان بیگم انہیں بتاتی ہیں جبکہ ان کی بات سن کر رخسار بیگم انہیں کہتی ہیں

" اف اللہ یہ لڑکیاں کبھی نہیں سدھر سکتی تم برہان کو کال کرو اور پوچھو ابھی تک کہاں ہیں برات آنے والی ہے اور انہیں کوئی خبر ہی نہیں ہے"۔

"اچھا بھابھی اپ رکیں میں ابھی کال کرتی ہوں نہیں تو ان کے بابا کو کہتی ہوں کہ جا کر یہ لے آئیں "۔

شاہانہ بیگم مطمئن کر کے اپنے کام میں مصروف ہو جاتی ہیں-----

دیکھو تم سب کی وجہ سے میں لیٹ ہو گیا مما کی کال جا رہی ہیں وہ پوچھ رہی ابھی وہ گاڑی میں بیٹھے ہی تھے شاہانہ بیگم کی کال آتی ہے:ْ

"برہان کہاں ہو تم لوگ برات پہنچنے والی ہے کیا تم انہیں لینے پہنچ چکے ہو جلدی سے گھر آؤ بڑی مما پریشان ہو رہی ہیں" شان نہ بیگم کی پریشان اواز سن کر

:   برہان جلدی سے انہیں بتا تا

کہ وہ کہاں ہے مما ہم بس آرہے ہیں بس پہنچنے ہی والے ہیں پانچ منٹ تک ہم وہاں ہوں گے----------

اور شاہانہ بیگم فورا سے رخسار بیگم کو بتایااور مہمانوں کی طرف بڑھی ۔جب کہ رخسار بیگم اپنی بیٹیوں کی عقل پر ماتم کرتی رہ گئی ۔دلہن کو برائیڈل روم میں پہنچا دیا گیا تھا اور تمام لڑکیاں اس کے پاس بیٹھی تھی---

کہ بڑی آپی مناہل آئی---

"ماشاءاللہ مرہا تو بہت پیاری لگ ہےاللہ بری نظر سے بچائے اللہ بہت خوشیاں عطا کرے نصیب بہت اچھے کرے کبھی کوئی غم نہ دے میری بہن کو۔ یقین نہیں آتا آج اس کی بارات ہے لڑکیاں اتنی جلدی بڑی ہو جاتی ہیں کل کی بات ہے تم اتنی چھوٹی سی تھی "۔

"ہاااااآپ کی چھوٹی بڑی ہو چکی ہے اور آج اپ کی چھوٹی کی خیر نہیں "مشال معنی تیزی سے اس کی طرف دیکھ کربولی جبکہ اس کے بعد سن کر تمام لڑکیوں نےاپنی ہنسی چھپائی اور مناہل اسے دیکھ کرمسکرا ئی اور بولی :

"شرم کر لو ایک کیسی باتیں کر رہی ہو ۔تم لوگ ویسے مشال کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہی ہماری بہن لگ ہی اتنی پیاری رہی

ہے آج تو واقعی اس کی خیر نہیں۔ بھیا اسے چھوڑیں گے ہی نہیں "

جبکہ ان کی بات سن کر مرہا کے ہاتھ اور پاؤں کا نپےجبکہ وانیا مشال اور مناہل کو انکھ مارتے دیکھ چکی تھی کہ وہ اس کا شرارت کے ساتھ دے رہی ہے اور اپنی ہنسی چہرہ نیچے کر کے چھپائی مناہل فوراسے وانیا کوکوہنی ماری کہ آگے وہ کچھ کہے جبکہ انیہ اشارے سے کہتی ہے -

" اب میں کیا کہوں"

تو مناہل نے زور سے زیوا کو ہاتھ مارا اور زیوا ایل نظر سب کو دیلکھ پھر مر ہا کو شرارتی نظروں سے دیکھ کر بولی

دیوانے رک جا تیرا ہم سے سامنا ہے----

آنکھوں سے چھولےچھو نا ہاتھوں سے منا ہے ----

جیسے ہی اس نے گایاکہ تمام لڑکیوں کاشرم سے سر جھکا---

کسی کو زیوا سے ایسے گا نے کی مید نہ تھی جبکہ اس کے بعد سن کر مرہا بیچاری کے چھکے چھوٹے اور مناہل نے کھینچ کر اس کی کمر میں تھپڑ رسیدکیااور بولی :

" تھوڑی شرم کر لو سوچ تو لو کیا بول رہی ہو"

"ارے آپی آپ لوگوں نے ہی تو بولا تھا کچھ بولنے کو اب صحیح تو بولا ہے اب کیا بولوں میں"
وہ بھی انکھ مارنے کے اندر میں بالکل ٹھرک پن سے بولی جبکہ اس کو ایسے دیکھ سب کی ہنسی چھوٹی اور مرہا بلا وجہ ہی شرم سے لال لال ہو رہی تھی جبکہ اسے بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی جیسے ہی وانیہ کی نظر یہاں پر پڑی شرارت سوچتی تو اسےشرارت سوجھی:

"ارے سنو !یہ دلہن کا چہرہ اس قدر اتنا لال کیوں ہو رہا ہے کئی دلہن کو بخار تو نہیں چلو ڈاکٹر کو چیک کرواتے ہیں" مرہا سب کی نظر خودپر پا کر جھینب جاتی ہیں اور فورا سے چہرہ جھکا لیتی ہے جبکہ باقی سب کا قہقہ بلند ہوا-----

"بارات آگئی بارات آگئی "کوئی بچی اونچی اواز میں آکر انہیں دروازوں میں بولی اور تمام لڑکیاں نیچے کو بھاگی جب کہ مناہل کھڑکی کھولی اس کے بعد مرہا کو بٹھایا

آگئے ہیں دولہا اپنی دلہن کو لینے مرہا ایک بات یاد رکھنا اپنے حق میں آواز ضرور اٹھانا کوئی کسی کا نہیں ہوتاتم خود کے ساتھ ایماندار رہنا یہ تمام ذمہ داریاں نبھا نا برداشت اور صبر دونوں کرنا صبر ان چیزوں پہ کیا جاتا ہے جس پہ انسان کا اختیار نہ ہو اس پہ صرف اللہ کا اختیار ہو جیسے اولاد جو کہ اللہ کے بس میں ہے لیکن برداشت ایک حد تک کرنا اور کوئی

زیادتی کرے تو ایک حد تک برداشت کرنا اور وہ باز نہ آئے تو برداشت نہ کرنا کیونکہ میری جان تم انسان ہو اور اگر تمہیں کبھی لگے کہ تم اس گھر میں دوبارہ خدانخواستہ کچھ ایسا مسئلہ ہو جائے کہ تمہیں آنا پڑے تو شرمانا مت تمہارے ماں باپ کا گھر ہے اس میں تمہارے لیے ہمیشہ جگہ رہے گی اور اس کے دروازے تمہارے لیے ہمیشہ کھلے رہیں گے میری جان یہ دنیا بہت ظالم ہے حد سے زیادہ برداشت مت کرنا کچھ غلطیاں میں نے کی ہیں اور تم نہ کرنا میں نے ہر حد تک برداشت کیا ہے تم جانتی ہو لیکن تم وہ غلطیاں مت کرنا ۔ہمارے ماں باپ ہمارے ساتھ ہے۔

پریشان نہ ہونا نہ یہ سمجھنا کہ میں پیار نہیں کرتی یا کوئی بھی غلط مطلب مت لینا ۔ ہمیشہ خوش رہو میں جانتی ہوں ایک لڑکی کے لیےاس کا گھرکیا ہوتا ہے لیکن پھر بھی ہم نے بیٹی دی ہے بیچی نہیں یاد رکھنا اور نہ ہی انہوں نے خریدی ہے اپنی بہنوں کواپنے دکھوں میں ہمیشہ یاد رکھنا ،خوشیاں انسان کو خوش کر سکتی ہیں لیکن دکھ انسان سے نہیں اکیلے سہے جاتے اسی لیے بانٹ لینا جہاں لگے کہ بہت دل مشکلوں کا شکار ہے جہاں کیفیت کی رونے کی ہووہاں رو لینا۔۔۔۔

"سب ٹھیک ہوگا نہ میں ذمہ دار سنبھال سکوں گی نا مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے" مرہا انکھوں میں آنسو لے کر مناہل کی طرف دیکھا اور بولی :

ہاں میری جان رو نہیں یہ خوشیوں کا موقع ہے بیٹیوں کو ایک دن جانا ہی پڑتا ہے وہی ان کا گھر ہوتا ہے وہیں سے ان کی خوشیوں کو شروعات ہوتی ہے مجھے یقین ہے اللہ تمہارے دامن ہے خوشیاں ہی خوشیاں بھر دے گا اور کبھی تمہاری آنکھ میں انسو نہیں آئے گا "

اور بہت دیر تک اس کو سمجھاتی رہی ----

جیسے ہی برات ہال میں داخل ہوئی تمام لڑکیوں اور لڑکے ہال کے دروازے پر کھڑے تھے جیسے ہی دولہا انٹر ہوا گولڈن کلر کی شلوانی پہن سر پر گولڈن اور سرخ کمبینیشن کا کلہ کہیں بہت ہی پیارا لگ رہا تھا اور انہیں سٹیج تک پہنچا دی دیا گیا تھوڑی دیر بعد دلہن انٹر ہوئیں تمام سپورٹ لائٹس میں سلیمان صاحب اور رخسار بیگم کے درمیان وہ آرہی تھی اپنے قدم اسے بہت بھاری ہوتے محسوس ہو رہے تھےجیسے خود پربوجھ ہو، کیسے وہ اپنی زندگی اپنے ماں باپ بہن بھائی کو چھوڑ کر کسی کے نام کر دے یہ سوچ سوچ کر اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی بے شک یہ خوشیوں کا موقع تھا لیکن ہر لڑکی پر جب پہ یہ

وقت آتا ہے جب اسےاپنےیہ رشتے یہ محبت سب چھوڑ کر اسے اپنےنئے گھر جانا ہوتا ہے تو انکھوں میں آنسو آجاتےہے رخسا بیگم بہت ہی دھمے سے کان میں دعا دیتی ہیں:

"اللہ تعالی تمہا را حامی ونا صر ہے۔ اللہ کے حوالے کیا وہی تمہاری حفاظت کرنے والا ہے"
اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا جبکہ اس کا ہاتھ زکاکے ہاتھ میں پکڑا تے ہیں جو کہ ہاتھ پکڑنے کے لیے کھڑا تھا :

"بیٹا ہم تمہیں اپنی بیٹی دے رہے ہیں اسے اپنے گھر کی عزت بنا کر یاد رکھنا کہ ہم ان اسے بیچا نہیں ہے اس کی عزت کرنا سے پیار اور محبت صرف اسے رکھنا اس کے ماں باپ کا گھر ہمیشہ اس کے لیے کھلا ہے جب چاہوآو اور جب چاہے رہو اللہ تم دونوں کو خوش و آباد رکھے جہاں کی نعمتیں عطا کر یں "

اسی طرح رسموں کے بعدرخصتی کا وقت آپہنچا تمام کزنز پارٹی جو کہ بہت خوش تھی اب سب دکھی تھے ان کا ایک پا ٹنر جا رہا تھا نوافل ہاتھ میں قران لے کر مرہاکے پاس آیااسے گلے لگا یا پھر مرہا ا پنے ماں باپ گلے لگ کر بہت روئی۔ کیونکہ یہ لمحہ ہر لڑکی کے لیے مشکل ہوتا ہے کسی کے لیے اپنا گھر ،اپنے ماں باپ، اپنے بہن بھائی کو چھوڑنا کوئی آسان بات ہی نہیں ہوتی جب کہ ماں باپ بھی اپنے جگر کو ٹکڑا بہت مشکل سے دیتے ہیں ان کا بھی یہ وقت مشکل ہوتا ہے زیوا مرہا کے

گلے لگ بہت روئی ۔سب سے زیادہ سے اٹیچ تھی روتی بھی کیوں زیوا کی تمام خواہشات اور تمام غم میں مرہا ساتھزیوا کے ساتھ رہی تھی---

دلہن کو دلہے کی گاڑی میں بٹھایا گیا اور جبکہ پیچھے سب نم انکھوں سے اس کی گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے

جیسے ہی گاڑی گھر میں داخل ہوئے پورا گھر لائٹوں اور پھولوں کی سجاہوا تھا جو کہ بہت ہی پیارا منظر پیش کر رہا تھا -

مرہا کو تھوڑی سی رسموں کے بعد اس کے کمرے میں پہنچا دیا گیا مرہا کو بیڈ پر صحیح سے بیٹھنے میں مدد کی۔

بھابھی آپ ٹھیک ہیں آپ کو کچھ چاہیے اگر چاہیے تو بتا دیں " : "رابیل مر ہا کی نندبولی

مجھے کچھ نہیں چاہیے بہت شکریہ "مرہا کو لفظ بھا بھی سن" کر بہت ہی مٹھی سی خوشی ہوئی شا ید نیا راشتہ تھا اس لیےوہ : نرمی سے رابیل کو بولی

اسے بیٹھے کمرے میں بیٹھے دو گھنٹے سے زیادہ ہو چکے تھے کہاچانک اسے باہر سے لڑکیوں کی آواز آئی شاید وہ دروازہ رکوائے کی رسم کر رہی تھی پیسے مانگ رہے تھے یہ دیکھتے ہیں مرہا کے ہا تھ اور پاؤں کا نپےاور وہ سیدھی ہو کے بیٹھ گئی جبکہ بیٹھنے سے اس کی کمر میں درد ہو رہا تھا ابھی وہ سیدھی ہوئی تھی کہ دروازہ ک اور زکا اندرآیا اور پھر کھلےدروازہ کو بند کیا اپنی شیروانی اتار کر صوفے پہ رکھی-----

" السلام علیکم"

: وہ اس نے آگے بڑھتے ہوئے سلام کیا

وعلیکم السلام" کا نپتی آواز میں جواب دیا ۔"

" کیسی ہیں آپ"

" الحمدللہ میں ٹھیک آپ سنائیں"

میں بھی ٹھیک ہوں مجھے تمہارے گھر والوں کی ایک بات" اچھی نہیں لگی جب سٹیج پر تمہارے بابا نے تمہارا ہاتھ دیا تب وہ ایسے بولے جیسے میں نے تم پہ بہت ظلم کےپہاڑ تو ڑے ہو جبکہ میری تو آج تک تم سے بات ہی نہیں ہوئی وہ تو ایسے کہہ رہے تھے جیسے اپنی دو لت میرےنام کررہے ہیں یاساری جائیداد۔ انہیں دیکھنا چاہیے میں ان کا داماد ہوں یہ کوئی بات ہے

کرنے کی وہاں میں نے بہت مشکل سے کنٹرول کیا بات انہی کرنی ہی نہیں آتی بیٹی کے لیے گھر کے دروازے کھلے ہیں یہ کوئی بات ہے کرنے کی ظاہری سی بات ہے بیٹی آئے گی ہی باپ کے گھر "

وہ بہت ہی بدتمیزی سے بولا جب کہ مرہا حیران پریشان اس کی شکل دیکھ رہی تھی کہ وہ کس طرح اس کے بابا کے بارے میں بات کر رہا ہے جبکہ انہوں نے کچھ ایسا کہا بھی نہیں تھا ہر باپ اپنی بیٹی کے لیے کہتا ہے کچھ بول بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ نہ وہ اسے جانتی تھی ایک تو اس کے لیے اجنبی اور دوسرا وہ بھی شوہر وہ بھی چپ رہی اور سنتی رہی اور بھی بہت کچھ بول رہا جبکہ اسے کمر میں بہت درد ہوا ہو رہا تھا تو وہ ڈرتے ڈرتے بولی:

"کیا میں کپڑے تبدیل کر لوں مجھے کمرمیں دردہیں"

" یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو ابھی میں نے تمہیں دیکھا بھی نہیں ہے اور تمہیں کپڑے بدلنے کی پڑگئی ابھی سے بھاگنا شروع کردیاابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں تو بہت ہی" معنی خیز ی سے دیکھیے بولا جبکہ مرہااس کا انداز دیکھ رہی تھی تو کس طرح سے اس سے بات کر رہا ہے پھر سے خاموشی سے بیٹھ گئی اور چپ چاپ اس کو سنتے ہیں وہ بہت دیر تک اس کو بہت سی باتیں گھر کی اپنی ماں کی خدمت کی، اپنی بہن کی خدمت

کی اور بہت سی وہ باتیں جو وہ پہلے سے جانتی تھی بتا رہا تھا
:آخر دو گھنٹے بعد اسے خیال آیا کہ وہ تھک گئی ہو گی

میں بھی کن باتوں میں پڑ گیا آج کی رات ان باتوں کی نہیں ہے "
"

جبکہ میرہا اس کی بات سن کر کا نپی ہا تھ پا ؤں ٹھنڈے ہو
چکے تھے اس کا دماغ محسوس سوچ سوچ کر سن ہو رہا تھابیٹھ
بیٹھ کر کمر میں درد کہ اچانک زکا نے ہاتھ کھینچ کر اسے
اپنے ساتھ لگایاجبکہ مر ہا ٹوٹی ڈال کی طرح آکراس کے سینے
میں سما ئی اس کاسر بہت زور لگا تھا کچھ پہلے ہی بہت درد
تھااور یہاں اتنی دیر سے بیٹھی تھی تو اسے اپنا جسم سن
محسوس ہو رہا تھا کچھ کل شادی کی رسموں کی وجہ سے اس
کی نیند پوری نہ ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کو بخار ہو رہا
"تھا

ارے تم تو ابھی سے ہی تھک گئی اتنی بھی کیا جلدی ہے ابھی"
" تو اور بہت کچھ باقی ہے

مجھے کپڑے تبدیل کر لینےدے پلیز میرے سرمیں بہت دردہے
میں سونا چاہتی ہوں "مرہاڈرتے ڈرتے اور کا پنتے بولی "ایسے
کیسے یہ کوئی سونے کی رات ہے اور ویسے بھی یہ کس
نےبولا میں سونے دوں گا "زکا نے تیزی سے اس کی طرف
قہقہ لگا کر بولا جبکہ اس کی بات سن کر یہاں مرہا کا سن دماغ

اور سن ہو چکا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے زکا کو برداشت کرنے کے علاوہ اس کے پاس وہ کوئی چارہ نہ تھا اور اس کی فکر کیے بغیر زکااس کے اوپر چھایا جبکہ مرہاکے آنسو بہت تیزی سے گر رہے تھےاور اسی طرح رات گزر گئی---------------

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

قسط نمبر :5

ابھی وہ سونے کے لیے لیٹی کہ آچانک اس کی آنکھوں کے سامنے کوئی آیا تو اس نے جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولی "یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے مجھے کیوں ہر جگہ نظر آرہا ہے پہلے تو کبھی نہیں ایسا ہوامجھے لگتا ہےمیں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں "وہ دل ہی دل میں خود سے کہہ کر دوبارہ سونے کے لیے لیٹی کہ پھر سے وہی چہرہ آنکھوں کے سامنے آیاوہ آچانک اٹھی اور اپنے چہرے پر زور زور سے تھپتھپانے لگی

ہوش کر زیوا یہ تجھے کیا ہو رہا ہے کیوں تم اس کو سوچ رہی ہو"

کافی دیر لیٹی رہنے کے بعد بھی اسے نیند نہیں آئی تووہ کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اور دورتک نظر جمائے سوچنے لگی۔" یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے وہ مجھے کیسے نظر آسکتا

ہے مجھے نیند کیوں نہیں آرہی "ساری رات اسی بے چینی میں گزر گئی -------

----

صبح جب اس کی آنکھ کھلی ۔پہلے تو خالی خالی نظروں سے کمرے کو دیکھتی رہی پھر اچانک اسے رات کا سارا واقعہ یاد آیا اس کی آنکھوں سے انسونکلنا شروع ہو گئے ۔یہ اس کی زندگی تھی یہ تھا اس کا شوہر جس نے ساری رات اسے اذیت دی وہ وحشیوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا تھا۔ یہ تھا اس کا ہمسفر اس کا محافظ، ایسے ہوتے ہیں حافظ اسے اپنے جسم کا جوڑ جوڑ درد میں محسوس ہو رہا تھا اس میں اتنی ہمت نہ تھی تھوڑا اٹھ پاتی ۔اس نےگردن گھما کر زکاکی طرف دیکھا اور دیکھتے رہی کہ یہ ہے وہ ہمسفر جو اس کی قسمت میں لکھ دیا گیا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو خود کو کسی کے حصار میں پایا وہ زکاکا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر نے لگی لیکن اس کی پکڑ اور مضبوط ہو گئی ۔

"کہاں جا رہی ہو تم "زکانیند میں بولا"

م ،میی میں واش روم جا رہی ہوں "مرہا انتہائی ڈرتے ہوئے بولی

زکا اس کو چھوڑ کر بائیں طرف کروٹ بدلتا سو چکا تھاجبکہ مرہا بہت مشکل سے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھی جیسے ہی

وہ واش روم میں داخل ہوئی دروازہ بند کر کے نیچے بیٹھتے ہی چلی گئی اور اپنی سسکیوں کو روکنے کی کوشش کر نے لگی اس کے جسم میں بہت درد تھا اسے چلا بھی نہیں جا رہا تھا بہت دیر رونے کے بعد وہ اٹھی اور فریش ہو کر باہر آئی ابھی وہ بال ہی بنا رہی تھی تو پیچھے سے زکنے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیا اور اس کی کندھے پہ ٹھوڑی رکھ کر اسے آئینے میں دیکھنے لگا جبکہ میر ہازکا کی نظروں سے گھبرا رہی تھی اس کی آنکھوں میں رات والا خمار اتر رہا تھا

تم اتنی پیا ری کیوں ہو اتنی کے جب بھی تمہیں دیکھتا ہوں دل" کرتا ہے تمہیں کھا جاؤ "وہ بھاری آواز میں بولا

جب کہ اس کی بات سن کر مرہا کانپ گئی اور اس سے دور ہونے کی کوشش کر نے لگی --

تم مجھ سے دور نہیں جا سکتی اس لیے مجھ سے دورمت جا" یاکرو مجھے سخت نفرت ہے جب میرا وقت ہو تو تم میرا ساتھ دیا کرو زکا"انتہائی غصے میں بولا

جب کہ مرہا اسے یہ نہ کہہ سکی کہ اس کے کندھے پہ درد ہے جہاں اس نے یہ تھوڑی رکھی ہے مرہااسے غصے میں دیکھ کر ڈر گئی اس سے پہلے کہ مرہا کچھ کہتی باہر سے رابیل کی اواز آئی :

بھائی اور بھابھی ناشتے پہ آجائیں" رابیل کی آواز سن کر زکا" مرہاکو چھوڑ کر واش روم کی طرف بڑھا جبکہ مرہا نے اپنی جان کی خلاصی پر اللہ کا شکر ادا کیا---

فورا سے اپنادوپٹہ اٹھا کر سر پر لیااور بیڈ پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگی جیسے ہی زکافریش ہو کر آیا وہ دونوں نے نیچے کی طرف بڑھے۔ناشتہ کرنے کے بعد مرہا کو پارلر بیل لے گئی جبکہ زکابھی اپنے کام میں مصروف ہو گیامرہا بہت خوش تھی کہ آج وہ اپنے گھر والوں سے ملے گی ۔

ولیمے کا وقت ہو چکا تھا تمام مہمان اور مرہاکے گھر والے آچکے تھے مرہااور زکاجیسے ہی ہال میں داخل ہوئے تو بہت ہی خوبصورت لگ رہے تھے مرہا کی سفید رنگ کی پاؤں کو چھوتی میکسی اور سر پر دوپٹہ اڑھے گولڈن جیولری پہنے جبکہ میکسی پر تمام کام گولڈن تھا اور گولڈن ہیل۔ زکاتھری پیس سوٹ میں تھا ۔

جیسے ہی مرہا کی نظر اپنے گھر والوں پر پڑی اس کی انکھوں میں آنسو آئے لیکن ان کے چہروں کی مسکراہٹ دیکھ کر مرہا نے اپنے آنسو چھپانے کے لیے سر جھکا لیا۔ مرہااور زکاسٹیج پر بیٹھےکہ تمام لڑکیاں سٹیج کی طرف بڑھی "

زیوامرہا کے دائیں طرف آکر بیٹھی اوربولی:

"ہاں بھئی دلہن کیا حال ہیں کیسی گزری رات" زیواہ نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھاجبکہ مرہا اسے بہت کچھ بتانا چاہتی تھی لیکن چاہ کر بھی بتا نہ پائی اس کے چہرے کی مسکراہٹ اتنی پیاری تھی وہ اسے کوئی بھی دکھ نہیں دینا چاہتی تھی یا اپنے ماں باپ کو شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی جنہوں نے اس کے لیے زکا جیسا ہمسفر تلاش کیا ۔

اسی طرح تمام لڑکیاں اسے تنگ کر تی رہی کبھی شرارت سے کوئی بات کہتی تو کبھی کوئی اور سب ہنسنے لگ جاتی ۔جبکہ مرہا مسکرا کے سر جھکا لیتی اور اپنی انکھوں کی نمی کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسی طرح ولیمے کا فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا جب مرہاکو مکلاوے کی رسم کے لیے گھر لے جانا چاہا تو زکاکی امی فورا بولی :

"اتنے سالوں سے یہ آپ کے ہی ساتھ رہی ہےہم چاہتے ہیں کہ یہ کچھ دن ہمارے ساتھ رہے اور ہمارے گھر کے طور طریقے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور زکاکے ساتھ وقت بتائے تاکہ ایک دوسرے کو سمجھ سکیں "

ان کی بات سن کر رخسار بیگم کچھ کہنا چاہالیکن سلیمان صاحب کے اشارے اور وہ خاموش رہی ۔

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں بہن !بچوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے وقت کی ضرورت ہےاسی لیے ہم ابھی مکلاوے کی رسم نہیں کرتے "

سلیمان صاحب ایک سمجھدار انسان تھے وہ جانتےتھے کہ بیٹی کا معاملہ ہے اگر اس کے سسرال والے کہہ رہے ہے تو یقینا کوئی وجہ ہوگی---

مرہا بہت کچھ دل میں لے کر زکا کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے ---

----

"سلیمان صاحب میں انہی کہنا چاہتی تھی یہ کوئی بات ہے کہنے کی ہم کون سا انہیں مہینوں رکھنا چاہتے تھے ایک دن کی ایک رات کی بات تھی کیا تھا اگر وہ رہ جاتا ہمیں پتہ ہے ہم نے اپنی بیٹی کو رکھا ہے" رخسار بیگم غصے سے بھی بولی جبکہ سلیمان صاحب نے انہیں بہت نرمی سے دیکھا اور انہیں سمجھایا

"رخسار بیگم یہ غصہ کرنے کی بات نہیں ہے اگر وہ اس طرح کی بات کر رہے ہیں تو یقینا کوئی وجہ ہوگی یا کوئی دعوت بھی ہو سکتی ہے ویسے بھی وہ صحیح کہہ رہی ہیں بچوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے وقت کی ضرورت ہوتی ہے آچھا ہے ہماری بیٹی وہاں کی ذمہ داریوں کو سمجھ جائے اور اپنی

ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں اور اپنے گھر پر دھیان دیں "سلیمان صاحب بہت ہی اطمینان سے بولے جبکہ رخسار بیگم بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن انہیں بھی سلیمان صاحب کے بات ٹھیک لگی اس لیے وہ خاموش ہو گئی ------------

----

جیسے ہی مرہا اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو زکا بولا

تم تو چاہتی تھی نا کہ تم اپنے گھر رہو تمہاری تو بہت خواہش" ہوگی کہ تم وہاں جاؤ میرے ساتھ تو تم رہنا ہی نہیں چاہتی اتنے سالوں سے ان کے ساتھ رہی ہو اب بھی تو انہی کے ساتھ جانا چاہ رہی تھی دیکھا تھا میں نے تمہیں، کیسے دیکھ رہی تھی تم ،جیسے ہم بہت ظلم ڈھاتے ہو تم پر ،جبکہ اس کی بات سن کر مرہاخاموشی سے سر جھکا گئی---

بولو خاموش کیوں ہو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں یہی کہنا چاہ " رہی ہو گی" زکوۃ سے بلوانے کے لیے دوبارہ بولا

نہیں ایسی بات نہیں ہے کچھ رسمی انسان کے لیے ضروری" ہوتی ہیں" مرہا بہت ہی نرمی سے بولی

او تو اب تم رسموں کا بہانہ بناؤ گے مجھ سے دور جانے کے" لیے لیکن تم نہیں جانتی میں تمہیں کبھی دور نہیں جانے دوں گا خود سے اور تمہیں کیا لگا تمہارے گھر والے تمہیں مجھ سے

لے جا سکتے ہیں ؟"زکابہت ہی بدتمیزی سے تنزیہ انداز میں بولا جبکہ مرہا کو سمجھ نہیں آئی کہ آخر اس سے کیا غلطی ہوئی جو یہ اس سے ایسے بدلے لے رہا ہے ۔

میں باہر جا رہا ہوں اسی طرح بیٹھی رہنا جب میں آؤں مجھے" تیار ملو کپڑے بدنے کی کوشش بھی مت کرنا میرا انتظار کرنا "وہ حکم دے کر نکل گیاجبکہ مرہا بے بسی سے اس کی شکل دیکھ کر رہ گئی کل وہ ساری رات جاگی تھی اور اس کا جسم ٹوٹ رہا تھا وہ سونا چاہتی تھی اور کچھ بھاری لباس وہ خاموشی سے جا کر بیٹھ کر بیٹھ گئی ۔

اسے بیٹھے ہوئے چار گھنٹے ہو چکے تھے آخر کار زکان ادھر آیا اور دروازہ لاک کیا

اچھا ہے تم انتظار کر رہی ہوں مجھے امید تھی کہ تم میرا ہی " انتظار کر رہے ہو گی"زکاکی طرف بڑھتے ہوئے بولاجبکے جی مرہا کا جسم ہو چکا تھا بیٹھ بیٹھ کر اور کمر درد الگ وہ اس سے دور جانا چاہتی ہوں جبکہ زکاایسا نہ چاہتا تھا ۔۔

ہاں تو اپ بتاؤ کیسی ہو تم "زکا بہت ہی پیار سے بولاجب کہ" اس کا انداز دیکھ کر مرہا کا دل چاہاکہ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے اور اسے بتائےکہ وہ کیسی ہے لیکن وہ خاموشی سے آنکھوں میں نمی لیےسر جھکا گئی جب کہ اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر زکا غصے سے بولا :

"کس بات کا ماتم کر رہی ہوں مرا نہیں ہوں میں اتنی ہی تمہیں میرے ساتھ کی تکلیف ہے تو کہنا تھا اپنے ماں باپ کو نہ کر یں تمہاری شادی "جبکہ زکاکی بات سن کر مرہا بے بسی سے اسکا چہرہ دیکھ کر رہ گئی اور یہی سوچ رہی تھی کہ یہ شخص کس قدر بے حس ہے اور اس کی قسمت میں کیسے لکھ دیا گیا جبکہ زکااپنے کل والے موڈ میں آچکا تھا اور اس پر چھایا جب کہ مرہا ایک بار پھر اس کی بازو میں پھڑپھڑا کر رہ گئے-------

----

"ویسے تم نے آج غور کیا مرہاخوش نہیں تھی "ایرا زیواسے بولی :

"ارے نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ کافی دیربعد ہم سے ملی تھی اس لیے اس کی آنکھوں میں نمی ہوگی ورنہ تو زکابھائی بہت اچھے ہیں میں نے دیکھا ہے انہیں "

جب کہ ایرا کو منرہابہت اداس سی لگی جیسے وہ بہت کچھ کہنا چاہتی ہوں لیکن پھر اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹک گئی۔

" اچھا اور تم سناؤ "زیوا ایرا سے بولی :

"تم کب سے کالج جوائن کر رہی ہو کب ایڈمیشن لینے جاؤ گی فرسٹ ایئر کے ایڈمشن سٹارٹ ہو چکے ہیں "زیوا ایرا سے بولی:

" ارے آپی شکر ہے آپ نے یاد دلا دیا میں پرسوں ہی جاؤں گی برہان بھا ئی کے ساتھ ایڈمیشن لینے" ایرا مصروف سے انداز میں بولی:

"چلو اچھی بات ہے اپنی پڑھائی پر دھیان دو اور خوب اچھا پڑو"------

----

آج ایرا بہت دن بعدفری ہوئی تھی تو اس نےباہر جانے کا ارادہ کیا وہ فورا زیوا کے پاس گئی اور بولی:

" چلو زیوا باہر چلتے ہیں آج میں بہت دنوں بعد فری ہوں "

ایرا ابھی نہیں مجھے اسسائنمنٹ بنانی ہے پلیز تم کسی اور دن چلی جانا یا خود چلی جاؤ "

جبکہ ایرا منہ بسور کر رہ گئی چونکے وہ کھیت جانا چاہتی تھی اب وہ بیٹھی سوچ رہی تھی کہ کہاں جائے

"ایسا کرتی ہیں چچا کے گھر چلی جاتی ہے مشال اور منال سے ملے بہت دن ہو گئے ہیں ان سے بھی مل لوں گی اور باتیں بھی کر لیں گے اور ٹائم بھی گزر جائے گا "وہ تالی مار کر بہت ہی پرجوش انداز میں بولی اور فوراًسے رخسار بیگم کی طرف بھاگی تاکہ ان سے اجازت لیں اور باہر جا ئے:

امی میں چچا کی طرح گھر چلی جاؤں میں بہت دنوں بعد فری ہوں پلیز "ایرا معصوم سی شکل بنا کر رخسار بیگم سے بولی جبکہ رخسار بیگم اپنی بیٹی کو خوب جانتی تھی ۔

"نہیں پہلے کچن کا کام کرو پھر چلی جانا ،سبزی بنانے والی پڑی ہے اور تمہیں باہر جانا ہے کبھی ماں کے پاس بھی بیٹھ جایا کروں، ہاتھ بٹا دیا کرو کسی کام میں "رخسار بیگم ڈانٹنے کے انداز میں بولی

تو ایرا نےفورا سے رخسار بیگم کے گلے میں باہیں ڈال کر ان کی گال پر پیار کر کے بولی :

امی ابھی جانے دیں بعد میں آ کر آپ کے کچن کا سارا کام کروں گی پلیز"

ایرا بہت معصومیت سے بولی اسے اس طرح دیکھ کر رخسار بیگم نے جھٹ سے اس کے ماتھے پر پیار کیا اور بولی:

"خیر سے جاؤ اور جلدی ا جانا مغرب ہونے سے پہلے اور چادر لیتی جانا "

رخسار بیگم ایرا کو نصیحت کرتے بولی

"او ہو امی آپ ہر بار ایک ہی بات کہتی ہےمجھے پتہ ہے میں نے چادر لے کے جانی ہے بہت جلدی گھر آجانا ہے "

ایرا کہتے ہی تیزی سے اندر بھاگی اور اسی تیزی چادر لے کر باہر آئی جبکہ رخسار بیگم اپنی بیٹی کی سپیڈ پر افسوس کرتی رہ گئی وہ جانتی تھی اس نے واپس آکر کچھ نہیں کرنا بلکہ تھکن کا بہانہ بنا کر لیٹ جانا ہے-------

----

ارے تو ہمیں سمجھ نہیں آتا میں کب سے کہہ رہی ہوں مجھے یہ دے دو بھائی نہیں ہوں پلیز پلیز دے دو منال کب سے ارحم کی منتیں کر رہی تھی کہ اسے ار ہم اسےائس کریم دیں۔

ارے آپی ابھی میں کوئی چیز لے کر کھانا شروع نہیں کرتا " کےآپ پیچھے ہی پڑ جاتی ہیں میں نے نہیں دینی آپ نے لینی ہے تو اپنے پیسوں سے لو مجھ سے مت مانگو "ار ہم بھی اسی کے انداز میں بولا:

ارے ار ہم بھائی نہیں ہو بھائی ھی تو ہوتے ہیں جو اپنی بہنوں" کوچیزیں دیتے ہیں جانتے ہو میرے پاس پیسے نہیں ہیں" بہت معصومیت اور چہرے پر دکھی ساد تا ثر لا کر بولی جب ارہم خوب جانتا تھا کہ انہوں نے اپنی باری کچھ بھی نہیں دینا ۔

نہیں دے رہا خود ہی جا کر لے لیں بھائی ہوں، دکاندار تھوڑی" ہوں جو آپ کو دے دوں" ار ہم نے بھی اس کے بھائی ہونے کا ثبوت دیا۔

"دفعہ ہو جاؤ بدتمیز انسان ،ایک چیز کے لیے تم نے اپنی بہن کو انجان کر دیا اللہ تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا تم نے اپنی بہن کو نہیں دیا " منال اپنے جھوٹ موٹ کے انسو صاف کرتے ہوئے بولی جب کہ ارہم بیزاری سے اب اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا جوکر صاف صاف ظاہر تھا دو ڈرامہ کررہی ہے اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ آج صبح ہی بابا نے اسی پاکٹ مینی دی   ہے اسی لیے ارحم کا اس پر ترس کھانے کا کوئی ارادہ نہیں تھاوہ لڑ ہی رہے تھے کہ کسی نے اونچی اواز میں سلام کیأ

" السلام علیکم "

تو منا ل اورار ہم فورا پیچھے مڑے اور ایرا کی طرف بڑھے ۔

"وعلیکم السلام یہ چاند کہاں سے آگیا اور وہ بھی ہمارے گھر آج تو عید بھی نہیں ہے نہ ہی چاند رات"

ارہم تنزیہ انداز میں بولا کیوں نہ کے ایرا سکول کی وجہ سے کم ہی چکر لگاتی تھی----

"بس ہم نے سوچا کب تک اماوس رہے گی چاندنی راتوں کو لایا جائے ایراہی ڈرامائی انداز میں بولی جب کہ ارحم کا تو منہ بھی کھل گیا اس بات پر اسے ایراسے اس بات کی امید نہ تھی جبکہ اس کا چہرہ دیکھ کر منال ابے ساختہ کا قہقہ لگا۔

ارحم تم بھی کسی کسی کے ہی ہا تھ آتےہوبہت اچھا بھی کیامیں"
کب سے اس کی منتیں کر رہی تھی تم نے میرا بدلہ لے لیا و
گیمبو خوش ہوا ،اچھا کھا نابنا کر کھلاتی ہوں اسی بات کی
خوشی میں" منال ایرا کو لے کر اندر کی طرف پڑی جب کہ ارہم
اپنی آئس کریم ختم کیےان کے پیچھے آیا

کیسی ہو گھر میں سب کیسے ہیں آج کیسے چکر لگا لیا ہماری"
گڑیانے "رحمان صاحب فورا سے ایرا کو پیار کرتے بولیں ایرا
"الحمدللہ چچا آپ کیسے ہیں اتنے دن ہو گئے آپ نے چکر ہی
نہیں لگایا گھر میں سب آپ کو یاد کر رہیےتھے آپ کو اور چچی
کو سلام کہہ رہے تھے "ایرا بہت ہی محبت سے ان کے گلے
: لگتی بولی

وعلیکم السلام بس میری گڑیا میں نے سوچا میں ہی ہر بار آتا"
ہوں میری گڑیا نہیں آئی اس بار میں نہیں جاؤں گا تو میری گڑیا
آئے گی اس لیے میں آیا ہی نہیں" رحمان صاحب اسی کی طرح
بہت محبت سے بولے جبکہ ان کے بات سن کر میرا فورا سے
الگ ہوں اور ان کی طرف دیکھ کربولی:"آپ مجھے کہہ دیتے
ہیں میں آجاتی آپ آتے رہا کریں دل خوش ہوتا ہے آپ کو پتہ
ہے نا مجھے کالج جانا ہوتا ہے تو چھٹی نہیں ملتی کبھی آپی بھی
:فری نہیں ہوتے آج بھی میں اکیلی ائی ہوں

ارے گڑیا ارحم کو کہہ دیا کرو وہ تمہیں لے آئے گا اکیلے آنے کی کیا ضرورت ہے یہ مجھے کہہ دیا کرو میں آجاوں گا اپنی گڑیا کو لینے" مہمان صاحب سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بہت ہی پیار سے بولے جبکہ باقی سب چچا بھتیجی کے پیار کا مظاہرہ دیکھ رہے تھے۔

ارے بس بس میں بھی ہوں یہاں مجھ سے بھی کوئی مل لو " "شاہانہ بیگم فورا سے آگے بڑھی اور ایرا کو گلے لگایا اور یہ آپ اکیلے کی تھوڑی گڑیا ہے میری بھی تو گڑیا ہے میری گڑیا مجھے کہہ دیتی ہے میں اپنی گڑیاکولے آتی جب دل کیا آ جایا کرو یا بلا لیا کرو "شاہانہ بیگم اس کا ماتھا چوم کر پیار سے بولی ان کی بات سن کر رحمان صاحب، ار ہم اور منال چہرے پرپیاری سی مسکراہٹ آگئی۔۔

چلو بچوں باتیں تو ہوتی رہیں گی میں تم لوگوں کے لیے کچھ" کھانے کو لے کر آتی ہوں ۔ چلو منال میرے ساتھ کچن میں چلو "شہانہ بیگم منال کو لے کر کچن کی طرف بڑی ۔

بچے میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں تھوڑی دیر میں آجاؤں گا آپ بیٹھو اور انجوائے کرو رحمان صاحب ایراکے سر پر بوسہ دے کر باہرکی طرف چل دیے اب ہال میں ار ہم اور ایرا رہ گے----

کیسی ہو" ارہم نےبہت پیار بھری نظروں سے ایرا کی طرف" دیکھ کر پوچھا

ٹھیک ہوتم سناؤ "ایرا اردگرددیکھ کے لاپرواہی سے بولی "

میں بھی اب ٹھیک ہوں" ار ہم اسی پر نظریں ٹکائے بولا جب " کہ "اب "لفظ پر ایرانےاس کی طرف دیکھا اور آئی برو اٹھایا :

اب کاکیا مطلب ہے پہلے بیمار تھے کیا"ایرا فکرمندی سے بولی" جبکہ اس کی بات سن کر ارہم اس کی عقل پر ماتم کرتا رہ گیا وہ کیا بات کر رہا تھا اور وہ کیا جواب دے رہی تھی -

نہیں میں بیمار نہیں تھا میں ٹھیک ہوں "ور ہم نے گڑبڑا کر" جلدی سے جواب دیا کہ اس سے پہلے وہ شاہانہ بیگم سے پوچھے--

تمہاری بات کا مطلب کیا تھا " ابھی بھی اسی انداز میں بولی: " ابھی ارہم جواب دینے ہی لگا تھا کہ شاہانہ بیگم چیزوں سے بھری ٹرے لے کر ان کے پاس آئی

چلو بچوں باتیں ہوتی رہیں گی پہلے کچھ کھا لو "پیار سے بولی" :

اوکے چچی جو حکم " ایرالاڈلےانداز میں بولی اسی طرح باتیں" کرتے ہیں ایرا کو یہ شام ہو گئی-------

----

آج ان کی شادی کو تیسرا دن تھا ابھی وہ ناشتہ کرکے ہی فارغ ہوئے تھے کہ مرہا کے ساس مرہا کے پاس آئی اور بولی:
:مجھے لگتا ہے اب تمہیں کچن میں کام شروع کر دینے چاہیے اپنی ذمہ داریوں کااحساس ہوناچاہیے ویسےتو یہ بات تمہیں کہنی چاہیے تھی لیکن میں تمہیں کہہ رہی ہوں کیو نکہ تم نے یہ بات نہیں کہی تو آج دوپہر کا کھانا تم بناؤ گی اور مینیو مجھ سے پوچھ لینا کیو نکے شاید آج مہمان آئے اسی لیے آج کا سارا کھانا تم بناؤ گی تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ میری بہو کتنی سگڑ ہے ویسے تمہیں کھانا بنانا آتا ہے نا دیکھو میری ناک مت کٹوانا " پہلے ہی بتا دو اگر آتا ہے تو

وہ بہت ہی عجیب انداز میں بولی جبکہ مرہا خاموشی سے ان کا انداز دیکھ رہی تھی -

جی امی سب آتا ہے بنانا میں بنا لوں گی آپ فکر نہ کریں" مرہا" :نرمی سے بولی

چلو شکر ہے میری ایک پریشانی تو کم ہوئی ورنہ تو پورا دن" کام نہیں گزر جاتا تھا اور اوپر سے میرے گھٹنوں کا درد اب تم آگئی ہو تو سب کچھ سنبھال لو گی کچھ مجھے بھی تھوڑا وقت " مل جائے گا

" جی ٹھیک ہے آپ بتا دیں کیا بنانا ہے"

چلو ٹھیک ہے تم کچن میں چلو میں ابھی رابیل سےپوچھ کربتاتی ہوں۔ کہ کیا کیا بنانا ہے تم تو جانتی ہو آج کل کی نئے کھانا کو،رابیل ہوٹلوں میں جاتی ہے اسے سب پتہ ہوگا تو وہ تم بنا لینا میں تو سادہ ہی کھانا کھا لیتی ہوں تمہیں تو پتہ ہی ہے میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی بس اسی لیے"

وہ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہوئی اور باہر کی طرف چل دی۔

مرہا جلدی سےسر جھٹک کر ان کے پیچھے کچن کی طرف بڑی-------------------

----

Episode #7

زیوا اپنی اسائنمنٹ مکمل کر کے چھت کی طرف بڑی، موسم بہت زیادہ اچھا تھا بارش ہونے کو تھی اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی۔

زیوانے دیوار سے نیچے جھانکاتو دور دور تک کھیت ہوا سے لہرا رہے تھے جیسے ہوائیں ان کے ساتھ کھیل رہی ہوں زیوا نے اور نیچے جھانکا تو اسے عذاکسی اور کے ساتھ باتیں کرتا نظر آیا سفید شلوار قمیض پہنے ہلکی سی داڑھی میں اس کا سفید

چہرہ سرخ ہو رہا تھا کہ اچانک وہ قہقہ لگا کر ہنسا جبکہ اس کی ہنسی دیکھ کسی کو دل زور سے دھڑکا تھا اور اس قدر زور سے کہ اسے اپنے دل کی دھڑکن کی آواز اپنے کانوں میں گونجتی ہوئی محسوس ہوئی --

زیوا فورا پیچھے ہٹی اور اپنے دل پہ ہاتھ رکھا۔

" یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں اسے دیکھ کر خوش کیوں ہو رہی ہوں جیسے بہت دنوں سے اسے دیکھا نہ ہو اور یہ میرا دل اتنی زور سے کیوں دھڑک رہا ہے جیسے ساری دنیا کو اعلان کرنا چاہتا ہو کہ اس نے عذا کو دیکھا ہے "وہ حیران پریشان جھٹ سے نیچے کی طرف بھاگی اسے نیچے آتےدیکھ کر رخسار بیگم بولی :

کہاں جا رہی ہو ابھی تو گئی تھی اور ا بھی گئی ،کہیں جا رہی ہو "

ارے نہیں مما مجھے کام یاد آگیا اس لیے میں نیچے آگئی نوٹس بنانے کے لیےجو میں بھول گئی تھی -زیوا اپنے چہرے پہ ہا تھ پھیر کر اپنے تاثرات کو نارمل کرتے ہوئے بولی:

" آچھا چلو ٹھیک ہے اپنا کام ختم کر لو پھرمیرے ساتھ کچن میں آکر کام کروانا"رخسار بیگم مصروف انداز میں بولی :

اوکے مما میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں" زیوا فورا سے اندر کی" طرف بھاگی۔۔

میرا دماغ خراب ہو گیا میں ویسے ہی اس کو زیادہ سوچنے " لگی ہوں ۔پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا۔ مجھے لگتا ہے میری طبیعت نہیں تھی کل ہی جاتی ہوں ڈاکٹر کے پاس دل کی دھڑکن "کا بڑھنا بیماری بھی تو ہو سکتی ہے

ایسے ہی وہ سوچتے بستر پر گری اور سوچتے سوچتے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔

رخساربیگم بہت دیر سے زیوا کا انتظار کر رہی تھی آخر وہ غصے سے اٹھ کر زیوا کے کمرے کی طرف بڑی :

ایک تو ہزار بار میں نے اس لڑکی کو بولا ہے کہ کچن میں آکر" کام کروائے کبھی جو ماں کی بات سن لیں "

جیسے ہی رخسار بیگم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی توان کی نظر سمٹ کرنے لیٹی زیوا پر پڑی تو ان کے چہرے پر اس کو دیکھ کر مسکراہٹ آگئی اور فورا سے آگے بڑھ کر انہوں نے کمفرٹ اچھی طرح سے اس پرپھیلا یاور خودکر باہرنکل گئی۔۔۔

اج مرہا بہت تھک گئی تھی صبح 11 بجے سے کچن میں گئی اور اب پانچ بج رہے تھے ہر چیز تیار تھی اس نے شامی کباب، چکن کڑاہی ،وائٹ کورمہ، کسٹرڈ ،رشن سیلڈ، بریانی ،مٹن کڑاہی ،کوفتے، مٹر قیمہ ،رائتہ ،سلاد تقریبا ہر چیز بنائی تھی وہ اس قدر تھک چکی تھی کہ اس کا جسم میں درد کر رہا تھا اور کچھ بہت دنوں سے نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے اس کو بخار ہو رہا تھا ۔تمام کا م ختم کر کے اسےکچن سمیٹتے چھ بج چکے تھے۔ کچن سمیٹنے کے بعد وہ جلدی سے تیار ہونے کے لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھی الماری سے کپڑے نکالے اور نہانے چلی گئی ۔

: ابھی وہ تیاری ہو رہی تھی کہ دروازہ کھلا ذکااندر آیا

واہ بھائی شکر ہے تو تمہیں بھی میرے لیے تیار ہونے کا خیال" آیا اچھا ہے آج اور بھی زیادہ مزہ آئے گا" زکا آنکھ مار کر معنی خیری سے بولا :جبکہ مرہا نےاسے گھبراتی نظروں سے دیکھا جبکہ زکا اسے کہ کر اسے کہہ کر واش روم کی طرف بڑھ گیا جب کے پیچھے مرہا بے بسی سے خود کو آئینے میں دیکھ کر رہ گئی---

ڈنر بہت اچھا ہوا تھا تمام مہمانوں کو کھانا بہت پسند آیا اور ابا (جو کہ زکا کے والد) انہوں نے مرہا کو 10 ہزار روپے دیے اچھا کھانا بنانے پر اور بولے:

دل خوش کر دیا بیٹا بہت ہی اچھا کھانا بنایا ہے اللہ تمہاری" نصیب اچھے کرے اور تمہیں نیک اور صالح اولاد عطا کر اور تمہارا دامن خوشیوں سے بھر دے امین "اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے پیار دیا جبکہ یہ دعا سن کر مر ہاکے چہرے پر شرمیلی سے مسکرا ہٹ آگئی اور اس نے زکا کی طرف دیکھا جو کہ اپنے کھانے میں مگن تھا اسک ھانے میں مگن دے کر مرہا بھی اپنا کھانا کھانے لگی۔کھانا کھانے کے بعد چائے کا دور چلا ۔مرہا چائے اور کچھ کھانے کے لیےلانے کے لیے کچن کی طرف بڑی ۔

چائے اور ساتھ میں سنیکس لے کرلاونچ میں ائی اور مہمانوں کو چائے سروکی اور اپنا کپ لے کر رابیل کے برابر میں بیٹھ گئ ۔مہمانوں کے جانے کے بعد مرہا اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اس کی ساس نے آواز دی لا ونج میں سبھی بیٹھے تھے جن میں سسر ،زکا، را بیل اور مرہا کا جیٹھ ہاشم اور اس کی بیگم بیٹھی تھی۔

کہاں جا رہی ہو رائتے میں پتہ ہے نمک کتنا زیادہ تھا بہت " مشکل سے کھایا میں نے اور تو اور بریانی میں کتنی مرچیں تھیں ریشن سیلڈ میں میٹھا کتنا تھا تمہیں کچھ بھی صحیح سے بنانا ہے نہیں آتا وہ تو شکر ہے مہمانوں کو پسند آگیا ورنہ جس

طرح تم نے بنایا تھا مارنے میں کوئی قصر نہیں چھوڑی تھی"
مرہا کی ساس بہت ہی غصے سے اسے دیکھ کر بولی:

جب کہ مرہا حیرانی سےانہیں دیکھ رہی تھی جنہوں نے دو پلیٹ بریانی اور بھر بھر کر رشین سلیکٹ کھایا تھا۔

" ارے کہاں بیگم اتنا تو اچھا کھانا تھا۔ دل خوش کر دیا بچی نے۔ آپ تو ایسے ہی اسے ڈانٹ رہی ہیں مرہاکے سسر بہت نرمی سے اور پیار سے بولے

تم چپ ہی رہو تمہیں تو ہر چیز ہی کھانے کی پسند آجاتی ہے بس کھانا ملنا چاہیے ،اسے کچھ سکھانے مت دینا بس یہی کام تو تمہیں آتا ہے اور تمہیں عورتوں کے معاملے میں کوئی ٹانگ اڑانے کی ضرورت نہیں ہے" جبکہ ساس کی بات سن کر سسر خاموش ہو گیا اور مرہا ایک نظر زکاکو دیکھا اور پھر اپنی ساس کو دیکھا اور بولی:

آگے سے خیال رکھوں گی "مرہا بہت نرمی سے بول کر کمرے کی طرف بڑھی ۔اس سے زیادہ اس سے سننے کاسٹیمرنا نہیں تھا۔

ابھی وہ کپڑے چینج کرتے ہیں بیڈ پر لیٹی ہی تھی کہ زکا اندر آیا اوربولا:

" کھانا بہت اچھا بنایا تھا بہت اچھی بات ہے کہ کھانا بنانا آتا ہے
."جبکہ اس کی یہ الفاظ سن کر مرہا دل ہی دل میں خوش ہوئی
اور اس کے چہرے پر ایک پیاری مسکر اہٹ آ گئیجبکہ زکا کہ
کر واش روم کی طرف بڑھ گیا اور جیسے ہی اپنے کپڑے تبدیل
کر کے باہر نکلا تو سامنے مرہا کو مسکرا کے پایا:

" بہت مسکرا ارہی ہو ،خیر ہے ایسا کون سا مذاق سنا ہے تم نے
مجھے بھی سناؤ میرا بھی دل مسکرانے کو کر رہا ہے"۔ مرہا
جو مسکرا رہی تھی اس کی بات پر مسکراہٹ سمٹ گئی اور
سرجھٹک کر بولی :

"کچھ نہیں ویسے ہی مسکرا رہی تھی"

" جبکہ اس کی بات سن کر زکااس کی طرف بڑھا

یعنی آج تمہا را موڈ اچھا ہے تو چلو اب میرا موڈ ان ہو چکا
ہے"۔ جبکہ اس کی بات سن کر مر ہاسر جھکا گئی---

آج مر ہا گھر آئی تھی اسی لیے سارے سلیمان صاحب کے گھر
جمع تھے تمام لڑکیاں مرہا کو گھیرے بیٹھی تھی اور مناہل بھی
آئی ہوئی تھی تمام لڑکیاں باری بار یکبھی کوئی بات سے
چھیڑتی تو کبھی کوئی بات جس سے مرہاسر جھکا جاتی۔

"ہاں بھائی اب ہمیں یہ کیوں بتانے لگی اب تو بہت سی باتیں راز ہو گی "انزا معنی خیز نظروں سے مرہاکو دیکھتے بولی :

"ارے راز کی کیا بات ہے ہم بہنوں میں کیسا راز مرہا سب کچھ بتا دیں گی مرہا تو بہت پیاری ہےبہنوں سے کچھ بھی نہیں چھپاتی" مشال شرارتی نظروں سے دیکھ کر بولی :جب کہ اس کی بات سن کر مناہل سمیت سب ہنس دی ہے ۔

"چلو دفعہ ہو جاؤ تم سب یہ اس کے اور بھائی کی باتیں ہیں اکیلے میں کرتے ہوں گے ہمیں کیا پتا اور ویسے بھی اس نے ہمیں بتا کر خود شرما جانا ہے ایسی ایسی باتیں ہیں" زیوا ان کی شرارت میں ان کا ساتھ دیتے ہوئےبولی:

" ہاہا نہیں اب ایسی کوئی باتیں نہیں ہیں وہ تو ہم دونوں کی سیکرٹ باتیں ہیں میں تم لوگوں کو کیوں بتانے لگی "مرہا شرارت سے بولی :

"ہائے اللہ !لو بھائی گئی بھینس پانی میں۔ اللہ کی گائے کو بھی عقل آگئی جس کو کوئی پوچھتا بھی نہ تھا اب وہ ہم سے سیکرٹ رکھ"مشال ہنس کر بولی جبکہ اس کی بات سن کر سب کا قہقہ بلند ہوا اور مرہا اسے گھور کر رہ گئی۔

" سیکرٹ کی کیا بات ہو گی ہمیں سب پتاہوتا ہے ہم سے کیا چھپانا ہم سب کچھ جانتے ہیں ابھی ہماری پہنچ نہیں دیکھی

"نوافل   شرارت سے بولی جب کہ اس کے بعد سن کر مناہل زور سے پڑھ کر کمر پر مارا

بکواس نہیں کرو اتنی تمہاری پہنچ "مناہل نے نوافل کو ڈپٹ کر" بولا جبکہ اس کی بات سن کر مرہا کا چہرہ شرم سے لال ہوا سب لڑکیاں اس کا چہرہ دیکھ کر ہنسی۔

کھانے کے بعد چائے کا دور چلا سب لڑکیاں اکھٹی بیٹھی تھی اور ہر کوئی اپنی اپنی باتوں میں مگن تھا جب کہ مرہا مناہل کے چہرے کو غور سے دیکھ رہی تھی اور گہرے سوچ میں گم تھی اب اسے سمجھ آئی تھی "مناہل ان کے گھر آکر ہر وقت کیوں مسکراتی رہتی تھی شاید اس لیے کہ وہ کسی کو اپنا غم نہیں دیکھانا چا ہتی تھی یہ شاید وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے ماں باپ شرمندہ ہوں یہ کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہو یا اس کے کزن اس کے بھائی اس کی بہنیں کوئی بھی اس کے لیے یا خود کے لیے تکلیف کا باعث بنےآج وہ بھی تو اپنا وقت چھپانے کے لیے ہنس رہی تھی اس کی بہن بھی اسی طرح ہستی ہو گئی وہ بھی تکلیف اور دردمیں ہی ہوگی اور کسی نے اس کو درد سمجھا بھی ہوگا کہ نہیں کوئی نہیں "سوچو میں گم تھی کہ کسی نے اسے جھنجوڑا تو وہ چونک اٹھی ۔

کہاں گم ہیں زکا بھائی آپ کو کب سے بلا رہے ہیں اور آپ ہیں" کہ سن ہی نہیں" ایرا مرہا کو جھنجھوڑ کر بولی جبکہ اس کے بعد سن کر یہاں فورا سے اٹھی اور زکا کی طرف بڑھی---

جی آپ نے بلایا "مرہا نے بہت نرمی سے جھکا کر سے" پوچھا:

بلا تو کب سے رہا تھا تم سن لو تو کیا ہی بات ہو جائے کبھی سن بھی لیا کرو میری بات میں صرف ایک میں ہی دیکھتا ہوں جس کی ں بات سمجھ میں نہیں آتی ،کن سوچوں میں گم بیٹھی تھی تم آخر، ایسا کون ہے جو تمہاری سوچوں میں تھا ۔زکا انتہائی غصے میں بولا جب کہ مناہل خاموشی سے سر جھکا گئی جبکہ اس کے پیچھے کھڑی ایرا پریشانی سے مرہا کو دیکھاکہ یہ بھائی کس طرح سے یہاں سے بات کررہے ہےیہ کون سا طریقہ ہے بات کرنے کا چلو غصہ آجاتا ہے لیکن پھر بھی کوئی طریقہ ہوتا ہے۔ ایرا خاموشی سے باہر نکل گئی اور لیکن بعد میں پوچھنے کا ارادہ رکھتی تھی --

آج مرہا کا رکنے کا ارادہ تھا اسی لیے آج مرہا ایرا اور زیوا ساتھ ہی تھیں جبکہ ایرا بہت کوشش کر رہی تھی کہ کسی طرح زیوا جائے اور ایرا مرہا سے زکا کے بارے میں پوچھے لیکن زیوا کوئی موقع ہی نہیں دے رہی تھی اسی طرح رات گئے تک باتیں کرتے رہے اور لیٹ سوئیں--

صبح مرہا اور زکاجلدی چلے گئے جبکہ ایرا کو بات کرنے کا وقت ہی نہیں ملا اسی لیے اس نےبعد میں بات کرنے کا ارادہ کیا

عثمان آج مجھےکالج سے لے لینا کیوں وین والابھائی نہیں آئےگے" زیوا جاتے ہوئے عثمان سے بولی:

آپی میں آپ کو پک کر لوں گا اگر میں نہیں تو کوئی کسی اور " کو بھیج دوں گا "عثمان اونچی آواز میں بولا ۔

"ٹھیک ہےلیکن ٹائم پر بھیج دینا یا خودآجانا "

ا زیوا جلد جلدی کرنے کے باوجود بھی دس منٹ لیٹ ہو چکی تھی اسے اندازہ تھا کہ عثمان باہر اس کا انتظار کر رہا ہوگا اور یقینا غصے میں بھی ہو اسی لیے وہ جلدی جلدی قدم اٹھاتی باہر نکلی جیسے ہی باہر نکلی اس کی نظر سامنے بلیک کار پر پڑی اور ساتھ میں کھڑے عذا پر پڑی اور پھر جلدی سے اس کی طرف بڑی

آپ کو کس نے بھیجا ہے مجھے لینے کے لیے، میں نے تو" عثمان کو کہا تھا زیوا جلدی سے بولی :

عثمان کو اکیڈمی جانا تھا اس لیے اس نے مجھے بولا ہے کہ" میں تمہیں آتے ہوئے لے آؤں جلدی سے گاڑی میں بیٹھوپہلے ہی : ہم لیٹ ہو چکے ہیں" عذا جھنجھلا کر بولا

زیواجلدی سے گاڑی کی طرف بڑی اور فرینڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی جبکہ دوسری طرف عذا آکر بیٹھ گیا اور گاڑی گھر کی طرف بڑھائی----

رات کا وقت تھا زیوا لون میں گھوم رہی تھی جھوتاا اتار کر گھاس کی نمی کو اپنے پاؤں پر محسوس کر رہی تھی اور دل بھی عذا کے بارے میں سوچ رہی تھی آج اسے لینے آیا تھا وہ حیران اور خوش دونوں تھی لیکن وہ اپنی خوشی اس کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتی تھی -

اسےسمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس میں اتنا خوش ہونے والی کیا" بات ہے پہلے بھی اسے اکثر لینے آتا تھا لیکن پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا تھا یہ کون سا جذبہ ہے جو اسے محسوس ہو رہا ہے جبکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا "بہت دیر سوچنے کے بعد اس نے اپنا سر جھٹکا وہ اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھی کہ اسے عثمان اور ایرا کے پاس آکر کھڑے ہونے کا پتہ ہی نہ چلا جبکہ ایرا اور عثمان کب سے بہت ہی آہستہ سے اس کے پیچھے سے چل کر اس کے چہرے کے تا ثرات سے اس کی سوچ کا اندازہ لگا رہے تھے زیوا جیسے ہی پیچھے مڑنےلگی کہ اچانک

سےسامنے ایرا اور عثمان آگے جسے دیکھ زیوا نے ڈر کر چیخ ماری اور پیچھے کو گر گئی ہے۔

اسے ایسے دیکھ کر ایرا اور عثمان نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ہاتھ پر ہاتھ مار کر قہقہہ لگایا 10" منٹ سے ہم یہاں کھڑے ہیں اور تم پتہ نہیں کن سوچو میں گم ہو ایسا بھی کیا سوچ رہی تھی" عثمان نے یہ حیرانی سے پوچھا :

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے میں بس ویسے ہی کالج کا" سوچ رہی تھی" زیوا نے فورا ہی چہرے پر ہاتھ پھیر کر اپنےتاثرات کو نارمل کرتے ہوئے جو منہ میں آیا بول دیا جبکہ ایرا نے اسے شکی نظروں سے دیکھا اور بولی:

بھئی خیر ہے کہیں پیار تو نہیں ہو گیا جو اس طرح سے آدھی رات کو جنوں کی طرح گھوم رہی ہو اور سوچوں میں گم ہو مجھے تو ٹھیک نہیں لگتی کیوں عثمان" ایرانےشرار تی نظر سے عثمان کی طرف دیکھ کر عثمان کو آنکھ ماری ۔

ہاں بھائی ہمیں کیا پتہ پیار ویار کا معاملہ ہو ،اب ہمیں کون سا" یہ بتائیں گی "عثمان ایرا کا ساتھ دیتے ہوئے بولا جبکہ ان دونوں کی باتیں سن کر زیوا پہلے تو گھبرائی اور پھر غصے سے بولی:

اب بندہ اکیلا بیٹھ کر سوچ بھی نہیں سکتا جب دیکھو پیچھے" پڑے رہتے ہیں خو تو زندگی میں کوئی کام نہیں رہا گھر میں بندہ سکون سے بھی نہیں بیٹھ سکتا "وہ غصے سے بول کر اندر کی طرف بڑ گئی جبکہ عثمان اور ایرا ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھ کر اور پھر زیوا کو دیکھ کر رہ گئے کہ آخر اس میں اتنا غصہ بننے والی کیا بات ہے اور کنفیوز ہوکر رہ گئے ۔

زیواجلدی سے کمرے کی طرف بڑھی اور دروازے کو بند کیا اور اپنے دھڑکتےدل پر ہاتھ رکھ کے سوچنے لگی کہ" آخر اس میں اتنا گھبرانے کی کیا بات تھی وہ تو صرف مزاق کر رہی تھی لیکن میرا دل اتنا زور سے کیوں دکھڑکا جب کہ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے میں تو صرف عذاکے بارے میں سوچ رہی تھی مجھے تو پیار محبت ایسا کچھ نہیں ہے مجھے جلد سے جلد اس کو ڈاکٹر کو دکھانا چاہیے میری طبیعت مجھے لگتا ہے زیادہ خراب ہو گئی " زیوا پریشانی سے سر پر ہاتھ نہ مارکر رہ گئی اوربیڈ پر گری اور پھر سے عزا کے بارے میں سوچنے لگے اور سوچتے سوچتے ہیں کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا------

----

وہ سب کھیتوں میں گھومنے گئی ہوئی تھی ۔

"دیکھو مجھے تو جامن توڑنی ہے میری مدد کرو مجھے اٹھاؤ تاکہ میں اوپر سے جامن تو ڑوں"۔وانیا کب سے جامن توڑنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اچھل اچھل کر ہر طرح سے جامن پکڑ رہی تھی آخر کار تھک کر زیوا سے بولی :

"ارے اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے پتھرلے کےآسکتی ہو جیسے ہی پتھر مارو گی دو چار جامن تو ویسے ہی گر جائیں گے تو تم اٹھا لینا کب سے اچھل اچھل کر تم نے دھرتی ہلا دی ہے پہلے کم دنیا پہ بوجھ ہو جو دنیا کو ہلانا چاہتی ہو "

جبکہ زیوا کی بات سن کر وانیہ حیران پریشان رہ گئی ،مشال، منال اور انزا، رمزہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی اتنی بےعزتی کبھی کسی نے نہیں کی ہوگی جتنا زیوا نے کی ہے یہ دنیا کا بوج ہی دیا" انزاہنس کر بولی :

"بکواس نہیں کیا کرو جب دیکھو مجھے باتیں کرتی رہتی ہو میں تو دنیا کا بوجھ نہیں ہوں میں ہی تو ہوں جو اپنے بندے کے لیے دنیا کے اتاری گئی تھی اور اسے دنیا کا خوش نصیب بندہ بناؤں گی وانیا دوپٹے کو دانتوں میں چباتے ہوئے شرمیلی ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی جبکہ اس کے بعد سن کر ایرانے فورا سے اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا اور اس کا بخار چیک کیا کہ کہیں اس کا دماغ تو نہیں ہل گیا لیکن سب ٹھیک دیکھ کر اس نے شکر ادا کیا جب کہ وانیا نے یہ دیکھ کر پوچھا:

" اسے یہ کیا کر رہی ہو"

ارے میں تو تمہارا بخار چیک کر رہی تھی کہیں تمہارے دماغ پر تو نہیں چڑھ گیا یہ جو اتنی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو تمہیں تمہارے گھر والے بہت مشکل سے رکھتے ہیں ،کہا ں تم اپنے بندے کی خوش نصیبی کی بات کر رہی ہو جبکہ جو تمہارے پلے پڑے گا اس کی تو قسمت پہلے ہی پھوٹ چکی ہوگی وہ بیچاررا کمروں کی نکروں پر بیٹھ کر روئے گا اور سوچے گا کہ اس نے کون سا گناہ کیا تھا جو تم اسے ملی "

جبکہ اس کی بات سن کر زیوا ،انزا، رمزا اور منال کا قہقہ بلند ہوا

ہاہا واہ آج تو وانیہ کی بےعزتی کا دن ہے آج کے دن تو لگتا ہے وانیا کو بے عزتی اوارڈ دیا جائے گا" منال نے ہنستے ہوئے رمزہ کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہا جب کہ اس کی بات سن کر وانیہ نے غصےمیں زور سے تھپڑ اس کی کمرپر مارا ۔

دفع ہو جاؤ تم سب میں جا رہی ہوں" وانیا غصے سے بول کر" جلدی سے آگے بڑتھی "

ارے کہاں جا رہی ہو سنتی تو جاؤ(سنیے جی کتھے چلے اؤ اوہ سا ڈےجامنوں تے دےدو) ایرا وانیا کا پیچھے سے دوپٹہ پکڑ کر فل پنجابی میں بولی جبکہ اس کی بات سن کر سب لڑکیوں

نے اپنی ہنسی ضبط کی کیوں نہ کے اس کے پیچھے ارہم کھڑا تھا جو کہ اس کی بات سن کر اپنی ہنسی کو چھپا رہا تھا اور بولا :

سونیو اسی توانوجا منوں لا دیے" جبکہ اس کے اس کے بات" سن کر ایرا جھٹکے سے مڑی اور اس کی طرف دیکھا اور ہستی ہوئی بولی:

: لا دوگی" وہ بھی اسی کی طرح پنجابی میں بولی"

ار ہم جامن کے پیڈ کی طرف بڑھااور اوپر چڑھ کر جامن نیچے پھینکنے لگا جبکہ نیچے لڑکیاں اپنے دوپٹے پھیلائے جامن کو اکٹھا کر کے شاپروں میں ڈال رہی تھی انہوں نے خوبصورت کو شام ان جامنوں کے نام کیا----------------------

----

:قسط نمبر 8

مرہاکی شادی کو ایک مہینہ ہو چکا تھا اور اس ایک مہینے میں وہ کافی حد تک اپنی ذمہ داریاں سمجھنے لگی تھی صبح اٹھ کر نماز اور قران پڑھنے کے بعد وہ ناشتہ بناتی زکاکو ناشتہ کروانے کے بعد اس کی تمام چیزیں اسے دینے کے بعد، باقی گھر والوں کا ناشتہ بناتی اور پھر سب کو بلاتی ،سب جب ناشتہ

کر لیتے تو تمام برتن سمیٹ کر،برتن دھوتی اور کچن کو صاف کر کے اپنی کمرے کس صفائی کی طرف بڑھتی ،کمرے کو اچھی طرح صاف کرنے کے بعد ،وہ جھاڑ اٹھا کرصحن کی اچھی طرح سے صاف کرتی اس سے یہ سب کام کرتے 11 بج جاتے تھے۔ اس کے بعد دوپہر کے کھانے کی تیاری شروع کر دیتی اور ر سبزی بنا تے اور کھانا بناتے،اسےایک بج جاتا تھا پھر مل کر سب لنچ کرتے اور چائے وغیرہ ،برتن دھوتے اسے تین بج جاتے تھے پھر مر ہا اپنےکمرے میں کچھ دیر آرام کرتی اور اس کے بعد پھر شام کے کھانے کی تیاری شروع کر دیتی ۔اس کی روٹین بن گئی تھی ---

معمول کی طرح صحن میں جھاڑو لگا رہی تھی کہ اچا نک اسے چکر آئے رات سے اس کی طبیعت اسے ٹھیک نہیں لگ رہی تھی کچھ زکا بھی نہ تھا کہ وہ اسے ہی کہہ دیتی کہ میری طبیت نہیں ٹھیک ۔

:اسی لیے وہ اپنی ساس کی طرف بڑی اور بولی

امی میری طبیعت نہیں ٹھیک، مجھے چکر آرہے ہیں پتہ نہیں " کیا ہو رہا ہے" ساس نے پہلے سے غور سے دیکھا اور پھر اس : کے بعد خوشی سے بولی

چلو میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتی ہوں" جب کہ مرہا" نے حیرانی سے دیکھا اس میں اتنا خوش ہونے کی کیا بات ہے

خیر وہ سر جھٹک کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی ۔مرہا چادر لے کر وہ باہر آئی اور ساس اور بہو دونوں ڈاکٹر کے پاس چلی گئی ۔ڈاکٹر نے مرہا کا چیک آپ کیا اور کچھ ٹیسٹ کروانے کے لیے بھی دیے۔ مرہا نے اپنے ٹیسٹ کروائے اور گھر آگئی کیونکہ رپورٹ کل آنی تھی ساس اور اس کے نندآج اس سے بہت پیار سے بات کر رہی تھی اور اس کی خدمت بھی کر رہی تھی۔ جب کہ مرہا یہ سب دیکھ کر حیران پریشان دونوں تھی ۔ابھی وہ لیٹی یہ سوچ ہی رہی تھی ۔

"کیا بات ہے آج تم ایسے کیوں لیٹی ہو طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری" زکا فورا سے اس کی طرف بڑھا جب کہ زکا کی بات سن کے مرہا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی وہ بہت کم ہی اس کی فکر کر تا تھاتھا جب کہ مرہا کواپنی فکر کرتابہت اچھا لگا ۔

"ہاں بس تو تھوڑی سی خراب ہے میڈیسن لوں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی "مرہا اس کو دیکھتے ہوئے بولی:

"چلو ٹھیک ہے تم میڈیسن لے لو اور پھر صحت کا خیال رکھا کرو "اس کے پاس بیٹھ کر فکر مندی سے بولا جبکہ مرہا آج حیرانی سے اس کی فکر مندی دیکھ رہی تھی اور خوش بھی تھی کہ چلو اسی طرح سے ذکاکو اس کا خیال تو آیا ۔

جبکہ زکااپنی امی کے پاس سے ہو کر آیا تھا اور امی نے اسے مرہا کا خیال رکھنے کی تاکید کی تھی اور شاید کل کی رپورٹ کے بارے میں بھی بتایا تھا ۔

مرہا پتہ نہیں اور کیا کچھ سوچ رہی تھی اور خوش ہو رہی تھی کہ ذکا اس کے ساتھ اب اچھا ہو جائے گا محبت ہو گئی ہےاسے۔ اسی طرح کی بہت سی باتیں سوچتے سوچتے رہا کہ آنکھ لگ گئی-----

----

بہت دنوں سے ایرامرہا سے بات کرنا چاہ رہی تھی لیکن بات ہی نہیں ہو رہی تھی اس لیے ایرا نے مرہا کے گھر جانے کا سوچا اور پھر امی کی طر ف بڑھی اوربولی:

"مجھے مرہا کی یاد آرہی ہے میں مرہا کی طرف چلی جاؤں" ایرا بہت معصومیت سے بولی :

"کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی اس بچی کو وہاں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے نہ کہ تمہیں اس کے گھر جانا چاہیے کچھ وقت گزر جائے پھر چلے جانا اور مرہاکو بھی ہم بلا لیں گے تم جاؤ اور جا کر کچن میں کام کرو"رخسار بیگم نے ڈپٹنے کے انداز میں ایرا سے بولا جبکہ ان کی بات سن کر ایرا وہ بسور کر رہ گئی اور پیر پٹکتے ہوئے کچن کی طرف بڑھی---

کچن میں داخل ہوئی تو زیوا اسے کچن میں نظر آئی جو کہ شاید رشین سلیکٹ بنا نےکی تیاری کررہی تھی ۔ فروٹس کاٹ کر اوراب کریم تیار کررہی تھی----

: زیوا کیا کر رہی ہو ایرا کچن میں داخل ہوتی بولی "

مرہاہو تی تھی پہلے تو میٹھا بنا کر دیتی تھی آج دل تھا تو میں نے سوچا خود ہی بنا دلوتم کھاؤ گی " زیوا مصروف سےانداز : میں بولی

ضرور کیوں نہیں میں ابھی کھاؤں گی بلکہ ہم سب کے لیے بنا" "لو

:ایرا بہت پیار سے بولی

چلو ٹھیک ہے تم سب کو بلا لو مل کر کھائیں گے "زیور بھی" : اسی کے انداز میں بولی

اوکے میں ابھی کال کرتی ہوں سب کو تب تک اپ ریشن سیلڈ" بنا لیں میں آپ کی آکر کچن مدد کرتی ہوں ایرا باہر کی طرف بڑھی---------

----

وانیا انزاکسی بات پہ بحث کر رہی تھی جبکہ رمزہ جج بن کر بیچ میں بیٹھی تھی

"میں تمہیں بتا رہی ہوں انزامیں نے کل برتن دھوئے تھے آج تمہاری باری ہے تو تم آج اپنی باری پوری کرو" وانیہ انزاکو انگلی دکھا کر بوی:

"کیوں میری باری ہے شام کو تو میں نے دھوئے تھے جھوٹ کم بولا کرو تم ،جب میں نے بولا میں برتن ہونے جا رہی ہوں تو تم اپنا ڈرامہ دیکھ رہی تھی یاد کرو "انزا بھی اسے یاد کرواتے ہوئے بولی :

"بالکل انزاآپی بالکل ٹھیک بول رہی ہیں وانیا آپی آپ کے برتن دھونے کی باری ہے آپ برتن دھو نے جائیں "رمزانے جج کی طرح اپنے ڈنڈے کو زمین پر پٹکتے ہوئے اعلان کیا ۔۔

جبکہ اس کی بات پر وانیانے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا :

"صبح تو میں نے دھوئےتھے میں نے تو نہیں کہا اگر اس نے رات دھو دیے تو کیا ہو گیا آج اس کی باری ہے اور یہی برتن دھوئے گی "وانیا نے رمزہ کو گھورتے ہوئے بولی جب کہ اس کی بات سن کرانزانے رمزاکو دیکھا:

"میں تمہیں بتا رہی ہوں میں کوئی برتن نہیں دھو گی اگر دھوئے گی تو وانیا دھو ئےگی"۔ ان دونوں کی بات سن کر رمزانے دونوں ہاتھ کھڑے کیے اور بولی :

"اب بات ختم ہو گئی ہے تم دونوں نے برتن نہیں دھونے اب امی ڈیسائڈ کریں گے کون تم میں سے برتن دھوئے گی "

اور فورا سے امی کی طرف بھاگی جبکہ اس کی بات سن کر وہ دونوں ہکا بکا رہ گیا۔

جبکہ وہ جانتی تھی کہ اگر رانیا بیگم کے پاس مقدمہ گیا ،دونوں پٹیں گی اسی لیے فورا رمزہ کے پیچھے بھاگی لیکن تب تک رمزا رانیا بیگم کے پاس پہنچ چکی تھی :

"امی ،امی کہاں ہیں آپ آپی وانیا اور آپی انزہ لڑ رہی ہیں دونوں ،آپ کو پتہ ہےوانیہ آپی نے اتنی زور سے انزاآپی کے تھپڑ مارا جبکہ اس نےوانیا آپی کے بال کھینچے اور بولی برتن میں نہیں دھوؤں گی جبکہ مقابلے میں وانیا آپی نے بھی انزہ آپی کے کھینچ کر ڈنڈا مارا اور بولی آج برتن میں بھی نہیں دوں گی دیکھتے ہیں آج کون مائی کا لال ہے جو ہم سے برتن دھول والے" اس کی یہ بات سننی تھی کہ رانیا بیگم سے چہرہ لال ہوا ور بولی:

کہاں وہ دونوں جلدی سے انہیں بلا کر لاؤ، میں بتاتی ہوں وہ کون مائی کا لال ہے جو ان سے برتن دھلواتا ہے" رمزہ کے پلٹتے ہی چہرے پر بہت ہی خوبصورت شیطانی مسکرا ہٹ لا کر مسکرائی اسے دونوں سے بدلہ لینا تھا ہمیشہ یہ دونوں اس کے

ساتھ ہی ایسا کرتی تھی آج اس نے ان کے ساتھ کیا تھا اس نے ایک کی چار لگا کر رانیہ بیگم کو بتائی تھی ۔

آپی وانیا اور انزا آپ دونوں کو امی بلا رہی ہیں وہ کہہ رہی ہیں" کہ وہ بتائیں گی تم دونوں میں سے کون برتن دھوئیں گی"رمزا بہت ہی معصومیت سے بولی جبکہ اس کو اس طرح دیکھ کر انزہ اور وانیا نے ایک دوسرے کو گھور کر دیکھا اور ایک ساتھ بولی :

آج فیصلہ ہو ہی جائے گا "لیکن وہ اصل بات نہیں جانتی تھی" اور فورارا نیہ بیگم کی طرف بڑی جب کہ رمزا قہقہ لگا کر رہ گئی اور فورا سے ان کے پیچھے آہستہ آہستہ چلتی دروازے کے پیچھےچھپ گئی ۔

وانیہ اور انزا جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو ایک ایک اڑتی چپل ان دونوں کی طرف آئی وانیہ کے سر پر جب کہ انزہ کےبازو پر زور سے لگی :

ہائی امی مار دیا "دونوں کراہ ایک ساتھ نکلی"

میں بتاتی ہوں تم دونوں کو کون مائی کا لال ہے جو تم سے" برتن دھلواتا ہے دفع ہو جاؤ سارے جتنے بھی گھر کے برتن ہیں اور جتنے بھی نئے سیٹ پڑے ہیں وہ تم دونوں دھو گی اوراگر ان میں سے ایک پہ بھی خراش آئی تو تم پہ خراشی لانا میری

ذمہ داری ہے تم دونوں کے پاس ایک گھنٹہ ہے اور اس کے بعد پھر یہیں حاضر ہو اس کے بعد میں تمہیں بتاؤں گی کہ کون مائی کا لال ہے جو تم سے یہ کام کرواتا ہے "رانیا بیگم نے انتہائی غصے سے ہم دونوں گھور کر کہا جبکہ وہ دونوں رانیہ بیگم کی بات پر ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئی کہ انہوں نے یہ بات کب کہی ابھی وہ یہ سوچ رہی تھی کہ رانیا بیگم کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی "

دفع ہوتی ہو یا اٹھاؤں ایک اور چپل "یہ بات سننی تھی کہ وانی اور انزہ علادین کے جن کی طرح غائب ہو گئ اور دل ہی دل میں رمزا کو کوس کر رہ گئی---------------

----

جب سےمرہاکےپریگننٹ ہونے کی بات پتہ چلی تھی تب سے ہی سب اس کا خیال رکھ رہے تھے زکا بھی اب اس کا خیال کرتا تھا اور اپنے غصے پر کنٹرول کر نےکی کوشش کرتا تھا ۔ساس اور نند کا رویہ بھی تھوڑا بدل گیا تھا اور مرہا خوش تھی چلو کسی طرح بھی سہی ان کا رویہ بن گیا اور اب وہ زیادہ تر خوش ہی رہتی تھی جبکہ اسے دیکھ کر ایرااس دن ذکا کی بات کو اپنا وہم سمجھ کر ٹال چکی تھی --

دوپہر کا وقت تھا مرہاسبزی بنا رہی تھی کہ مرہا کے ساس مرہا کے پاس آ کر بیٹھی اور بولی:

" مرہا مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی" ساتھ ہچکچاتے ہوئے بولی ان کا انداز دیکھ کر مرہا پوری طرح سے ان کی طرف متوجہ ہوئی

" جی امی بولیں "مرہ نرمی سے بولی

"وہ مجھے تم سے کہنا تھا کہ "وہ پھر ہچکچائی

" جی جی امی"

وہ بیٹا میں کہنا چاہ رہی تھی کہ سائرہ ہاشم کی بیوی کے جہیز میں ٹی وی نہیں تھا تو بچے پریشان ہوتے ہیں سارا دن موبائل پر لگے رہتے ہیں اسی لیے جو تمہارے جہیز میں ایل ای ڈی ائی ہے وہ رابیل کے کمرے میں لگا دیتے ہیں تاکہ رابیل اور بچے اپنے دھیان میں لگےرہے اور پھر سب مل کر ہم ٹی وی دیکھ لیا کریں گے اور ویسے بھی تمہارے کون سا بھی بچے ہیں جو تمہیں تنگ کریں گے سائرہ کو تو پورا دن انگلی کرنا چاہ کر رکھتےہیں اسی لیے میں نے اس سے بھی یہ بات کہی تھی تو پھر میں نے سوچا تم سے یہ بات کر لوں" آخر کار مرہاکی ساس نے اپنی بات کہہ دی جبکہ مرہا کیا کہہ سکتی تھی۔

" جی امی جیسے آپ کی مرضی "نرمی سے بول کر سر جھکا گئی

"اللہ تمہیں خوش رکھے بہت ہی اچھی ہو میں آج ہی ذکا سے
کہتی ہوں شام کو را بیل کے کمرے میں ایل ای ڈی لگا دے تاکہ
" سب ٹی وی دیکھ لیا کریں گے

مر ہا سبزی اٹھا کر کچن کی طرف بڑی اور اس کی ساس رابیل
،کے کمرے کی طرف

:جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی تو رابیل فورا سے بولی

" کیا کہا اس نے وہ ہمیں اپنا ٹی وی دے گی یا نہیں ورنہ میں
زکا بھائی کو بول دوں گی کہ مجھے وہ ایل ای ڈی چاہیے اور
وہ مجھے دے دیں گے ابھی بھابھی مجھے جانتی نہیں ہے" را
: بیل بہت عجیب انداز میں بولی

"ارے ایسا کچھ نہیں کہا اس نے تو کہاہے لگوا لے رابیل اگر وہ
کہہ بھی دیتی تو تمہیں کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں
ہوں نہ کہنے کے لیے ،کیا تم اپنی ماں کو نہیں جانتی، تمہیں اپنی
ماں پر شک ہے کیا" جب کہ اپنی ماں کی بات سن کر رابیل کا
: قہقہ بلند ہوا

"میں آپ کو کیسے بھول سکتی ہوں اور شک کیسے کر سکتی
ہوں" وہ طنزیہ انداز میں اپنی ماں کو دیکھ کے بولیں جب کہ
دروازے میں کھڑی مرہا جو کہ ساس سے چاول بنانے کا

پوچھنے آئی تھی خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ کر رہ گئی-------------------

----

"ارے واہ جی واہ کیا مزے کا رشن سیلڈ بنایا ہے، دل خوش کر دیا ،جب بھی اس طرح کی کوئی چیز بناؤ تو مجھے ضرور بلا لیا کرو" ارحم پلیٹ کو چٹ کرتے بولا :

"ارے کیوں بھائی تم ہمارے مامے کے پتر ہو جو ہم تمہیں اپنے گھر پر دعو تیں دیتے پھرے چ،لو نکلو یہاں سے" ایرا ارہم کو تنگ کرتے ہوئے بولی

چلو مامے کا نا سہی چاچے کا تو ہوں اسی لحاظ سے بلا لینا ،تم کیا چاہتی ہو تم اکیلی زیوا کے ہاتھ کا کھانا کھاؤ ہم پر بھی اس کا حق ہے " ہم ہنستے ہوئے بولا

"صاحب کون سا حق چلو جاؤ یہاں سے آئے حق لینے والے 10 روپے کبھی جیب سے نکلے نہیں حق دینے والے اور لینے والے آگئے" ایرا ارہم کو تنزیہ نظروں سے دیکھ کر بولی:

اس کے پہلے کے ارہم جواب دیتا زیوابیچ میں بول پڑی

"ارے تم لوگ فکر نہ کرو میں تم دونوں کے لیے بنا دیا کروں گی ویسے بھی تم لوگوں کو پتہ ہے میں کتنی سخی ہوں ،میرے دل کتنا بڑا ہے ،غریبوں کے لیے تڑپ اٹھتا ہے اور بھوکوں کو

کھانا کھلانا تو ویسے بھی ثواب کا کام ہے اگر تم لوگوں کو کھانا نہیں کھلاؤں گی اور باہر لوگوں کھلاتی رہوں گی تو اللہ کتنا گناہ دے گا اس لیے میں نے سوچا ہے تم لوگوں کو کھانا کھلایا کروں گی تاکہ مجھے ثواب ملے زیوا فخریہ انداز میں اپنا کالر کو جھڑکتے ہوئے بولی:

جب کہ اس کی بات سن کر ارہم اور ایرا کا منہ کھلا رہ گیا ۔

"وہ بہن غریب کس کو بولا ،خود ہوگی تم غریب ،تمہارا بندہ غریب ،تمہارے بچے غریب، بلکہ تمہاراپورا سسرال والا خاندان غریب، خبردار جو ہمیں غریب کہا ۔اتنی تم سخی پانچ روپے تو کبھی تم نے جیب سے نکالے نہیں اپنا سخی پن اپنے پاس رکھو اپنے باپ کا کھا رہے ہیں ہم"

ایرا فورا ہی تنزیاں نظروں سے دیکھ کر بولی :

"ارے اللہ نہ کرے میرا بندہ بھوکا ہو میرا بندہ تو بہت امیر ہوگا بہت بڑے دل کا مالک ہوگا وہ تو قسمت والا ہوگا جسے میں ملوں گی جس دن میں اس دنیا سے گئی وہ قبر پہ بیٹھ کر روئے گا" زیوا فخریہ نظروں سے ایرا کو دیکھ کر بولی جب کہ اس کی بات سن کر ایرانے زور سے تھپڑ اس کی کمر پر مارا اور دل ہی دل میں" اللہ نہ کرے" بولی :

"بکواس نہیں کیا کرو جب دیکھو بکواس کرتی رہتی ہو کبھی کوئی اچھی بات بھی منہ سے پھوٹ لیا کرو" ایرا انتہائی غصے سے بولی آخر وہ کیسے اپنی بہن کے منہ سےاس کے اپنے لیے ایسے الفاظ سن سکتی تھی۔

اچھا اس کو چھوڑو تمہیں پتہ ہے میں اپنی بیٹی کا نام "تحریم فاطمہ "رکھوں گی میری بہت پیاری بیٹی ہوگی پھر میں اس کے ساتھ دبئی میں شفٹ ہو جاؤں گی اپنے بندے کے ساتھ اور تم لوگوں کو یہیں پھینک کر چلی جاؤں گی اور وہاں ساحل سمندر پر تم لوگوں کو کال کر کے بتایا کروں گی کہ یہ دیکھو، میرے بچے اتنی سپیڈ سے عربی اور انگلش بولا کریں گے کہ تم لوگوں کو سمجھ ہی نہیں آیا کرے گی اور پھر میں بولا کروں گی تمہارے تم ماموں اور انٹیا ہے ہی لو کلاس انہیں کہاں پتا کہ آپ کتنی اچھی انگلش اور عربی بولتے ہو" زیوا وانیا کو انکھ مار کر ایرا کی طرف دیکھ کر بولی جب کہ اس کی بات سن کر تو ایرا کو تو جیسے ابھی تپ چڑھ گئ

"ہاں بھائی ہم نے کون سا کبھی عربی اور انگلش کا لفظ سنا ہے جو صرف تمہارے ہی بچوں کو آتا ہو گا ہم ان پڑھ جاہل گوار کہاں گاؤں میں رہنے والے ہمیں کہاں پتہ کہ عربی اور انگلش کس چڑیا کا نام ہے یہ"ایرا انتہائی تپے ہوئے انداز میں بولی

جبکہ اس کا یہ انداز دیکھ کر ارہم اپنی ہنسی چہرہ نیچے کر کر چھپا گیا لیکن زیوانے کی بالکل کوشش نہ کی اور قہقہ لگایا

ہا ہا واقعی مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ انگلش اور عربی کسی " چڑیا کا نام ہے۔ ارے ارحم تم نے دیکھا ہے وہ مجھے بھی ضرور دکھانا اس چڑیا کو میں دیکھنا چاہتی ہوں وہ کس طرح بھی دکھتی ہیں" زیوا ایراکواور تپاتے ہوئے بولی :

ہاں ہاں ضرور دکھانا اور مجھے تو دن میں پریاں دکھانی بھی" آتی ہیں انا کبھی میرے پاس جوتوں سے توازہ کروں گی اور تمہیں پریاں دکھاؤں گی "ایرا غصے میں بول کر پیر پٹکتے ہوئے چلی گئی جبکہ ارہم اور زیوا ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس دیے-----------------

----

آج مرہا کی برتھ ڈے تھی اسی لیے میں مرہانے زکا کو سرپرائز دینے کا سوچا اسی لیے میرہا ،لال رنگ کی خوبصورت سی ساڑی پہنے ،گولڈن جیولری ،ساڑی کی بیک پیچھے سے گہری تھی جس میں سے اس کا خوبصورت بدن جھلک رہا تھا ،پاؤں میں خوبصورت پائل پہنے، گلے میں چین پہنے کانوں میں جھمکے پہنے، کھلے بال کمر پر چھوڑے۔ آج وہ ہر طرح سے زکا کو چاروں خانے چت کرنے کے لیے تیار تھی ۔اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ خود کوشش کرے گی کے زکا کا دل جیت سکے

اس لیے اس نے پورے کمرے کو گلاب کے پھولوں سے سجایا تھا،رنگ برنگی لائٹیں اور کینڈلز کا استعمال کیا گیا تھا جس سے کمرہ بہت ہی رومانوی لک دے رہا تھا ---

اب وہ تیار اپنی تیاری پر آخری نظر ڈال رہی تھی کہ اچانک زکا کمرے میں داخل ہوا ۔جیسے ہی داخل ہوا مرہا وہیں ساکت ہو گئی اور اس کا دل بہت زور سے دھڑکا جبکہ زکا اسے دیکھ کر رک گیا اور ساکت ہو کر مرہا کو دیکھنے لگا ۔

مرہا تو سادہ سا اسے چاروں خانے چت کر دیتی تھی کہاں وہ ہتھیاروں سے لیس تیار کھڑی تھی اس کو ایسے دیکھ کر زکا کا دل بہت زور سے دھڑکا ۔۔اسے کہیں دور سے اپنے دل کی دھڑکن کی آواز اپنے کانوں میں گونجتی محسوس ہوئی کافی دیر تو وہ اس سے نظر ہی نہیں ہٹا سکا ۔۔

جبکہ مرہا اس کی نظروں کی تپش اپنی کمر پر محسوس کر رہی تھی اور اپنے آئینے سے نظر آتے عکس پر اس کی نظریں محسوس کر چکی تھی اب گھبراہٹ کے مارے اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے اس نے اتنی ہمت تو کر لی تھی لیکن آگے اس سے ہمت نہیں ہو رہی تھی لیکن اسے ہمت کرنی تھی اسے زکاکا دل جیتنا تھا اس کی تمام شکایتوں کو دور کرنا تھا اسی لیے وہ اپنی تمام گھبراہٹ چھپائے جھٹکے سے پلٹی کہ اس کے تمام بال اس کے چہرے پر بکھر گئے جبکہ اس کو اس طرح دیکھ کر

زکا نے وہ بمشکل اپنا دل سنبھالا وہ الگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ زکاکی اس سے نظریں نہیں ہٹ رہی تھی جب کہ مرہا کی نظریں اٹھ نہیں رہی تھی زکا کا یہ انداز دیکھ کر مرہا دل ہی دل میں بہت گھبرائی کیوں نہ کہ اس کی آنکھوں میں خمار اترا تھا

زکااس پہ نظریں ٹکائے آہستہ آہستہ سے قدم بڑھاتا اس کی طرف آیا اور جھٹکے سے اس کی کمر میں با زوں ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچا اس کے اس طرح کے کھینچنے پر مرہا ٹوٹی ڈال کی طرح اس کے سینے سے آ لگی جبکہ ساڑی سے جھلکتی اس کی کمر پر زکا کسی پیانو کی طرح اپنی انگلیاں بجانی شروع کی ۔ زکا کی یہ حرکت دیکھ مرہا کا دل اچھل کر اس کے حلق میں آیا اسے اس طرح زکا سے امید نہ تھی---

خوبصورت لگ رہی ہو آج مارنے کا ارادہ ہے کیا "زکا خمار " : بھری آنکھوں اور بھاری آواز میں بولا

جبکہ اس کی آواز میں بھاری پن محسوس کر کے مرہا کی ریڈ کی ہڈی میں سنہسناہٹ پھیل گئی۔

آ پ کے لیے ہی تیار ہوئی ہوں میں نے سوچا آپ کا دل خوش کیا جائے "مرہا زکا کے گلے میں بازو ڈال کر بہت ہی پیار سے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی" جب کہ اس کی ادا دیکھ کر زکا کا دل ایک بار پھر زور سے دھڑکا اور اسی کے

ساتھ زکا سے خود کے اندر زوربیچ لیاکافی دیر خود کے ساتھ لگائے رکھنے کے بعد زکام نے اس کا چہرہ اپنےدونوں ہاتھوں میں کے پیالے میں لیا پیالے اور اس کی خوبصورت آنکھوں پر پیار سے بوسہ دیا

"میرے لیے تم سجی بہت پیاری لگ رہی ہو، میری لگ رہی ہو ،آج مجھے محسوس ہوا کہ تم صرف میری ہو کیوں نہ کہ تم آج میرے دل کی دھڑکنوں میں دھڑکی ہو "زکا انتہائی پیار سے اس کی گال پر بوسہ دیتے بولا جب کہ اس کا انداز دیکھ کر ذکر مرہا کا دل زور سے دھڑکا ---

"میں ہمیشہ سے آپ کی تھی اور آپ کی ہی رہوں گی اور آپ سے ہی محبت کرتی ہوں" مرہانے بہت ہی دلبرانہ انداز میں زکا سے کہا جب کہ زکا اس کی یہ ادا دیکھ کر فورا سے اس کے اوپر جھکا اس کے سانسوں کو کا فی دیر اپنےقبضے میں رکھنے کے بعد آخر کار اس کی سانسوں کو رہائی دی جبکہ مرہا اسی کے سینے پہ سر رکھ کر اپنی سانسوں کو بحال کرنے لگے-------

زکا نےنظریں اٹھا کر تمام کمرے کو دیکھا اور پھر معنی خیزی سے مرہا کو دیکھا اور بولا :

"کیا خیال ہے آج تمہارا بڑا موڈ ہے "دل فریب انداز میں زکا بولا

سوچا آج آپ کو سرپرائز دیا جائے آپ کو دل خوش کیا جائے"
آپ کو بتایا جائے اپنی محبت کے بارے میں جو مجھے آپ سے
ہے" انتہائی محبت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے
بولی---

زکا اسے اس طرح خود کو دیکھتے ہیں پا کر بہت مشکل سے
خود پر کنٹرول کر رہا تھا ابھی وہ اس کا بازو پکڑ کر اپنی
طرف کھینچنے ہی لگا کہ مرہا نے فورا سے اس کا ہاتھ تھام کر
کیک کی طرف بڑھی ۔

آج میرا برتھ ڈے ہے تو میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے میری"
برتھ ڈے پر بہت اچھی طرح وش کریں "مرہا نے محبت بھری
نظروں سے زکا کو دیکھتے ہوئے بولی جب کہ اس کی بات سن
کر زکا پل بھر میں شرمندہ ہو گیا اسے برتھ ڈے وش کرنا چاہیے
تھا جب کہ یہ سب انتظامات مرہانے کیے تھے ابھی وہ سوچ رہا
تھا کہ اچانک مرہا کی آواز اسے اپنی سوچ سے کھینچ لائی ---

کیا سوچ رہے ہو کیک نہیں کاٹنا کیا "مرہانرمی سے اس کی"
طرف دیکھ کے بولی :

کیوں نہیں کاٹنا چلو کاٹتے ہیں "مرہا کا ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھ"
میں لیتے چھری سے کیک کٹوایا اور پھر اسے پہلے کھلایا اور
پھر اس کے ہاتھ سے کیک کھانے کے بعد وہ اس کے ہو نٹو ں

پر جھکا اور بہت نرمی سے ان پر بوسہ دینے کے بعد مرہا کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ کی طرف لے کر بڑھا ----

مجھے معاف کر دو مجھے یہ سب کچھ کرنا چاہیے تھا لیکن" مجھے پتہ ہی نہیں تھا اس کے لیے میں بہت شرمندہ ہوں "زکاسر جھکا کر شرمندگی سے بولا جب کہ مرہا نے اسے حیرانی سے دیکھا اور پھر نرمی سے بولی:

ارے آپ کو کیسے پتہ ہوگا میں نے آپ کو بتایا ہی نہیں اچھا " ہے نہیں بتایا ورنہ آپ کو یہ سرپرائز کیسے ملتا "مرہا نے بہت ہی پیار سے اس کا ہاتھ پکڑتے ہیں بولی جب کہ اس کا انداز دیکھ کر زکا اسے اپنے بازوں میں بھر کر بیڈ کی طرف بڑھا اورلیٹانے کے بعد بہت نرمی سے اس پر جھکا اور پھر اس کی روح میں اترتا چلا گیا----------

----

قسط نمبر9:

آپ کا آنا، دل دھڑکانا ------

مہندی لگا کے یوں شرمانا ------

پیار آگیا ،رے پیار آگیا -----

پیار آگیا رے-----

محبت کا غم ہے ملے جتنا کم ہے-------

یہ تو زمانہ نہیں جان پائے گا---------

دل کو اپنے دل بھر پر بھی ناز ہوتا ہے-----------

کسی سے تم پیار کرو کہ پھر ایک اظہار کرو ---

کہیں نہ پھر دے رہو جائے کہیں نہ پھر دیر ہو جائے ہو جائے-------

زیوا گنگناتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر آئی گلے میں دوپٹہ کھلا فلیپر،اونچی گلابی رنگ کے قمیض پہنے ،بالوں کو اونچا جوڑا بنائے جس کی چند لیٹیں اس کے چہرے پر آرہی تھی وہ انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی اور ساتھ میں اس کا گانا -------

جیسے ہی اظہار والی لائن آئی اس نے ایک بازو اٹھا کر اور ایک پاؤں پیچھے کر کر ڈانس کا سٹیپ لیا اور یہ سٹیپ لیتے اس نے سامنے بالکل نہیں دیکھا تھا ---

جب کہ عذا جو اندر آرہا تھا وہ یہ سب بہت حیرانی سے دیکھ رہا تھا اور بولا :

لوگ کہتے ہیں پاگل نہیں ملتے ہمارے گھر سے جتنے مرضی" آکر لے جاؤ " عذا اس کی حرکتوں پر طنز کرتے ہوئے بولا جب کہ مرہا کا ڈانس کرتے ہاتھ فورا سے رکے اس نے پلٹنے کی غلطی کیے بغیر اندر کی طرف بھاگی جب کہ عذا اسے ہمیشہ کی طرح دیکھ کر رہ گیا اور سڑ جھٹک کر دل میں بولا "یہ نہیں سدھر سکتی"-----------------

اور فورا سے سلیمان صاحب کے کمرے کی طرف بڑھا---------

زیوابھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور فورا سے دانتوں کے نیچے زبان کو رکھے ،اپنے ماتھے پر زور سے ہاتھ مارا "

ہا ئے اللہ کیا کروں جب دیکھو اس کے سامنے غلطی ہی کرتی" رہتی ہو اور اس کی نظر میں میری کیا عزت رہ گئی ہوگی" اس نے فورا سے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کے بولی:

ویسے آج وہ کتنا اچھا لگ رہا تھا بلیک پینٹ اور بلیک شرٹ " میں بالکل ہیرو کی طرح محسوس ہوتا ہے اور اس کی خوبصورت آنکھیں جب غصے سے گھو رتی ہوئی زہر لگتی ہیں اور تنزیہ مسکراہٹ اس کے چہرے پرکتنی پیاری لگ رہی تھی اور ااس دن جب اس نے قہقہ لگایا تھا تو میرا دل اتنا زور سے دھڑکا تھا جیسے ساری دنیا کو اعلان کرنے کا ارادہ ہو "ہمیں زیوا اپنے تیز ہوتی د ھڑکنوں کی آواز سن کر بولی :

چلو دفعہ کرو مجھے کیا پہلے کون سا اس کی نظر میں میری عزت تھی جب دیکھو بےعزتی کرتا رہتا ہے آیا بڑا "-------

تینو تکیا ،ہوش ہی پل گئی -----

گرم گرم چا ہ ہت تے ڈل گئی

ہتھ تے ڈول گئی چا سجنا ----

ایسی تیرے نگاہ سجنا ----

جاندے جاندی دس دی جا کے--

دل دے وچ کی تیرے، دل دے وچ کی تیرے------

میں اچیاں اچیاں دیواراں رکھیاں----------

اس دل دے چار چفیرے -------

نال سانپ کے رکھ دیا یاایایا----------

کوئی دل تے نہ لا لے ڈیرے ---------

زیوا گنگناتے ہوئے بیڈ پر گر گری اور اپنے شفون کا دوپٹہ اٹھا کر اپنے چہرے پر پھیرتے ہوئے گنگنا ئی اور اپنی خوبصورت خوابوں کا محل سجانے لگی جو کہ اس کی محبت کی شروعات تھی جبکہ قسمت دور کھڑی اس کی نادانی پر مسکرائی---------

----

"کیا وہ مجھ سے محبت کرتی ہو گئی ایک اور بھی اس کے دل میں میرے لیے ایسی کوئی بات آئی ہوگی مجھے سمجھ نہیں آتی وہ مجھے اتنی پیاری کیوں لگتی ہے۔ جب جو میرے سامنے آتی ہے۔ تب تک میرا دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے ۔ کیوں خود سے عزیز ہوتی جا رہی ہے جبکہ اسے دیکھ کر لگتا نہیں تو اس کے دل میں میرے لیے کوئی بات ہوگی "ارحم کب سے بیٹھا ایرا کےبرے میں سوچ رہا تھا----------

اس نے کبھی میرے بارے میں ایسا سوچا ہوگا اسے تو پتہ بھی نہیں ہوگا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں یہ اس کے لیے ہمیشہ فکر کرتا ہوں، جب وہ روتی ہے تو میرے دل میں کہیں تکلیف ہوتی ہے مجھے سمجھ نہیں آتی اس کے درد بھی مجھے اتنا درد محسوس کیوں ہوتا ہے یا جب وہ کسی اور کے ساتھ ہوتی ہے تو میرا دل کیوں چاہتا ہے کہ وہ صرف میرے ساتھ رہے مجھے اس کا کسی کے ساتھ بیٹھنا پسند کیوں نہیں آتا اوربرا بھی لگتا ہے" وہ اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھا کہ شاہانہ بیگم کی آواز اسے سنائی نہیں دی جو کب سے اسے بلا رہی تھی کہ اچانک شانہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسے جنجوڑا :

"کہاں گم ہو کب سے آوازیں دے رہی ہیں ایسی کون سی سوچ ہے جو تمہاری ٹوٹ ہی نہیں رہے" شہانہ بیگم مشکوک نظر سے دیکھ کے بولی ار ہم پہلے گڑبڑ ایا پھر چہرے پر ہاتھ پھیر کر

فورا سے اپنے تاثرات پر نارمل کر کے گہری سانس لی اور شانہ بیگم کی طرف دیکھ کر بولا :

" جی ماما آپ کو کوئی کام تھا"

نہیں مجھے تم سے کام نہیں تھا لیکن تم یہ بتاؤ تم سوچ کیا رہے تھے" شاہانہ بیگم ابھی بھی مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ----

ارے کچھ نہیں مما کالج کو سوچ رہا تھا کچھ اسسائنمنٹس کی" ٹینشن ہے اسی لیے پریشان تھا آپ فکرنا کریں ایسی کوئی بات نہیں ہے "شاہا نہ بیگم کو مطمئن کرتے ہوئے بولا اب پتہ نہیں وہ مطمئن ہوئی تھی کہ نہیں لیکن چپ ضرور کر گئی تھی ---

ہاں یہ لو پیسے جاؤ بازار سے سامان لادو منال کب سے کیک" بنانے کے لیے کہہ رہی ہے اور تم ہو کے اس کی آواز ہی نہیں سن رہے اسی لیے مجھے آنا پڑا "شہا نابیگم نے اسے پیسے دیتے ہوئے بولی: "اچھا امی میں جاتا ہوں آج پھر ہمیں وہ اپنے ہاتھ کا خراب کے کھلائے گی جس کا ذائقہ 40 دن تک ہماری زبان پر رہے گا اور ہماری زبان ہر چیز ٹیسٹ کرنے سے بے زبان ہو جائے گی" ارحم مذاق کے انداز میں بولا جبکہ اس کے بعد سن کر شاہانہ بیگم کا قہقہ بلند ہوا اور فورا سے اس کے کندھے پر تھپڑ مار کر بولی :

بدتمیز انسان اس نے سن لیا تو تمہارا چہرہ بگاڑ دے گی اتنا" اچھا کیک بناتی ہے اور تم خود کو دیکھ لو جب دیکھو باتیں کرتے رہتے ہو "اور ہنستے ہوئے باہر نکل گئی جبکہ ارہم اپنی سوچ سے سر جھٹک کر باہر کی طرف بڑھا -----

----

جیسے ہی صبح مرہا کی آنکھ کھلی تو اس نے فورا سے سر گھما کر ذکا کو دیکھا جو کہ اس کے بہت نزدیک سو رہا تھا جگہ کی سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی وہ فورا سےاس کی طرف مڑی اور اس کی طرف کروٹ بدل کر لیٹ گئی اور اسے دیکھتی رہی پھر آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر اس کی دونوں انکھوں پر بوسہ لیا اور پھر اپنے دونوں ساتھ اپنی انکھوں پر رکھ کر شرما گئی-----

بس اتنی ہمت تھی ویسے اگر تم میرے جاگتے ہوئے کرتی تو " مجھے زیادہ خوشی ہوتی" زکا خمار بھری آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ کر بولا جبکہ جگہ کی بات سن کر مرہا سے ساکت ہوئی اس کی نظریں ہی نہیں اٹھ رہی تھی جبکہ زکا اپنے شوخ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا --

اتنا خوبصورت انداز صبح جگانے کا اور اگر تم روز اس طرح" مجھے جگا ہو تم نے خوشی خوشی روز تمہارے جگانے کا انتظار کروں گا کہ تم ہر روز اسی طرح مجھے جگانا اور ہر

رات اسی طرح میرے لیے سجو اور اور میری محبت کا جواب اپنی محبت سے دو اور میری ہر رات کو حسین کر دو "مرہا کو سے اپنے حصار میں لیتا ہوا اور اس کے ماتھے پر بوسہ کرتے ہوئے بولا جبکہ اس کی بات سن کر مرہا فورا سے اس کے سینے میں چہرہ چھپایا اور زکانے فوراسے اپنا حصار مضبوط کیا اور اسے اپنی مضبوط بازو میں لپیٹ لیا آج وہ بہت خوش تھا مرہا نے پہلی بار اس کی طر ف خود سے پہل کی تھی شاید وہ اسی کا خواہش مند تھا ----

مجھے باہر جانے ہیں مجھے چھوڑ دو پلیز باہر سب کیا سوچیں" گے 10 بج چکے ہیں" مرہا شرماتے ہوئے بولی:

آج میرا دل نہیں ہے تمہیں چھوڑنے کا ،لیکن کیا کروں یہ ظالم " سماج ہمیں ملنے نہیں دے گا اسی لیے میں تمہیں ابھی چھوڑ رہا ہوں جا مرہاجھیلے اپنی زندگی "اور کروٹ بدل کر لیٹ گیا یہاں فورا سے اس کے حصار سے نکلی اور واش روم کی طرف بڑھی---------

----

سلیمان صاحب میں سوچ رہی تھی کیوں نہ ہم زیوا کا رشتہ" دیکھیں کچھ نہ سہی ہم اس کی منگنی ہی کر دیں گے اور ویسے بھی رشتے دیکھنے میں بہت وقت لگتا ہے آپ کو نہیں لگتا اب

ہمیں زیوا کے لیے لڑکا ڈھونڈنا چاہیے "رخسار بیگم سلیمان صاحب کی طرف مڑ کر بولی :

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو بالکل ہمیں ڈھونڈنا چاہیے لیکن ابھی نہیں ،میں چاہتا ہوں اس کا بی ایس پورا ہو جائے پھر تسلی سے ہم ڈھونڈ لیں گے اور ویسے بھی ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے 21 کے ہونے والی ہے یہ کوئی زیادہ عمر نہیں ہوتی، میں نہیں چاہتا میری بیٹی کسی بھی طرح کی پریشانی کا سامنا کریں"

" آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن میری بات بھی ٹھیک ہے میں کون سا ابھی شادی کے لیے زور دے رہی ہوں ابھی تو صرف رشتے کی بات کر رہی ہوں ویسے بھی رشتہ دیکھتے اتنا ٹائم تو لگ ہی جاتا ہے "رخسار بیگم اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی:

آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں لیکن ابھی میں اس بات کے حق میں نہیں ہوں اور میری بیٹی کے لیے یقینا بہت اچھا ہم سفر ہوگا جو اس کی قسمت میں لکھا ہوگا اسے مل جائے گا ۔آپ پریشان نہ ہوں وہ کون سا کوئی 30 کی ہو گئی ہے جس کو لڑکوں کی کمی ہوگی ابھی 21 سال کی تو ہے وہ، انشاءاللہ جلد ہی ہم اس کے لیے بھی بہت اچھا لڑکا دیکھیں گے "سلیمان صاحب انہیں سمجھاتے ہوئے بولے:

ٹھیک ہے میں کون سا آج ہی کہہ رہی ہوں آپ کو تو صرف " میں غلط لگتی ہوں "رخسار بیگم ناراضگی سے اٹھ کر کمرے سے چلی گئی---

جبکہ سلیمان صاحب پیچھے افسوس سے سر ہلاکر رہ گئے جو وہ دیکھ رہے تھے وہ رخسار بیگم نہیں دیکھ سکتی تھی کیوں نہ کہ وہ جانتے تھے کہ ان کی بیٹی ابھی شادی جیسی بڑی ذمہ داری سنبھالنے کے قابل نہیں ہوئی جب انہیں لگے گاکہ وہ اس قابل ہو گئی ہے تب وہ کر دیں گے ان کی بیٹیاں ان پر بوجھ نہیں ہیں جبکہ رخسا بیگم ذرا پرانے خیالات کی مالک تھی اس لیےانہوں نے رخسار بیگم کی بات پر زیادہ دیہان نہیں دیا تھا---------

----

جیسے ہی مرہا فریش ہو کر باہر نکلی زکا اٹھ چکا تھا فورا سے ڈریسنگ ان کی طرف بڑھ گی ،وہ تیار ہونے کے بعد وہ اپنے بالوں کو سمیٹ رہی تھی کہ زکاواش روم سے نکلااورڈریسنگ کی طرف بڑھنے لگا مرہا اس کے بڑتےقدموں کی آواز سن رہی تھی جو کہ اس کی بہت قریب سے آرہی تھی زکا بالکل مرہا کے پیچھے آکے کھڑا ہو گیا آئینے میں ان دونوں کا عکس آرہا تھا ۔مرہانے بہت محبت آئینے کی طرف دیکھا وہ دونوں ایک ساتھ

اتنے مکمل لگ رہے تھے۔ مرہا نے دل ہی دل میں میں نظر اتاری ---

"ایسے مت دیکھو،اتنی محبت سے دیکھو گی تو پھر تمہاری خیر نہیں "زکا مرحا کے کندھے پر تھوڑی رکھ کر اور ایک ہاتھ سے اس کے بال اٹھا کر دوسرے کندھے پر رکھے اور بولا :

"آج تو بہت خوبصورت لگ رہی ہو میری محبت میں سنور تی جا رہی ہو"جبکہ اس کے بات سن کرنظریں جھکا گئی زکانے محبت سے اس کو تھوڑی کے نیچےہاتھ رکھ کر اس کےچہرےکو بلند کرتے ہیں اپنا چہرہ اس کے بہت قریب کیا :

"میرے رنگ میں رنگی میری لگ رہی ہو -اتنی پیا ری لگ رہی ہواتنی کہ مجھے ڈر ہے انہیں میری نظر ہی نہ لگ جائے"ز کا بہت پیار سے اس کے ما تھے پربوسہ دیتے ہوئے بولا اور پھراپنے حصارمیں لے کے کچھ دیر اسے خودمیں بیچا---

تھوڑی دیر بعد میرہا اس سے الگ ہو کربولی :

"باہر نہیں جانا سب انتظار کر رہے ہیں چلو چلتے ہیں بہت ٹائم ہو گیا ہے" زکانے بہت نرمی سے اسےچھوڑا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف بڑھایہ رہا ---

مرہابہت خوش تھی کہ زکااس سے اس قدر نرمی اور محبت سے پیش آرہا ےتھاکہ اسے یقین تھا کہ ایک دن اس کو اپنی محبت کا یقین دلا دیں گی اور اسے اپنا بنا دے لے گی------

----

آج سب اکٹھے تھے-

آج مرہا کی برتھ ڈے ہے کیا خیال ہے کیا کیا جائے" زیوا نے " سب پر ایک نظر ڈال کر پوچھا:

مجھے لگتا ہے ہمیں انہیں ایک ہنی مون ٹکٹ گفٹ دینی " چاہیے" برہان نے بہت سوچتے ہوئے بولا:

ارے نہیں !کہاں سے اچھا لگتا ہے ہم انہیں ایسی چیز دیں ۔مجھے ایسے لگتا ہے ہمیں ان کے گھر جا کر انہیں سرپرائز دینا چاہیے" رمزا برہان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی:

نہیں نہیں مجھے ایسے لگتا ہے کہ ہم کسی ہوٹل میں ان کا ڈنر پلان کرنا چاہیے اور سرپرائز پارٹی دیں" ایرانے ان دونوں کی بات کی نفی کرتے ہوئے بولی:

تم سب کو نہیں لگتا کہ ہمیں سب سے پہلے حالات کا جائزہ لینا " چاہیے کیا پتہ زکابھائی نے گھر میں کوئی پارٹی ہے ارگنائز کرنی ہو یاان کا کہیں اور مرہاکے ساتھ جانے کا ارادہ ہو اور ہم کباب میں ہڈی بن جائیں" انزا   سمجھداری سے بولی :

جبکہ اس کی بات سن کر سب نے سر ہلا کر اس کے بعد کوـہ'
درست کہا

چلو ٹھیک ہے ہم سب مل کر سب سے پہلے اس سے پوچھتے"
ہیں" زیوا نےآخر میں اپنا فیصلہ سنایا: "ہم اس سے پوچھیں گے
کیسے ہم نے تو اسے سرپرائز دینا ہے "عثمان پریشانی سے
زیوا کی طرف دیکھ کر بولا :

یہ تو ہم نے سوچا ہی نہیں کہ ہم اس سے پوچھیں گے کیسے"
منال یہ فکر مندی سے بولی" :

ہم ایسا کرتے ہیں اور میں ماما کو بولتی ہوں کہ وہ مر ہاکو فون"
کر کر حال چال پوچھ لیں اور حالات کا جائزہ لے لیں تاکہ ہم
انہیں سرپرائز دے سکیں "زیوا چٹکی بجا کر پرجوش انداز کے
لیے میں بولی:

ارے مجھے نہیں لگتا یہ صحیح ہے میں ایسا کرتی ہوں میں"
کال کرتی ہوں" مشال ان کی طرف دیکھ کر بولی:

چلو ٹھیک ہے تم کال کرو اور پوچھ لو "زیوا نے مشال کی "
طرف دیکھ کر کہا :

ارہم اپنا موبائل تو دینا میرے موبائل میں کریڈٹ نہیں ہے" مشال"
ارہم سے موبائل مانگتے ہوئے بولی:

" ارے بھو کی لڑکی کبھی خود بھی کر لیا کرو بابا تمہیں اتنے پیسے دیتےہیں لیکن تمہیں تو صرف میں ہی دیکھتا ہوں یہ لو موبائل "ارحم مشال کی طرف موبائل بڑھاتے ہوئے بولا :

مشال نے مرہا کو کال کی لیکن مرحا کا نمبربزی جا رہا تھا

چلو ٹھیک ہے جب میری مرہا سے بات ہو گئی میں تم سب کو" ہمارے گروپ میں بتا دوں گی مجھے گھر جانا ہے ماماانتظار کر رہی ہیں" مشال اٹھتے ہوئے بولی :

اللہ حافظ" اسی طرح سب اپنے اپنے گھروں کی طرف چل دیے"

جیسے ہی مرہا کمرے میں داخل ہوئی تواس نے تو موبائل اٹھا کر دیکھا اس پر ارہم کی چار کالز آ ئی ہوئی تھی میرہا نے فورا پریشانی سے ارہم کو کال ملائی

"السلام علیکم ارحم تم نے مجھے کال کی تھی خیر تو ہے"

" وعلیکم السلام آپی وہ مشال کو آپ سے بات کرنی تھی اسی لیے وہ آپ کو کال کر رہی تھی " ارحم نے مرہا پر سلامتی بھیجتے ہوئے جلدی سے اس کی بات کا جواب دیا :

" اچھا چلو میری مشال سے بات کرواؤ"

"اچھا آپی میں ابھی کرواتا ہوں وہ میرے پاس ہی ہے" ارہم فورا سے مشال کی طرف موبائل بڑھاتے ہوئے بولا :

"السلام علیکم آپی کیسی ہیں آپ ،طبیعت صحت کیسی ہیں مشال بہت محبت سے بولی :

"وعلیکم السلام میری جان میں بالکل ٹھیک ٹھاک آپ سناؤ آپ کیسے ہو آپ نے کال کی تھی" محبت اور فکر مندی سے بولی :

"جی اپی وہ میں نے آپ کو پوچھنا تھا کہ آپ کب چکر لگائیں گی ہم آپ کو بہت یاد کر رہے تھے ،آپ ہیں کہ ہر وقت اپنے شوہر کے ساتھ رہتی ہیں اور ہمیں بھول گئی ہیں" مشال شکوہ کرتے ہوئے بولی :

جبکہ اس کی بات سن کر مرہا کا قہقہ کا نکلا ا اور بولی:

"مس یو ٹو میں اپنی جان کو کیسے بھول سکتی ہوں میں سب چھوڑ کر تمہارے پاس آ جاؤں گی" مرہا ہنستے ہوئے بولی جب کہ جب کہ زکاجو کہ اپنا موبائل کمرے میں ہی بھول گیا تھا جیسے ہی وہ لینے کے لیے واپس آیا مرہا کے الفاظ نے اسے دروازے پر ہی روک دیا ۔مرہاکے الفاظ سن کر وہ آگے بڑھا اور اپنا موبائل اٹھانے کے بعد مرہا سے بولا:

" کس سے بات کر رہی ہو "آواز اتنی اچانک آئے کہ پہلے تو مرہا ڈر گئی پھر بولی:

مشال سے بات کر رہی ہوں "اور اپنا موبائل بند کر دیا ذکا اس کی تمام حرکتیں نوٹ کر رہا تھا

چلو ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں اللہ حافظ" زکا کے جانے کے" بعد دوبارہ سے مشال کو کال ملائے "ہاں تو مشال کیا کہہ رہی "تھی

ارے میں کچھ نہیں کہہ رہی تھی وہ امی کی آواز ا گئی تھی تو " میں نے کال کٹ کر دی "اسی طرح مرہا مشال کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی جب کہ زکوۃ کے دل میں غلط فہمی آ چکی تھی۔

زکانےمرہا کی بر تھ ڈے پارٹی ارگنائز تھی جس میں اس نے سلیمان صاحب ،ار مان اور رحمان صاحب تینوں کی فیملی کو پارٹی میں سپیشلی انوائٹ کیا تھا ۔۔

مرہا کے لیے ڈریس، جیولری ،تمام چیزیں زکانے خود پسند کی تھی۔

مرہا اپنے روم میں تیار ہو رہی تھی جبکہ زکا باہر کے انتظامات دیکھ رہا تھا ، پورا گھر لائٹو اور پھولوں سے جب سے جگمگا رہا تھا سٹج بہت خوبصورت بنایا گیا تھا اور تمام مہمانوں کے لیے چیرز اور ٹیبل کا انتظام کیا تھا جبکہ ڈی جےاور

ڈرنکس کا تمام انتظام ایک طرف تھا ۔تمام مہمان آنےشروع ہو چکے تھے---

رابیل اور مرہا کی ساس جلتے دل کے ساتھ یہ تمام چیزیں دیکھ رہے تھے کہ ان کا بے وقوف بیٹا کس طرح سے اپنی بیوی پر دولت لٹا رہا ہے انہیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یہ ایک رات میں ایسا بھی کیا ہو گیا کہ ان کا بیٹا ان کے ہاتھ سے نکل رہا تھا لیکن وہ دل ہی دل میں مر رہا کی خوشی کو ختم کرنے کا پلان بنا چکی تھی-----

مرہا کے گھر والے اور کزن تمام مہمان آ چکے تھےابھی وہ کزنز باتیں کر رہی تھی کہ اچانک لائٹس بند ہوئی اور ایک سپاٹ لائٹ ہوئی جہاں زکا مرہ کا ہاتھ پکڑے ،مرہاگہرے نیلے رنگ کی خوبصورت سی میکسی پہنیں ،بالوں کا جوڑا بنائے اور دونوں طرف سے بالوں کو آگے کی طرف تھوڑا تھوڑا نکالیں خوبصورت سے میک آپ اور سر پر تاج پہنے ،وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ زکافل بلیک سوٹ میں تھا ۔چاند سورج کی جوڑی معلوم ہو رہی تھی مرہاکے گھر والوں اور کزنوں نے دل ہی دل میں ان کی نظر اتاری جبکہ تمام مہمان رش اور حسد سے انہیں دیکھ رہے تھے زکا نے گا نوں کی بیٹ اور مدھم لائٹ میں مرہا کا ہاتھ تھام کر آہستہ سے سٹیج کی طرف بڑھا:

زکانے بہت محبت سےمرہا کی طرف دیکھا اور مسکرا کر گانا گایا جبکہ اس کے الفاظ پر مر ہا کا دل دھڑکا تھا ----

tu nazm nazm sa mere

honThon pe Theher ja

main khwaab khwaab sa teri

aankhon mein jaagun re

اگلی لائنوں پرزکا نے مرہا کو گھمایا اور گنگناتے ہوئے اسے اپنی حصارمیں لیا جبکہ اس کا یہ انداز دیکھ کر تمام ینگ پارٹی نے ہوٹنگ کی جس پر مرہاشرما کرسر جھکا گیں--------------

tu ishq ishq sa mere

rooh mein aake bas ja

jis aur teri shehnaai

us or main bhaagun re

اگلی لا ئنوں پر مر ہا نے اپنا خوبصورت ہاتھ زکا کے آگے کیا اور گنگناتے ہوئے بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ زکاکی طرف بڑھی جبکہ اس کا یہ انداز دیکھ زکا کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آگئی--------------

haath thaam le piya

karte hain vaada

ab se tu aarzoo

tu hi hai iraada

mera naam le piya

main teri rubaai

tere hi to peechhe peechhe

barsaat aayi, barsaat aayi

زکا مرہا کی طرف بڑھا اور اس کا ہاتھ تھام کر دونوں نے ایک ساتھ خوبصورتی سے اگلی لائنیں گنگنائی ایک دوسرے کی طرف بہت ہی خو بصورت مسکراہٹ سے دیکھا بہت ہی محبت سے سٹیج کی طرف بڑھے------------------

tu ishq ishq sa mere

rooh mein aake bas ja

jis aur teri shehnaai

us or main bhaagun re

جیسے ہی وہ سٹیج پر بیٹھے تمام ینگ پارٹی سٹیج کی طرف بڑھ گی

مرہا کی بائیں طرف تمام لڑکیاں جبکہ زکا کی دائیں طرف تمام لڑکے بیٹھ گئے زیوا ،مناہل ،انزہ اور مشال بیٹھے تھے جبکہ ایرا بالکل مرہا کے پیچھے اور اس کے دائیں اور بائیں طرف رمزا ،منال اور وانیا کھڑی تھی جبکہ لڑکوں میں عذا ،برہان بیٹھے تھے، ار ہم اور عثمان بالکل ان دونوں کے پیچھے کھڑے تھے ۔

ایرا ہر تھوڑی دیر بعد شرارت سے مرہا کے کان میں کچھ کہتی اور پھر چہرے پہ ہاتھ رکھ کر کھلکھلانے لگتی جبکہ ارہم کب سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا ۔

وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ اس سے نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی لیکن ارہم سٹیج پر بیٹھنے کا لحاظ کیے کب سے چوری چوری سے دیکھ رہا تھا ۔

جبکہ اس کا یہ انداز زکا کب ے نوٹ کر رہا تھا کب سے دیکھ رہا تھا کہ ارحم مرہا کو دیکھتا اور پھر نظر جھکا لیتا تھا اس کا اس طرح دیکھنا زکا کو غصہ دلا رہا تھا ارحم کی انکھوں میں صاف محبت نظر آرہی تھی جو صرف مرہا کو دیکھتے ہوئے آ رہی تھی جو زکا کا غصہ بڑھا رہی تھی۔

جبکہ ایرا جیسے ہی شرارت کر کر کھلکھلاتی ویسے ہی ارہم چہرہ جھکا لیتا تھا۔

مہندی رنگ کی فراک جس طرف گولڈن کام تھا اور ساتھ گولڈن ہی پلازو پہنی اور گولڈن ہی دوپٹہ سر پر ٹکائے ہلکی سی جیولری اور ہلکے سے میک آپ میں وہ انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔ جبکہ باقی لڑکیاں بھی کچھ کم نہ تھیں تمام لڑکیاں مختلف فراکس اور پلیزوں اور اوپر دوپٹوں میں تھی جو سرو پراوڑ ھے ہوئے تھے سب نے مرہا کو برتھ ڈےوش کیا اور اسے گفٹس دیے جب کہ ارحم آہستہ سے مرہ کی طرف بڑھا اسے برتھ ڈے وش کرنے کے بعد اس کے کان میں جھک کر کچھ کہا جس سے مرہا نے کھلکھلا کر اس کی بازو پر ہاتھ مارا اور اس کا گفٹ پکڑا جبکہ ان دونوں کا یہ انداز دیکھ کر زکا جل بھون گیا تھااس کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا وہ کیسے برداشت کر لیتا اس کی بیوی تھی۔ اسی طرح چھوٹی موٹی شرارتوں میں ایک خوبصورت شام کا اختتام ہوا۔

سلیمان صاحب آپ کو نہیں لگتا مرہا بہت خوش تھی اپنے گھر ،اللہ اس کے نصیب اچھے کرے اور اس کو نیک اور صالح اولاد سے عطا کرے مجھے بہت خوشی ہوئی اس کو اس طرح سے اپنے گھر میں خوش و اباد دیکھ کر اور زکااس سے کتنی محبت

سے پیش آ رہا تھا آپ نے دیکھا" رخسار بیگم سلیمان کی طرف دیکھ کر خوشی سے بولی :

جب کہ سلیمان صاحب اپنی بیگم کی خوشی دیکھ کر مطمئن انداز میں بولیں

ہاں بالکل میں نے دیکھا بہت خوش تھی اللہ اس کی نصیب" اچھے کرے اور اسے بہت خوشیاں عطا کرے اور زکاکے دل میں نر می پیدا کریں تاکہ وہ ہمیشہ ہماری مرہا سے اسی طرح محبت کریں اور اللہ ہر طرح کی بری نظر سے بچائے "

ان سے دور کھڑی قسمت ان دونوں کی دعا پر کھلکھلا کر ہنسی۔ کیوں نہ کے نظر تو لگ چکی تھی اور اب لوگوں کے حسد کی نظر ان کے رشتے کو ہونا تھا----

----

عذاکتنا پیارا لگ رہا تھا اور جب وہ میری طرف ایسے بڑھا پہلے تو مجھے لگا جیسے میرا دل ہل جائے گا جیسے جیسے وہ میری طرف آ رہا تھالیکن جب وہ پاس سے گزرا تو مجھے ایسے لگا جیسے اس کی خوشبو مجھے میں بس گئی ہو" زیواخود سے بہت بڑبڑاتے ہوئے بولی اور ماضی میں کھو گئی

:ما ضی

وہ مرہا کی طرف بڑھ رہی تھی سٹیج پہ تو عذافل بلیک سوٹ میں اس کی طرف بڑھا ۔

اور وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے جس طرح وہ دیکھ رہا تھا زیوا کا دل زور سے دھڑکا ایسے جیسے ابھی باہر نکل آئے گا جیسے جیسے اس کے قدم بڑھ رہے تھے مرہا کے دل کی دھڑکن ہی تیز ہوتی جا رہی تھی انہی کے ساتھ اس کے ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا تھا ۔۔

ابھی وہ ایک قدم ہے دور تھا کہ زیوا کی نظریں جھک گئی کہ اچانک زیوا کے پاس سے گزر کر برہان کی طرف بڑھ گیا اور زیوا نے فورا پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں وہ برہان سے باتیں کر رہا تھا ۔زیوا نے فورا اپنا پسینا صاف کیا وہ کافی دیر اسے دیکھتی رہی ۔اور پھر فورا ہی مڑی اور مرہا کی طرف بڑھ گئی

یہ سب یاد کرتے ہیں اس کا دل پھر سے بڑھ کر زور سے " دھڑکا تھا ۔وہ خود اپنے دل کی تیزہوتی دھڑکنوں سےانجان نہیں تھی لیکن وہ اس ابھی وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرنا چاہتی تھی کہ اسے محبت ہو چکی ہے-----

اے اللہ میرے دل کو نہ محرم کی محبت سے پاک کر دے۔ میں " نہیں چاہتی میرا دل نا پاک ہو یا کسی بھی طرح کاگناہ کروں یا اللہ اگر وہ میرے نصیب میں ہے تو اسے میرےنصیب لکھ دے۔ اگر نہیں تو پلیز اسے میرے دل سے نکال دے میرے دل کو

ناپاک نہ کرنا اورمجھے نہ ہی جدائی کا غم دینا پلیز اللہ ۔دنیا کی تمام محبتوں سے بڑھ کر تیری محبت ہے اور تو ہی ہے جو سچی محبت کرنے والے ہیں اور سچی محبت کے لائق ہے "وہ اللہ سے باتیں کرتی اسی طرح سے مطمئن سی ہو کر یہ سوچو میں لیٹ گئی اور کب لیٹے لیٹے اسے نیند میں آ لیااوراسے پتہ ہی نہیں چلا کیا ---

----

وہ میری نہیں ہو سکتی وہ اتنی پیاری کیسے لگ سکتی ہے کیا" وہ نہیں جانتی وہ تو عام دنوں ہنستے ہوئے اتنی خوبصورت لگتی ہے کہ میرے دل کی دھڑکنیں رک جاتی ہیں آج تو وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ میری نظر ہی نہیں جھک رہی تھی میں نے کیسے اپنے دل کو سنبھالا میں جانتا ہوں ۔تم کیوں نہیں میرے پاس آجاتی۔تمہیں کیوں میری محبت کا احساس نہیں ہے ۔"بہت دیر سے ایرا کی تصویر کو ہاتھ میں لیے وہ ہاتھ میں لیا۔ اس باتیں کرنے میں مصروف تھا اور یہ وہ تصویر تھی جو اس نے آج چپکے سے ایرا کی بنائی تھی جب وہ چہرے پہ ہاتھ رکھ کر کھل کھلا رہی تھی۔ "وہ خوبصورت کیسے ہو سکتی ہو کہ جب جب میرا دل اسےدیکھتا ہے تو ایک الگ ہی لے کر دھڑکتا ہے میرا دل کرتا ہے میں تمہیں اپنے دل میں چھپا لوں اور تمام دنیا

کی نظروں سے دور کر دوں اور صرف اپنا کر دوں "وہ انتہائی جنونیت سے بولا

مجھے برا لگتا ہے جب تم کسی اور کے ساتھ کھلکھلاتی ہو یا" کسی اور کے ساتھ بیٹھتی ہو ،یہ کسی بھی طرح کی گفتگو کرتی ہو ،تم صرف میری ہو اور میں تمہیں خود کا بنا لوں گا "وہ اس کی تصویر کو بہت محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا:

" تم جانتی ہو مجھے تم سے کب محبت ہوئی "

یہ بولتے ہی وہ ماضی کی یادوں میں چلا گیا۔

ماضی:

آج وہ سب بیڈ بال کھیل رہے تھے کہ بیٹنگ کی باری ارحم کی تھی ایرا جو باہر سے آرہی تھی اس کو وہ لگی تو وہ روتے ہوئے ار ہم کی طرف بڑی اور معصومیت سے بولی :

آپ نے مجھےبال ماری ۔میں چھوٹے بابا کو بتاؤں گی وہ" تمہاری پٹائی کریں گے "وہ روتے ہوئے بولی :

جب کہ ار ہم جو اسے روتے ہوئے دیکھ رہا تھا فورا سے آگے بڑ ھا

" ارے چھوٹی گڑیا پلیز مت بتانا بابا کو ایم سوری "

وہ کان پکڑ کر شرمندہ سے انداز میں بولا :

جبکہ اس کا سوری سن کر ایرانے جلدی سے اپنے انسوصاف کیے اور اس کی طرف بڑی اور اپنے دونوں ہاتھ اس کی گال پر رکھ کر بولی :

سوری مت کرو تم بہت اچھے ہو مجھے اتنی زور سے نہیں" لگی "اور اس کی گال پر پیار کر کے اندر کی طرف بھاگ گئی جب کہ ا رحم اپنی جگہ پر ساکت رہ گیا ۔اسے کہیں دور اپنے دل کی دھڑکن سنائی دی ------

ارہم، ارحم اللہ جانے اس لڑکے کو کیا مسئلہ ہے جب بھی بلانے آؤ تو سوچو میں گم رہتا ہے اور پوچھو تو کہتا ہے کچھ بھی نہیں ہے مجھے تو سمجھ نہیں آتی یہ کون سی ماں کے خیالوں میں کھویا رہتا ہے جبکہ اصل ماں تو اس کو آوازے دیتی رہتی ہے اور اس کو پتہ بھی نہیں چلتا "شہانہ بیگم نے جوتا اتار کر ارہم کے کندھے پر مارا ----

جیسے ہی ارحم کو اپنے کندھے پر زور سے کچھ لگتا ہوا محسوس ہوا تو وہ جھٹکے سے اپنی سوچوں سے نکلااور بو کھلا کر بولا:

کون ہے ،کیا ہو گیا، زلزلہ آگیا ،ندی بہہ گئی "وہ ابھی بڑبڑا " ہی رہا تھا کہ ایک زور سے تھپڑ اس کی کمر پر پڑا ---

"کب سے آوازیں دے رہی ہوں سنائی نہیں دیتا ن،کمی اولاد پوچھ لو تو پھر کہتے ہیں کچھ نہیں، گھنٹے سے بلا رہی ہوں جو تمہارے کان پر جوں بھی رنگی ہو ،کس ماں کی سوچوں میں گم تھے ، جبکہ ان کی بات سن کر شاہانہ بیگم ابھی بھی غصے سے بولی :

"ار ہم سر کھجا کر رہ گیا اب وہ انہیں کیا بتاتا کہ وہ ان کی ہی بھتیجی کی سوچوں میں گم تھا۔

" جی امی آپ کو کوئی کام تھا "ار ہم نے بہت ہی نرمی سے شاہانہ بیگم سے پوچھا

"نہ بیٹا کام تو کوئی نہیں ہے تم ذرا یہ سچ بتاؤ نا کس کے خیالوں میں گھومتے ہو تم جو تمہیں ماں کی آواز سنائی نہیں دی آخر مجھے بھی تو پتہ چلے وہ تمہاری کون سی ماں ہے جس کے خیالوں میں تم گم تھے"

"ارے امی وہ تو بابا کو پتہ ہوگا مجھے کیا پتہ ،اب انہیں پتہ ہوگا آپ کے سکرٹ کا وہ مجھے تھوڑی بتاتے ہیں "اپنے ہی منہ میں بڑبڑاتے ار ہم میں جواب دیا جب کہ اس کے انداز میں اس نے صرف منہ میں جواب دیا تھا لیکن اس کی آواز شانہ بیگم کے کانوں تک پہنچ گئی تھی اور فورا سے جوتا اٹھا کر اس کی کمر پر مارا

"آنے دو تمہارے باپ کو آج بتاتی ہوں کہ تم کس طرح کی باتیں اپنی ماں سے کرتے ہو اور بتاؤں گی "

"ارے امی اب غلط سمجھ رہی ہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا میں نے ایسا کچھ نہیں کہا میرا تو دماغ ہی خراب ہے ۔آپ بابا کو شکایت مت کیجئے گا اچھا چلیں یہ بتائیں آپ کو کیا کام تھا ابھی جا کر آپ کا کام کر دیتا ہوں "ارحم گڑبڑا کر جلدی سے بولا :

"اب کوئی بات نہیں مجھے تم سے ۔تمہارے بابا ہی تم سے بات کریں گے" وہ غصے سے کہہ کر نکل گئی جبکہ ارہم اپنا سر تھام کر رہ گیا اب وہ اور اس کے بابا کے درمیان اس کی مما کو لے کر بات چل رہی تھی جو کہ کوئی تھی بھی نہیں ۔اب اسے بچنے کے لیے کو ئی حل ڈھو نڈنا تھا-------------

----

Episode #10:

زکا مرہا کا ہاتھ تھام کر نے کمرے کی طرف بڑھا جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا ۔اس نے گھما کر کے دروازے کے ساتھ لگا اور دروازے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اور دروازے دونوں ہاتھ رکھ کر مرہاکے قریب ہوا اور اس کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے بولا :

"بہت خوبصورت لگ رہی ہواتنی کہ میرا دل کرتا ہے تمام دنیا کی خوبصورت چیزیں تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دواور

تمہارے لیے تمام دنیا سے منہ موڑ لوں" وہ خمار بھرے آنکھوں اور بھری اواز میں بولا :

جبکہ اس کے بات سن کر مرہانے فورا سےاس کی آنکھوں میں دیکھا اور فورا نظر جھکا لی۔اس سے زیادہ اس میں دیکھنے کی ہمت نہ دی یہ وہ خود بھی جانتی تھی کہ وہ کس قدر حسین لگ رہے تھی۔ تقریبا سب نے اس کی تعریف کی تھی۔

" یہ تاج پہن کر تم میری ملکہ کا لگ رہی ہو یہ تاج میں تمہارے لیے اسی لیے لایا تھا کہ تمہیں بتا سکوں کہ تم میرے دل کی ملکہ ہو اور میں تمہارا رعایا ہوں "جب کہ اس کے بعد سن کر مرہا نےایک بار پھر اس کی طرف محبت سے دیکھا ۔۔

اسے ابھی بھی یقین نہ تھا کہ زکااسے اتنی اسانی سے مل جائے گا جیسے ہی مرہاپلکیں اٹھائی تو زکادیکھتا رہ گیا جنہیں مرہا کبھی اٹھاتی ،تو کبھی جھکاتی زکا کافی دلچسپی سے اس کی پلکوں کا ہلنا دیکھ رہا تھا اور اس کے چہرے پر بکھرتی لالی پر بھی، اس کے رنگوں سے رنگی اس قدر پیاری لگ رہی تھی زکا سے اپنا دل سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا-----------

اس لیے فورا سے اس کی طرف جھکا اس کی دونوں انکھوں پر پیار سے بوسہ دیا

"تمہاری آنکھیں اتنی خوبصورت ہیں کہ میرا دل کرتا ہے میں اس میں ڈوب جاؤں "اورجھک کر اس کے دونوں گالوں پہ وہ بوسا دیا

"تمہاری گالوں پر جب سرخی چھاتی ہیں میرا دل کرتا ہے میں نے انہیں کھاجا ؤں " فورا سے اس کی گالوں کو میں سے نرمی سےچوما اس سے پہلے وہ اپنی ہوش گواتا فورا سے مرہا کا ہاتھ تھام کر کیک کی طرف بڑھا ----

"کل تم نے مجھے سرپرائز دیا تھا آج کا سرپرائز میری طرف سے "جب کہ مرہا کا منہ کیک کو دیکھ کر کھول گیا جس پر ایک لڑکا اور ایک لڑکی فرنچ کس کر رہا تھا ----

یہ دیکھتے ہی مرہاکا دل زور سے دھڑکا اور وہ شرم سے چہرہ جھکا گی جبکہ زکا اس کے تاثرات سے لطف اندوزہو رہا تھا اور فورا سے آگے جھک کر اور اس کے ہونٹوں پر نرمی سے چومااور فورا ہی پیچھے ہٹا اور مر ہا کےہاتھ میں چھری پکڑا کر کیک کٹ کرنے کا کہا :

خوبصورتی سجا کمرہ ہر طرف کینڈل ہی کینڈلز تھی تمام لائٹس آف تھیں۔ کینڈلز کی روشنی میں بہت ہی معنی خیز اور روما نوی منظر پیش کر رہا تھا ایک نظر تمام کمرے پہ ڈال کر کیک کٹ کیا زکا کی طرف بڑھا یااس کے کھانے کے بعد زکانے وہی کیک میں مرہا کی طرف بڑھایا ۔مرہا کے کھانے کے بعد زکا

فورا سے آگے بڑھا اور ایک گانا پلے کیا جیسے ہی گانا پلے ہوا
۔مرہا کی طرف بڑھا اور ایک جھٹک ے سے اسےاپنے ساتھ
لگایااوراس کا ایک ہاتھ اپنے کندھے پر جبکہ دوسرا ہاتھ اپنے
ہاتھ میں لے کر اس نے ڈانس کی سٹیپ لینے شروع کیے------

تم کو پایا ہے تو جیسے کھویا ہوں
کہنا چاہوں بھی تو تم سے کیا کہوں
کسی زباں میں بھی وہ لفظ ہی نہیں
کہ جن میں تم ہو کیا تمہیں بتا سکوں

زکانے مرہا کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ لائن گائیں اور بہت
نرمی سے مر ہاکے دونوں ہاتھوں کو ہاتھوں میں لے کر
چوما--------------

میں اگر کہوں تم سا حسیں کائنات میں نہیں ہے کہیں
تعریف یہ بھی تو سچ ہے کچھ بھی نہیں

اور اگلی لائن میں ا سے گھماتے ہوئے اس کی کمر کو اپنے
سینے سے لگا کر اسے اپنے حصار میں لیا----------

شوخیوں میں ڈوبی یہ ادائیں، چہرے سے جھلکی ہوئی ہیں
زلف کی گھنی گھنی گھٹائیں، شانے سے ڈھلکی ہوئی ہیں
لہراتا آنچل ہے جیسے بادل
بانہوں میں بھری ہے جیسے چاندنی، روپ کی چاندنی

میں اگر کہوں یہ دل کشی ہے نہیں کہیں، نہ ہوگی کبھی
تعریف یہ بھی تو سچ ہے کچھ بھی نہیں

مر ہا کے با لوں میں چہرا چھپا ئے زکا نے اس کی گردن پر لب رکھے جبکہ اس کا یہ انداز دیکھ مر ہا کی کمر کی ہڈی میں سنسنا ہٹ پھیل گئی-----------

تم ہوئے مہربان، تو ہے یہ داستاں
اب تمہارا میرا ایک ہے کارواں، تم جہاں میں وہاں
میں اگر کہوں ہمسفر میری
اپسرا ہو تم، یا کوئی پری
تعریف یہ بھی تو، سچ ہے کچھ بھی نہیں

مرہا نے اگلی لائنیں اس کے گلے میں بازوں ڈال کر اسے اپنے قریب کر کے گا ئی ---------

جبکہ زکا مرہا کا خود کے چہرے کے اتنے قریب دیکھ اور اوپر سے لا ئنز پر دل زور سے دھڑکا-------

جب جب مرہا خود سے اس کے قر یب آتی تھی اس کا دل تیزی سے دھڑکتا تھا شاید چا ہے جا نے کا احسا س اور ملکیت اس کے دل و دما غ پرحا وی ہو جا تی تھی----------------

----

یا اللہ میرے دل کو ہر طرح کی ناپاکی سے دور رکھنا۔ میں" نہیں چاہتی میں نا محرم کی محبت میں مبتلا ہوں یا کوئی میری ۔میں جانتی ہوں میں کسی کی امانت ہوں ۔اس کے لیے خود کو امانت ہی رکھنا چاہتی ہے۔پتہ نہیں مجھے کیوں محسوس ہوتا ہے جیسے ار ہم نظروں ہی نظروں میں بہت کچھ کہنا چاہتا ہے ۔اس کی نظروں میں مجھے دیکھ کر چمک آجاتی ہے یاپھر جیسے کوئی اور ہی جذبہ ہے جسے لیے وہ میری طرف دیکھتا ہے۔ یا اللہ میں اس کے دل کے حال سے واقف نہیں ہے لیکن بے شک توہے یا اللہ اس کے دل سے تمام غلط فہمیوں کو دور کر دے ۔اس کے دل سے مجھے نکال دے ۔یہ نہ ہو کہ اس کے دل میں میں ہوں اور میں گنا ہ گا ر ہو جاؤں۔ میں کسی بھی گناہ کا حصہ نہیں بننا چاہتی تو مجھے اپنی حفا ظت میں رکھنا ۔تو جانتا ہے دنیا کی محبت صرف رسوائی کا باعث ہے تو کہتا ہے" دنیا کے تمام محبتیں آزما کر دیکھ لو اینڈ پر میری محبت کو ہی سچا پاؤ گے "تو اللہ میں صرف تیری محبت مانگتی ہوں مجھے اس دنیا کی محبتوں سے کچھ لینا دینا نہیں۔نہ مجھے اس دنیا کی محبتوں کی خواہش ہے تو میری آخرت اور میری دنیا دونوں سنوارد ے۔ تو کریم ہے ۔تو رحیم ہے تو ہر شے پہ قادر ہے تو ہی تو ہے جو تم جہانوں کا مالک ہے۔توہی تو ہےجس نے یوسف کو یعقوب سے ملایا ،تو ہی تو ہے جس نے یونس کو مچھلی کے بیٹھ سے نکالا ،تو ہی ہے جس نے نوح کو بچایا ۔میرے ما لک توہر شے

پہ قادر ہیں ،معجزات کرنے پر بھی،میری طرف سے کسی کا دل نہ دکھےاور نہ ہی کوئی غم میں مبتلا ہو جس سے میرے گناہوں میں اضافہ ہو تو بہترین جانتا ہے ۔میں اپنی تمام سوچیں ،اپنے تمام کام ،اپنے تمام معاملات تجھ پرچھوڑ تی ہوں - بے شک تو میرے لیے بہترین کرنے پہ قادر ہیں ، تو ہے جو سیدھی راہ دیکھاتا ہے تو نہیں دکھائے گا تو کون دکھائے گا ۔میرا تیرے سوا کوئی نہیں تو عطا نہیں کرے گا تو کون کرے گا ،ہم صرف تجھے ہی مانتے ہیں ۔تو ہے جو عطا کرنے کے قادر ہیں تیرے سوا کسی میں اتنی طاقت نہیں بے شک تو ہی تمام جہانوں کی طاقتوں کا مالک ہے میرے معاملات حل کر دے۔ اللہ مجھے ہدایت کے راستے پر چلنے کی توفیق دے دیں۔ میں نہیں چاہتی "میں کسی بھی طرح گمراہی کے راستے پر چلو

ایرا نے تہجد کی نماز میں اپنے رب سے گفتگو کرنے کے بعد اس نے جائے نما زسمٹ کر رکھا اور اپنے دوپٹہ پانی کھولنے لگی اور پھرکھڑکی کی طرف بڑھ گئی ۔اندھیرے میں دیکھ کراسے ایسا محسوس ہوا جیسے اندھیرے اس میں سما رہے ہو----

اسی سوچوں میں اسےسوچ میں مناہل آئی وہ جانتی تھی اس کی شادی شدہ زندگی بہت زیادہ مشکل ہے لیکن پھر بھیوہ جب بھی یہاں آتی تھی ہنستے کھیلتے باتیں کر تی رہتی تھی ۔اس نے

کبھی آج تک اپناغم کسی کو بتانے کی کوشش نہیں کی تھی لیکن اس کی آنکھوں کے نیچے کے ہلکیں ،اس کے چہرے کی چمک اورآنکھوں کی چمک بہت مد ھم نظر آتی تھی---

شاید شادی کا رشتہ ایسا ہے سب کی خوشیوں کو کھا جاتا ہے یہ نہیں ہو سکتا اللہ پاک فرماتے ہیں: کہ "نکاح کے دو بول میں اتنی طاقت ہے کہ وہ دو اجنبیوں کے دل میں محبت ڈال دیتی ہیں "تو پھر امن بھائی محبت کیوں نہیں کرتے ،کیوں وہ اس کا احساس نہیں کرتے،کیوں اس کے معاملے میں بے حسی اختیار کر جاتےہے۔ محبت اتنی اندھی ہوتی ہے کہ انسان کو کچھ نظر نہیں آتا ۔جیسے مناہل آتی ہیں اور بھائی سے بھی محبت کرتی ہے اور اپنے گھر والوں سے بھی اور دونوں کو خوش کرنے کے جتن کرتی رہتی ہیں ۔کیا محبت صرف دوسروں کو خوش کرنے کا نام ہے اسی طرح کی سوچ سے بچتے اپنے بیڈکی طرف بڑی اور لیٹ کر پھر سے یہ سوچو میں گم ہو گئی پھر سوچتے سوچتے کب اسے نیند آگئی اسے پتہ نہیں چلا-----------------------

----

پسندیدہ شخص جادوگر ہوتا ہے ۔جس کے پاس آنے سے زندگی" کو خوشی ملتی ہے۔اسی سے سانسیں چلتی ہیں ،سکون ملتا ہے جو وہ پاس ہوتا ہے ،وہ نظر آتا ہے ،توغموں میں خوشی ڈال دیتا ہے پسندیدہ شخص کو یہ ہنر عطا کیا ہے۔ اگر وہی شخص ہم

سے دور ہو جائے ،یاہمارے پاس ہو کر بھی ہمارا نہ ہوتو وہ لمحے موت برابر ہوتی ہے اور موت برحق ہے ،اس وقت ستارے روشنی دیتے ہیں تب بھی اندھیرامحسوس ہوتا ہے زندگی میں جتنی بھی چاہے خوشیاں ہوں انسان کو غم ـہ لگتی ہیں انسان کو لگتا ہے کہ اس کا غم کوئی سمجھ ہی نہیں رہا یہ سمجھنا ہی نہیں چاہتے اگر وہ خوش نہیں ہے کہ یقینا اسے کوئی غم ہے جبکہ لوگ یہ سمجھتے" اسی طرح زیوا بھی میں خوابوں کی دنیا میں مگن عذا کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اسے مل جائے گا اور اس کے ساتھ زندگی بہت حسین ہو گی اگر اللہ اسے عطا دے لیکن سوچتے ہوئےوہ یہ نہیں کیوں سوچتی منا محرم کی محبت انسان کے دل کو نا پاک کر دیتی ہیں انسان کا دل آہستہ آہستہ کالا ہونا شروع ہو جاتا ہے اس کی پاکیزگی ختم ہونے لگتی ہے۔ وہ کیوں نہیں سمجھتی جب کہ اسے سمجھنا چاہیے کہ دینے والی ذات تو اللہ کی ہے وہ شدت پسند ہو رہی تھی اور ہر چیز کی زیادتی بری ہے۔

اللہ پاک بار بار فرماتے ہیں "تم دنیا کے تمام محبتیں آز ماکر دیکھ لو آخر میں میری محبت کو ہی کو ہی سچا پاؤ گے "پھر وہ کون سی محبت کو ڈھونڈ رہی شاید وہ کسی ٹھوکر کا انتظار کررہی تھی جو اس کو لگنی تھی ابھی وہ عذہ کی سوچوں میں ہوں خوابوں کا محل بنانے میں مصروف تھی

" مجھے وہ نہیں مل سکتا اے اللہ !اس نے مجھے عطا کر دے نصیب میں لکھ دے میرا کر دے میری چلتی سانسوں اور دھڑکنوں کا با عث بن رہا ہے تو تو کریم ہے تجھے تیری محبت کا واسطہ ،عطا کر دے" زیوانے دل ہی دل میں اللہ کو پکارا---

وہ نہیں جانتی تھی کہ اللہ سے صرف اللہ کو مانگتے ہیں نہ کہ کسی نہ محرم کو لیکن وہ اللہ ہے اگر اس نے اللہ سے اس کی محبت کا واسطہ مانگا تھا تو اللہ نےاسے عطا کرنا تھا اور اسے دکھانا تھا کہ اس کی محبت کیا ہے-------

اسی لیے کہتے ہیں انسان کو سوچ سمجھ کر دعا کرنی چاہیے کبھی کبھی ہماری دعائیں ہمیں لیے بد دعائیں ثابت ہو جاتی ہیں - یہ تو وقت میں بتانا تھا کہ زیوا کے لیے بد دعا ثابت ہوتی ہیں یا دعا قسمت میں دور سے نم سےآنکھوں سے قہقہہ لگا کر نادان لڑکی کی سوچ پر ماتم کیا-------------

----

"تم سدھرنہیں سکتے جب دیکھو مجھے اور خود کو اپنی ماں کا ذکر پھنساتے رہتے ہو اور اگر میں تمہارا ساتھ دیتا ہوں تو پھر ہماری ماں مجھ سے ناراض ہو جاتی ہے اور کئی کئی دن ناراض رہتی ہے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی ۔تم انہیں ایسے جواب کیوں دیتے ہو تم اتنے بڑے ہو گئے ہو اب میں تمہیں مارتا اچھا

لگتا ہوں" رحمان صاحب غصے سے ارحم کی طرف دیکھ کر بولے جبکہ ان کی بیوی کی نظریں ان پرتھی-----

"ارے بابا ایسی بات نہیں ہے مما نے آپ کو یقینا بڑھا چڑھا کر بتائی ہوں گی میں آپ کو سچ بتا سکتا ہوں اگر آپ مجھے اجازت دیں "ار ہم انتہائی سنجیدگی سے رحمان صاحب کی طرف دیکھ کر بولا جبکہ وہ شاہانہ بیگم کی گھوریوں کو بالکل نظر انداز کر رہا تھا جو اس کو بڑھا چڑھا کربولنے والی بات پر گھوررہی تھی مہمان صاحب نے ایک سنجیدہ نظر اپنی بیگم پہ ڈالی اور پھر اپنے بیٹے کی طرف دیکھا:

" چلو تم ہی بتا دو پوری بات ۔میں بھی سنو تم نے ایسا بھی کیا کہا تھا جو میری بیگم اتنا تپی ہوئی ہیں کہ وہ مجھ سے بات تک نہیں کر رہی حتی کہ میں نے تو کچھ کہا بھی نہیں" رحمان آنکھوں میں شرارت اور چہرے کو سنجیدگی کے ساتھ بولے

"بابا میں آپ کو بتاتا ہوں کیا بات ہوئی ہے "اور پھر ارحم نے سارا قصہ سنایا جسے سن کر رحمان صاحب کافی دیر خاموش رہے اور سنجیدہ نظر دونوں طرف ڈال کے ڈال کر دیکھا گلا صا ف کر کےبولے:

" ہاں تو تم بتاؤ تمہاری کون سی ماں ہے جو میں نے اپنی بیگم سے چھپا کر رکھی ہے "جبکہ ان کی یہ بات سن کر شاہانہ بیگم

نے غصے سے انہیں گھورا اور پیر پٹکتے ہوئے باہر نکل گئی جبکہ ان دونوں کا قہقہ انہیں باہر تک سنائی دیا تھا ۔۔

"سدھر کیوں نہیں جاتے ہر وقت میرے اور میرے بیگم کی لڑائی کروانے میں لگے رہتے ہو۔ ویسے مجھے بھی بتا ہی دو تو وہ کن سوچوں میں گم تھے آخر کے باپ ہوں تمہارا "رحمان صاحب ارہم کےکان کھینچتے ہوئے بولے :

"ارے نہیں بابا ایسی کوئی بات نہیں ہے مما ویسے ہی بات کر جاتی ہیں جب کوئی بات ہوگی میں آپ کو ضرور بتاؤں گا آپ جانتے ہیں میں آپ سے کچھ نہیں چھپاتا" ار ہم نے سنجیدگی سے اور بہت محبت سے الرحمن صاحب کا ہاتھ تھا م کربولا:

رحمان صاحب نے اس کے ساتھ ماتھے پر بوسہ دیا اور باہر کی طرف چل دیا جبکہ ارہم نےپیچھے سے ان کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

"ایرا کہہ رہی تھی کہ ہم اپنے بیٹے کا نام ہے زکوان رکھیں گے جو کہ آپ کے اور میرےنام مل کر بنا ہے آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے "محبت بھری نظروں سے ذکاکو دیکھ کر بولی:

" میری جان ہم یہی رکھ لیں گے ویسے بھی خوشیوں کا موقع ہے میں کسی طرح کی بدمزین چاہتا" مر ہا کا ماتھاچوم کر اسے کہا :

"اچھا بیٹھے میں کاپی بنا کر لاتی ہوں پھر مل کر پیے گے " ٹھیک ہے

"تم کافی بنا کر لاؤ میں ٹیرس پر جا رہا ہوں "زکا ٹیرس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا:

"ٹھیک ہے آپ جائیں میں وہیں لے آتی ہوں "مرہاکہہ کر کچن کی طرف بڑھ گئی جبکہ زکاکی نظرمرہا کےموبائل پر پڑی تو وہ موبائل لے کر ٹیرس کی طرف بڑھ گیا ۔پہلی بار وہ مرہاکاموبائل چلا تھا جیسے ہی کال ہسٹری میں گیا تو سیکنڈ لاسٹ کال ارحم کی تھی تو اسے اچانک پارٹی والا سین یاد آگیا اس نے ٹائم دیکھا ۔تو کل کا تھا پھر اسے مرہا بات یاد آئی کہ وہ مشال سے بات کر رہی ہے- یہ دیکھ کر اس نے موبائل بند کیا اور اندھیرے میں دیکھنے لگا

"کیا وہ اس سے جھوٹ بول رہی ہے۔کیا وہ ار ہم سے محبت کرتی ہے ان دونوں کے بیچ میں ایسا کچھ ہے اگر نہیں ہے جھوٹ کیوں بولا مشال سے بات کر رہی تھی تو وہ اپنے فون سے کرتی ار ہم سے فون سے کیوں کی اگر کر بھی لی "زکا کی

سو چوں کی ڈور ٹوٹی جب مرہانےاس کے آگے چائے کا کپ رکھا:

پہلے میں کافی بنانے لگی تھی پھر میں نے سوچا میں چائے بنا لیتی ہوں ویسے بھی رات کا ٹائم ہے یہ زیادہ اچھی لگی اور کچھ موسم بھی اچھا ہے" مرہا اپنی باتوں میں مگن زکا کے ساتھ بیٹھ گئی اور اس کے کندھے پر سر رکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے لگی---

"ہاں اچھا کیا تم نے ار ہم کی کال آئی تھی "

نہیں تو مشال کی کال تھی مشال نے بات کی تھی "جب کہ اس " کاجواب سن کر زکا نے اس کی طرف دیکھا اور پھر آسمان کی طرف دیکھنے لگا اس کی سوچوں سےبے نیاز چائے پینے میں مگن تھی جبکہ زکا مر ہا کے بارے میں سوچ رہا تھا ۔اس کا ار ہم سے کیا تعلق ہے

آپ ٹھیک ہو میں کب سے بلا رہی ہوں اندر نہیں چلنا موسم " خراب ہو رہا ہے "زکا کی طرف پریشانی سے دیکھتے ہوئے : بولی

جبکہ زکا نے خالی خالی نظروں سے مرہاکی طرف دیکھنے لگا:

ہاں چلو چلیں "جب کہ مرہا اس کی خالی نظریں دیکھ کر "
پریشان ہو چکی تھی لیکن خاموشی سے اندر کی طرف
بڑگئی--------

آپ بلا وجہ سے ناراض ہو جاتی ہیں اب میں ارہم کو کیا کہتا "
ہے اتنا بڑا بچہ ہے جوان اولاد ہے میں اس پہ ہاتھ اٹھاتا اچھا
لگتا ہوں اور ویسے بھی اپ بھی عجیب باتیں کرتی ہیں اگر آپ
اس سے میری بہو کا پوچھتی تو وہ جواب بھی دیتا اب جب ماں
کا پوچھیں گی تو اپنے باپ کا ہی نام لے گا نا "پہلی بات
سنجیدگی سے جب کہ آخر میں شرارت سے بولے جبکہ ان کی
بات سن کر جب شاہانہ بیگم جن کے تاثرات مدھم پڑے تھے وہ
پھر سے بگڑ گئے اور غصے سے ان کی طرف دیکھ کر بولی
"آپ اتنے معصوم نہیں ہیں جتنے بن رہے ہیں جیسے میں تو آپ
کو جانتی ہی نہیں آپ اس کی سا ئڈ کم لیا کریں ہمیشہ اس کی
سائیڈ لیتے ہیں کبھی میری بھی لے لیا کریں آپ کو تو صرف
اپنے بیٹے سے ہی پیار ہے میں تو ہمیشہ ہی غلط لگتی ہوں اور
آپ کو تو میں بتاتی ہوں جو آپ اس کی ماں لانے کو کہہ رہے
ہیں "وہ غصے سے انہیں گھور کر بولی :

ارے نہیں بیگم ہماری توبہ ہم کیوں آپ سے لڑنے لگے ہم اپنے"
بیٹے سے کہیں زیادہ محبت آپ سے کرتے ہیں آپ کیوں جیلس

ہوتی ہیں ابھی ہم آپ سے بھی محبت کر لیتے ہیں آپ ہے کہ ہاتھ نہیں آتی "جبکہ مرحمان صاحب کی بات سن کر شاہانہ بیگم جھینب گئی انہیں امید نہ تھی کہ رحمن صاحب ایسی بات کروں گے

ایسی بات کریں گے شرم کر لیں جوان اولاد ہے آپ کی اور " آپ کو روما نس سوج رہا ہے "شاہانہ بیگم غصے سے کر بولی

ارے بیگم شرم کیسی آپ نے ہی تو بولا ہے ہم آپ سے محبت" نہیں کرتے تو میں نے سوچا اظہار کر دیا جائے "رحمان صاحب شرارت سے شا ہانہ بیگم کی طرف دیکھ کر بولیں جب کہ ان کی بات سن کر شاہانہ بیگم پیر پٹکتی ہوئی باہرچلی گئی جبکے پیچھے قہقہ بلند ہوا جس کی آواز شانہ بیگم نے سنی تھی

آپ نے دیکھا زکا بھائی کس طرح سے مرہا کے اگےبچھتے جا" رہے ہیں آپ کو نہیں لگتا کہ یہ مرہا نے بھائی پر کوئی جادو کروایا ہے یا کوئی تعویز وغیرہ ۔بھائی ہمارے ہاتھ سے نکلتے جا رہے ہیں ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے" رابیل اپنی ماں کی طرف دیکھ کر تیز اواز میں بولی :

ہاں تم صحیح کہہ رہی ہو میں بھی دیکھ رہی ہوں کہ کس طرح" مرہا نے میرے بیٹے کو اپنی انگلی پر نچا رکھا ہے کچھ نہ کچھ ایسا کرنا ہی پڑے گا میں نے سوچ رکھا ہے مجھے اب کیا کرنا ہے" ساجدہ بیگم معنی خیزی سے بولی جب کہ اس کا انداز دیکھ کر رابنگ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی ---

واہ یعنی کہ آپ کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا ہے مجھے یقین" ہے اس بار تو پلان سے ہم مرہاکو بھائی سے الگ کر دیں گے اور بھائی کو مرہا کے خلا ف کر کے،بھائی کو اپنی طرف کر لیں گے "رابیل ہنستے ہوئے ساجدہ بیگم کی طرف مڑی---

دیکھو تم فکر ہی مت کرو کیا تم اپنی ماں کو نہیں جانتی کہ میں" تو اوڑتی چڑیا کے پر گن لیتی ہوں تو زکا کی آنکھوں کو کیسے نہ دیکھتی ساجدہ بیگم نے ائی بروچاوپر کر کےرابیل کی طرف دیکھا اور پھر ایک ساتھ دونوں نے قہقہ لگایا----------------

----

ارے تم فکر ہی نہ کرو میں یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گی" ویسے بھی بہت اچھا ہے یہ باتوں میں مجھے بتائی ہم مل کر سب کچھ پلان کر لیں گے ابھی تو ٹائم ہے اور ویسے بھی میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نا تمہارے ساتھ :"مرہا موبائل پر بات کرتے ہوئے بولی

" ہاں بالکل تم پریشان نہ ہو میں ذکا کو نہیں بتاؤں گی بلکہ کسی کو بھی نہیں بتاؤں گی یہ تمہارے اور میرے بیچ کا سیکرٹ ہے تم پریشان نہ ہونا اور ویسے میں اچھی لگتی ہوں یہ ذکاکو بتاتے ہوئے تم تو جانتے ہو یہ بات ایسے بتانے والی نہیں ہے ۔میں بہت جلد موقع دیکھ کر بھی یہ بات بتاؤں گی تاکہ وہ ہمارا ساتھ دیں"
مرہا تیزی سے بولی:

زکا جو ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا مرہا کی باتیں سن کر رک گیا اور آہستہ سے آگے بڑھا

"کیا کر رہی ہو" مرہا جھٹکے سے مڑی اور جلدی سے فون بند کیا---

کچھ نہیں ایسے ہی مشال سے بات کر رہی تھی آپ بیٹھے میں آپ کے لیے چائے لے کر آتی ہوں" وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑی ---

زکا تھوڑی دیر سوچنے کے بعد سر جھٹک کر واش روم کی طرف بڑھ گیا ۔زکا اس کے انداز بہت اچھی طرح سے نوٹ کر رہا تھا-----------------

----

"کیااسے بتا دینا چاہیے کہ میرے دل میں اس کے لیے کیا ہے اب سے نہیں بلکہ بچپن سے مجھے خود نہیں پتہ وہ مجھے اتنا

عزیز کیوں ہے ۔جبکہ وہ میری طرف دیکھتا بھی نہیں مجھے ایسے کیوں لگتا ہے کہ اس کی نظروں میں محبت کی چمک ہے جو کہ کسی اور کے لیے آتی ہے محبت کرنے والا دوسرے کی آنکھوں سے نظر آتی محبت دیکھ سکتا ہے اے اللہ میرے لیے آسانیاں پیدا کر دے میں بہت زیادہ نیک تو نہیں لیکن کچھ ہدایت مانگتی ہوں ۔برہان کو اس کی محبت عطا کر دے اگر وہ کسی اور سے کرتا ہے پھر اس کا دل میرے لیے نرم کر دے میں اس سے اس کی محبت چھیننا نہیں چاہتی ،میں نہیں چاہتی کہ وہ میرے ساتھ ایک انچاہی زندگی گزارے اسی لیے جو میرے اور اس کے حق میں بہتر ہے وہ مجھے عطا کر دے بہت سے اپنے حق میں دعا مانگ رہی تھی----

----

Episode 11: آٹھ مہینے بعد:

اس عرصے میں مرہا نے زکا خود سے دور پایا تھا وہ جتنی کوشش اس کے پاس آنے کرتی تھی۔ زکا اتنا ہی دور جاتا تھا جب کہ اس نے سمجھ نہیں آرہی تھی تو کس طرح سے وہ زکاکو سہی کرے، کچھ اس کی حالت اور کچھ زکاکا رویہ اورساس کارویہ------

زکا نہ تو کچھ کہنے کا موقع دیتا تھا اور نہ ہی کچھ سنتا تھا وہ بہت ہی کم اسے بلاتا تھا جبکہ یہ رویہ اس کو دن رات اذیت

میں مبتلا کر رہا تھا مرہا کو یہ سمجھ نہیں آتا تھا کہ آخر اسے ایسی کیا غلطی ہوئی کہ زکا اس کے ساتھ ایسا رویہ رکھ رہا ہے------

ابھی وہ تمام چیزیں تیار کر کے کمرے سے باہر نکلی کہ اس کے ساس بولنا شروع ہو گئی:

"یہ کوئی ٹائم ہے اٹھنے کا ،وقت دیکھا ہے سورج سر پر چڑھ گیا ہے اور تمہیں سونے کی پڑی رہتی ہیں جب دیکھو کام تو تم کوئی کرتی نہیں ،پتہ نہیں تمہیں گھر میں کیوں رکھ رہا ہے ہم نے "ساجدہ غصے سے بولی:

جب کہ مرہانے انہیں حیرانی سے دیکھا اور فورا سے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں سات بج رہے تھے وہ ساری رات درد کی وجہ سے سو نہیں سکی تھی ،نماز پڑھ کر دو گھنٹے سو گئی تھی جس پر اس کی ساس اسے باتیں سنا رہی تھی ---

"ارے بیگم کیا ہو گیا بچی ہے ،ہو ہی جاتا ہے اس کی طبیعت بھی تو نہیں تھی پھر کیا ہو گیا ابھی کون سا اتنا ٹا ئم ہو گیا ہے"مرہا کےسسر نے انتہائی نرمی اور محبت سے مرہا کی طرف دیکھ کر بولا: جبکہ ان کی بات سن کر سا جدہ بیگم کو تو جیسے آگ ہی لگ گئی-----

"آپ چپ رہا کریں کتنی بار میں نے آپ کو کہا ہے آپ کو ایک بات کہی بات سمجھ نہیں آتی جب دیکھیں اس کی سائیڈ لیتے رہتے ہیں آپ کیا چاہتے ہیں کہ یہ گھر میں سب کو اپنی انگلیوں پر نچاتی رہے جیسے میرا بیٹا ناچ رہا ہے لیکن معذرت میں اس کے ہاتھوں پرنہیں نا چ سکتی اس کی طبیعت خراب ہے تو اس کا مسئلہ ہے میرا مسئلہ نہیں ہے "

وہ غصے سے بول کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ حسن نے ساجدہ بیگم کی طرف دیکھا اور آگے بڑھےاور مرہاکے سر پہ ہاتھ رکھا ۔

"کوئی بات نہیں بیٹا دیر سویر ہو جاتی ہیں اپ کی طبیعت کیسی ہے" بہت نرمی سے وہ مرہا کی طبعیت پوچھنے لگے

"میں ٹھیک ہوں بابا "مرہا شرمندگی سے بولی :

"اچھی بات ہے بیٹا اپنا خیال رکھا کرو اور پھر ساجدہ کی باتوں پر کم دھیان دیا کرو کچھ چا ہیے ہو تومجھے بتا دیا کرو "بہت نرمی سے بولتےاپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے ----

جبکہ مرہانے اپنے آنسوصاف کیے اور کچن کی طرف بڑی اور جلدی سے ناشتہ تیار کرنے لگی-----

----

مجھے لگتا ہے مجھے آپی کو کال کر کے یہ بات نہیں چاہیے تھی ایسے اچھا نہیں لگتا ایرا مرہا کی بہن ہے ہے اسے یہ بات کہی بری ہی نہ لگ جائے لیکن میں نے کسی سے تو بات کرنی ہی تھی اور ویسے بھی زیواسے کہیں زیادہ عقلمند ہے اور بات کو سمجھتی ہے جبکہ میرا ہر بار ایشو بنا لیتی ہے" ارہم خود سے بڑھاتے ہوئے بولا :

اس نے مرہا سوال بھی کیا اور مرہا کو اپنے ارا دےکے بارے میں بتایا تھا کہ وہ یہ ایراسےمحبت کرتا ہے شادی کا خواہش مند ہے جبکہ مرہا نےاسےیقین دلایا تھا تو یہ بات ان دونوں کے درمیان رہے گی اور یہاں تک کہ وہ یہ بات زکا کو بھی نہیں بتائے گی اب وہ اس بات پر پریشان تھا مرہا سے بات کر کر ٹھیک کیا ہے یا نہیں-----------------

"چلو اب تو جو بات ہو نی تھی ہو گئی اب کیا کیا جا سکتا ہے مجھے لگتا ہے میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہوں میں ۔ویسےزکا بھائی مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگتےلیکن پھر بھی کیا کیا جا سکتا ہے میں ایسے ہی وہم کا شکار ہو رہا ہوں اور دونوں خوش ہوں گے" وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے بولا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا--------------

----

آج پاکستان اور انڈیا کا ممیچ تھا اسی لیے ارمان صاحب،رحمان اورسلیمان صاحب اکھٹے بیٹھ کر میں دیکھ رہے تھے جہاں بابر اعظم اور رضوان بیٹنگ کر رہے تھے وہ بہت ہی پرجوش انداز میں ان پر تبصرے کرنے میں مگن تھے------

جبکہ گھر کی عورتیں شہا نہ ،رانیہ اور رخسار بیگم اپنی باتوں میں سے مصروف تھی

"تم نے دیکھی ہیں آج کل لمبی قمیضوں کا فیشن ہے میں جب شادی گئی تھی تب میں نے وہاں اس طرح کے کپڑے بہت سے لوگوں کو پہنے ہوئے دیکھا "شاہانہ بیگم نے رخساراور رانیا بیگم کی طرف دیکھ کر بولی :

"ہاں میں نے بھی کل فیس بک پر دیکھا ہے لمبے کپڑوں کا رواج چل رہا ہے مجھے لگتا ہے کہ تینوں کو ایک جیسا سوٹ بنانا چاہیے جب بھی بازار جاؤ مجھے ساتھ لے جانا ہم ایک جیسی سوٹ خرید لیں گے"-----

"بہت اچھا ائیڈیا ہے مجھے لگتا ہے کافی عرصہ ہو گیا ہے ہم تینوں کو ایک جیسا سوٹ بنا ئے"رانیہ بیگم مسکراتے ہوئے بولی:

"چلو ڈن ہو گیا سنڈے کو بولتے ہیں اور پھر ایک جیسے سیم سوٹ لے کر ایک جیسا ہی سلوا لیں گے کیا خیال ہے"- جبکہ ان

کی بات پر رانیہ بیگم اور رخسار بیگم نے فورا سے حا می بھری اور کھانے بنا نے میں مصروف ہو گئی ------

اج کیا بن رہا ہے ویسے زیادہ تکلف کرنے کی ضرورت نہیں" جو بھی بنا ہے ہم وہی کہیں کھا لیں گے "شانہ بیگم عا جزی سے بول ی:

ایسے کیوں بول رہی ہو آج میں نے سب کی پسند کاکھانا بنا یا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ ہم سب خوشی خوشی آج کا ڈنر سیلیبریٹ کریں آج پہلے ہی کھالیں گے ایسا نہ ہو کہ پاکستان میچ ہار جائے اور پھر ان تینوں بھائیوں کے منہ لٹک جائیں جیسے کہ ہمیشہ کی طرح ان کا موڈخراب ہو جاتا ہے جس سے کا نے کا مزہ کر کرہ ہو جاتا ہے پھر جلدی سے کھانا بنا کر ڈائننگ ٹیبل پر لگا دیں جلدی سے پہلے پہلے ہی کھانا کھا لیں گے----

"سارے بچے کہاں ہیں نظر ہی نہیں آرہے"

سب اپنے کمروں میں ہیں انہوں نے کہا جانا ہے لڑکیاں گھسی " ہوں گی اپنے کمرے میں یا موبائلوں پہ بزی ہوں گی اور آتے ہی کیا ہے آج کل کی نسل کو ایک ہم تھے اکٹھے صحن میں بیٹھتے تھے اور باتیں کرتے تھے اتنے خوبصورت دن تھے یہ آج کل کی نسل کمروں میں گھسی رہتی ہیں" رخسار بیگم بولی جب کہ ان کی بات سن کر رانیا شاہانہ بیگمہنس دی----

" ارے بھابھی آپ بھی کیا باتیں کر رہی ہیں وہ بچے ہیں ابھی تو اور ویسے بھی آج کل ہر کسی کی پرسنل لائف ہو گئی ہیں ہمارا دور تو چلا گیا جہاں کچھ بھی پرسنل نہ تھا سب مل بیٹھ کر تمام باتیں کر لیا کرتے تھے آج کل کی نسل کو پرسنل کمرا چاہیے ہماری طرح تھوڑی ہے کہ ایک ہی کمرے بیٹھ کر باتیں کر لیا کرتے تھے "شاہانہ بیگ رخسار بیگم کو سمجھاتے ہوئے بولی جبکہ ان کی بات پر رانی بیگم نے سر ہلایا

"ہاں بھابھی آپ سہی کہہ رہی ہیں میں کچھ زیادہ ہی غصہ کرنے لگی ہوں رخسار بیگم نےفورا سے اپنی غلطی تسلیم کی اور کھانے میں بنانے میں مگن ہو گئے------

رانیہ بیگم سلاد بنا رہی تھی جبکہ شہانہ بیگم کھیر کو ڈیکوریٹ کررہی تھی اور رخسار بیگم بریانی کو دم لگا رہی تھی تمام کام ختم ہونے کوتھے ----------

ناشتہ بنا کر سب کو کروانے کے بعد مرہا سبزی لے کر بیٹھی تھی جیسے ہی سبزی بنا کر وہ کچن کی طرف بڑھی تو ساجدہ بیگم اسے روک کر بولی :

"گیس ختم ہو گیا ہے غضب خدا کا کتنامہنگا گیس ہے اور جب دیکھو تمہیں اور کوئی کام نہیں ہر وقت گیس ضائع کرتی رہتی ہو میں نے لکڑیاں منگوا لی ہیں آج سے تم لکڑیوں پر کھانا بنایا کرو گی جو تھوڑا سا گیس ہے اس طرح بیل اپنا پاستہ بنا لی گی"

جبکہ ان کی بات سن کرمرہانے حیرانی سے ساجدہ بیگم کی طرف دیکھا ---

لیکن میں نے تو کبھی لکڑیوں والا چولہا نہیں استعمال کیا اور" "نہ ہی مجھے آتا ہے

: تو ساجدہ بیگ بولی

تو تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ ہم تم پر بہت ظلم کرتے ہیں لکڑی" والے چلہے پہ کھانا بنانا نہیں آتا تمہیں تمہارے ماں باپ نے کیاسکھا کر کے آپ بھیجا ہے اگر شادی کرنے کا اتنا شوق تھا تو کچھ سکھا بھی دیتے"سا ئرہ بیگم تنزیہ اس کی طرف دیکھ کر بولی جبکہ ان کی بات سن کر وہ مر ہا کی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ گھر کے تمام کام کرتی تھی ایک کام نہ کرنے پر اس کی تربیت پر سوال سا جدہ بیگم نے اٹھا دیا تھااس نے آنسو صاف کر دیا کی طرف کچن بڑھ رہی --------

----

فیملی کے تما م لڑکے پہنچ چکے تھے اذا ،برہان، نواف ایک ساتھ بیٹھے باتیں کریں تھے جبکہ ار ہم اور عثمان اپنی گیم کھیلنے مصروف تھے ۔جبکہ لڑکیاں اپنے کمرے میں گھوسی باتیں کرنے میں مصروف تھیں ---

"آجاؤ سب کھانا لگ چکا ہے " رخسا ربیگم اونچی اواز نہیں سب کو بلاتے ہوئے بولی:

" ارے بھابھی ابھی نہیں" رحمان صاحب ایل ای ڈی پہ نظر ٹکائے بولے :

"ارے بھائی آجائیں کھانے پہ ،کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا آپ سب اٹھ جائیں اور بچوں آپ بھی اٹھ جاؤ چلو کھانا کھاؤ رخسار بیگم نرمی سے ان کی طرف آکر بولی :ان کی بات سن کر میں ناچارا تینوں کو اتنا ہی اٹھنا پڑا اور سب ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھے-----

عذا، برہان اور ارہم دائیں طرف جب کہ ان کے بالکل سامنے زیوا ،رمزا اور ایرا بیٹھی تھی دائیں طرف انزہ وانیہ جبکہ بائیں طرف رحمان صاحب ،شاہانہ بیگم بیٹھی تھی لڑکوں کے دائیں طرف مشال منال اور نواف بیٹھا تھا جبکہ بائیں طرف ارمان صاحب اور رانیا بیگم ،درمیان والی کی کرسی پر سلیمان صاحب اور ان کے بالکل ساتھ رخسارر بیگم بیٹھی تھی ------

کھانا بہت پرسکون ماحول میں کھایا گیا اور بیچ بیچ میں تھوڑی بہت باتیں ہوتی رہیں مرد حضرات میچ کے بارے میں جب کہ لڑکےاور لڑکیاں اپنی باتوں میں اس میں مصروف تھی--

ار ہم ہر تھوڑی دیر بعد ایرا پرڈال لیتا کیونکہ ایرا بھی اس کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی اور انکمفرٹیبل محسوس کر رہی تھی جسے محسوس کر چکا تھا اسی لیے فورا سے اپنی نظروں کو زاویہ بدل کر کھانے میں مشغول ہو گیا ہے جسے دیکھ وہ نا رمل ہو گئی ۔۔

زیوا ہرتھوڑی دیر بعد عذا کو دیکھتی جو کہ کھانے میں اس قدر مگن تھا جیسے آج پہلی بار کھانا ملا ہوں یااسے دنیا میں کھانے کے علاوہ اور کوئی کام نہ ہو ،یہ سوچتے ہی وہ خود بھی کھا نا مگن ہو گئی--------------------------

----

آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے سلیمان صاحب عذا ہمارا ددیکھا بھالا بچہ ہےاور ویسے بھی اس میں کوئی برائی نہیں ہے اچھا کماتا ہے ،اچھا گھر ہے ، گاڑی ہے اور نماز قران کا پابند ہے اور ہمیں اورکیا چاہیے مجھے تو بہت خوشی ہوئی ۔ بات یہ ہے کہ اچھے اچھے رشتے روز ملا کرتے ہیں ہماری زیوا تو خوش نصیب ہے جسے عذا جیسا لڑکاملے گا ۔مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے رخسار بیگم پرجوش انداز میں بولی:

"ہاں بالکل عذا ہمارا دیکھا بالا بچہ ہے ۔مجھے اپنے بھتیجے سے کوئی چیز عزیز نہیں۔ بے شک اس کو کوئی برائی نہیں ہے لیکن پھر بھی میں اپنی بیٹی سے پوچھنا ضرور چاہوں گا کہ اسلام اس بات کی اسے اجازت دیتا ہے۔ جو بھی پسند کا اظہار کرے اگر کوئی بھی اسے بری چیز لگتی ہے تو وہ انکار کرنے کا بھی حق رکھتی ہے "۔سلیمان صاحب اطمینان سے سمجھاتے ہوئے بولے :

"ہاں تو میں نے کب بولا ہے کہ زیواسے نہ پوچھے ضرور پوچھیں بیٹی ہے ہماری، حق بنتا ہے اس کا لیکن میں یہ ضرور کہوں گی کہ اتنے اچھے رشتے روز نہیں ملا کرتے اور ویسے بھی میں نے رحمان صاحب کو ہمیشہ اپنا چھوٹا بھائی سمجھا ہے سمجھا ہی نہیں مانا بھی ہے تو اگر وہ آج میرے گھر آیا ہے تو میں اسے بالکل بھی خالی ہاتھ ہی لوٹاؤں گی بلکہ مجھے ضرور زیواکا رشتہ دوں گی انہوں نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے اور آج جب وہ کچھ مانگ رہے ہیں تو میرا فرض بنتا ہے کہ پھر بھی آپ زیواسے تسلی کر لیں ۔مجھےیقین ہے میری بیٹی کا کبھی انکار نہیں کرے گی ۔رخسار یقین کے ساتھ بولی :

"ہاں بالکل مجھے یقین ہے زیواہماری بات کا انکار نہیں کرے گی اور ویسے بھی ہمیشہ سے وہ خوشیوں بھرا گھر ہے ساتھ بچےپلےبڑے ہیں کھیلے کو دے ہیں اور انڈرسٹینڈنگ ہیں لیکن

پھر بھی پوچھنا فرض ہے جو ہم اپنا ادا کر دیں گے" سلیمان صاحب سمجھاتے ہوئے بولے :

رخسار بیگم اس وقت میں کھو گئی جہاں رحمان صاحب نے بہت عزت و احترام کے ساتھ ان سے رشتہ مانگا ۔کھانا کھانے کے بعد تینوں بھائی اور ان کی بیگمیں میں ایک کمرے کی طرف بڑھی ارمان صاحب پہلے تھوڑا ہچکچائیں تو پھر گلا صاف کر کے بولے:

آج میں آپ سے کچھ مانگنے آیا ہوں بھابھی" ---"

جی بھائی ضرور اگر میرے بس میں ہوا تو میں آپ کو ضرور" دوں گی" رخسار بیگم نرمی سے بولی:

جو ہم لینے آئے ہیں وہ آپ کے پاس ہی ہے اور ہم چاہتے ہیں " "کہ وہ آپ ہمیں دیں

رانیا بیگم محبت سے ان کا ہاتھ تھام کر بولی :

آپ لوگ پہیلیاں کیوں بھجوا رہیں ہیں ،سیدھی بات کریں " جو چاہی"ے سلیمان صاحب جھنجلاتے ہوئے بولے:

دراصل بات یہ ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جیسے ہم میں " محبت ہے اسی طرح ہمارے بچوں میں بھی ہو میں چاہتا ہوں کہ آپ کے گھر سے ایک بیٹی یا بیٹا کسی بھی ایک کارشتہ میرے گھر سے جڑ جائے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ زیوا کا رشتہ میرے

عذا کے لیے دیں میں آپ سے عذا کے لیے رشتے کے لیے بات کرنے آیا ہوں" آخر کار رحمان صاحب نے اپنی بات پوری کر دی۔ ان کی بات سن کر پورے ہال میں خاموشی چھا گئی تھوڑی دیر بعد رخسار بیگم گلا کھڑا کر بولی :

ضرور بھائی میں ضرور آپ کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاؤں گی میں" بات کروں گی زیوا سے اور پھر آپ کو جواب بتاؤں گی کیوں نہ کہ اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ میں اپنی بیٹی سے ضرور پوچھوں "رخسار بیگم نے انتہائی نرمی اور محبت سے ان کی بات کا جواب دیا

میں نے تمہیں ہمیشہ اپنا چھوٹا بھائی مانا ہی نہیں بلکہ سمجھا" بھی ہے اسی لیے میری پوری کوشش ہوگی کہ میں تمہیں خالی ہاتھ نہ لوٹاؤں" رخسار بیگم نے یقین دلاتے ہوئے بولی :

ہاں بھابھی ضرور آپ زیوا بیٹی سے ضرور پوچھیے ۔اس بات" کا توہمارا اسلام کہتا ہے اورویسے بھی ہمیں یہ بات ضرور پوچھنی چاہیے مجھے یقین ہے کہ زیوابیٹی عذا کے لیے کبھی انکار نہیں گنی پھر بھی آپ ضرور پوچھیے گا "رحمان صاحب انتہائی اطمینان سے بولیں :

بالکل مجھے میری بیٹی پہ پورا یقین ہے عذا کو انکار نہیں" کرے گی جہاں اس کے ماں باپ راضی ہیں وہ راضی ہو جائے

گی لیکن پھر بھی بات کر کے اطمینان کرنے میں کیا برائی ہے
: "سلیمان صاحب انتہائی تسلی سے یقین دلاتے ہوئے

بھائی میں تو راضی ہوں چاہے لڑکے والوں کی طرف سے یا"
لڑکی والوں کی طرف سے میں دونوں طرف سے آؤں گا اور
کھانا بھی کھاؤں گا "رحمان صاحب شرارت سے بولے جبکہ ان
:کی بات سن کر سلیمان صاحب اور ارمان صاحب ہنس دیے

ہاں بھائی میں تمہیں پہلے ہی بتا رہا ہوں تم لڑکی والوں کی "
طرف سے ہو گے کیوں نہ کہ میں چاہتا ہوں کہ اس کا چچا اس
کے سر پہ ہو ولیمے میں ضرور تم لڑکے والوں کی طرف سے
شامل ہو سکتے ہو" سلیمان صاحب کی بات سن کر رحمان
: صاحب کا کیفہ بلند ہوا

ہا ہا وہ تو میں آپ کے ساتھ بھی جا ہی سکتا ہوں آپ ہمیشہ کام"
والی ہی جگہ پہ مجھے بھیجنا چاہتے ہیں چلیں ٹھیک ہے میں
ولیمے میں ارمان صاحب کی طرف سے ہو جاؤں گا اور بارات
" میں سلیمان صاحب کی طرف سے

ہائے کتنا مزہ آئے گا گھر میں دو دو شادیاں ہوں گی "شہانہ"
بیگم خوشی سے بولی جبکہ ان کی بات سن کر رخسار بیگم
مسکرانے لگی ---

"اے بیگم کہاں کھو گئی کب سے اوازیں دے رہا ہوں" سلیمان صاحب رخسار بیگم کو آواز دے رہے تھے اسے جھنجوڑ کر بولے:

"ہاں ہاں کہیں نہیں بس یہی سوچ رہی تھی ہماری بیٹی کا نصیب کتنا اچھا ہے جسے عذا جیسا لڑکامل رہا ہے مجھے تو بہت خوشی ہے اللہ ہمارے گھر کو اسی طرح خوشیاں سے اباد رکھے اور اس میں ڈھیروں خوشیاں عطا کریں کبھی اس گھر میں غم نہ آئے۔ اللہ ہمارے بچوں کی خوشیاں سلامت رکھے "رخساربیگم دعائیں کرتے ہوئے بولی

"امین چلیں آپ بھی سوجائیں اتنا ٹائم ہو گیا ہے---"

سلیمان صاحب جو وقت کا احساس دلاتے ہو ئے بولے جبکہ باہر کھڑی ایرا فورا سے زیوا کے کمرے کی طرف بھاگی جو پوری بات سن چکی تھی--------------------------

----

Episode 12:

آج مرہاکی صبح سے ہی طبیعت میں ٹھیک نہیں تھی جلدی سے کمرے سے نکل کے ناشتہ بنانے کی طرف بڑی ابھی وہ آگ جلاہی رہی تھی کہ زکاغصے سے بولتا ہوا کمرے سے نکلا

"تم کیا ابھی تک ناشتہ تیار نہیں ہوا میں نے کام پر جانا ہے لوگوں کی طرح ویلا تھوڑی رہتا ہوں ہر وقت جب دیکھو ایک تو اس سےناشتہ تیار نہیں ہوتا سمجھ نہیں آتی اس کو آتا کیا ہے جا رہا ہوں نہیں کرنا کوئی ناشتا"غصے سے بولتے ہوئے گھر سے باہر نکل گیا...

"غضب خدا کا جب دیکھو کوئی نہ کوئی بہانے تیار ہی رہتا ہے ناتو یہ ہمارا کام کرتی ہے نا ہی اس سے شوہر کا ہو تا ہے۔ پھر تم چاہتی کیا ہو بی بی ابھی تک تم نے کپڑے پر یس نہیں کیے سارے کپڑے ایسے ہی پڑھے ہے اور ابھی تمہیں مشینری لگانی ہے اور اگر کام نہیں کرنا آتا ہے تو بتا دو تاکہ ہم کسی اور کو رکھ لے ان کے لیے اور تمہیں رانی بنا کر بستر پر لٹا دے" مرہا کی ساس غصے سے بولتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی ----

جب کہ مرہا اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر رہ گئی یہی اس کی زندگی رہ گئی تھی اور یہ تواب روز کی کہانی تھی اور آہستہ آہستہ وہ آگ جلا نا سیکھ رہی تھی اس لیے تھوڑی دیر ہو جاتی تھی دوسری طرف زکا تھا نہ تو اس کی سنتے تھا نا اس سے بات کرتا تھا اور پھر وہ اپنے گھر بھی نہیں گئی تھی چار ماہ ہو گئے تھے وہ ان کو دیکھے ہوئے وہ اس لیے نہیں گئی تھی کہ اس کی حا لت دیکھ کروہ پریشان نہ ہوں ں جلدی سے آنسو

صاف کر کے تیز ہاتھوں سے روٹی بنانے لگی یہ تو روز کی کہانی تھی پھر اس کی ساس نے آکر پھر سے باتیں سنانی شروع کر دینی تھے اس لیے اپنے غم کو بعد کے لیے رکھیں جلدی جلدی اپنے کام ختم کر نے لگی --------------

----

"زیوا تمہیں پتہ ہے میں نے کیا خبر سنی ہے اس کو سنتے ہیں تمہارے ہوش اڑ جا ئیں گے ،تمہیں یقین ہی نہیں آئے گا تمہیں ایسے لگے گا آسمان تم پر ٹوٹ پڑا ہے زمین قدموں سے چھین لے گئی ہے "ایرا انتہائی تجسس پھیلاتے ہوئے اسکی طرف دیکھ کر بولی :

"ایسی بھی کون سی خبر لے آئی ہو کہ اس طرح سے آسمان ٹوٹ پڑے گا زمین میرے قدموں سے چھین لی جائے گی ایسی خبر تو آج تک میں نے نہیں سنی" زیوا نے لاپرواہی سے بولی:

" ارے تم یقین نہیں کرو گی میں ا بھی ماما بابا کمرے سے بات سن کر آ رہی ہوں" ایرا اسے یقین دلاتے ہوئے بولی :

"شرم تو نہیں آتی چوری چپ کر باتیں سنتے ہوئے نہیں کسر رہ گئی تھی کہ تم اسی طرح کی باتیں سنو "زیواایرا کو ڈپٹتے ہوئے بولی :

ہاں ہاں اب تو ہم یہی کہو گی دفع ہو میں بھی نہیں بتا رہی ایرا" نے فورا ناراضگی جتاتے ہوئے اپنا چہرہ اس سے مخالف سمت پلٹ لیا------

اچھا اب اتنا بھی ناراض ہونے کی کوئی بات نہیں ہے چلو بتا " ہی دو اتنی بری بات نہیں ہے اپنی بہن کو تو بتا ہی سکتی ہو "-----

بس بس بہت بہن ہو اب منانے لگ جاؤ مجھے لیکن میں بھی" نہیں ماننے والی "ایرا مصنوعی خفگی دکھاتے ہوئے زیوا کی طرف پلٹ کر بولی :

میں تمہاری کوئی منتے نہیں کرنے والی اگر تمہیں بات نہیں" کرنی تو میرے کمرے سے چلی جاؤ صاف اور سیدھی بات ہے" زیوا مصنوعی غصے سے بولی زیوااس کو جانتی تھی اگر وہ اسی طرح کرتی رہی توایرا کبھی نہیں بتانے والی--

لو جی تمہیں تو کوئی تجسس ہی نہیں ہے میں اتنی بڑی بات " لے کر آئی ہوں اور تمہیں کوئی اثر ہی نہیں ہے ایک میں ہوں جو مر ہی جا رہی ہوں تمہیں بتانے کے لیے "ایرا ناراضگی سے بولی

تو مت مرو جلدی سے بتا دو میں بھی تو یہی پوچھ رہی" ہوں"زیوا ایرا کے انداز میں بولی اس کو اس کےانداز دیکھ کر ایرا کی ہنسی چھوٹ گئی ------

ہا ہا تم کبھی نہیں سدھر سکتی جی تو بات یہ تھی کہ بابا کہہ" رہے تھے کہ اب تمہاری شادی کر دینی چاہیے "جبکہ اس کے بعد سن کر زیور ساکت رہ گئی ---

یہ وہ کیا کہہ رہی ہے کیا اس کی محبت اس پہلے ہی ختم ہو جائے گی یا ابھی اس کے لیے اور تکلیف زیوا کا چہرہ سفید ہونے لگا جب کہ ہاتھ کانپ رہے تھے ---

ک ک کس کس سے بات ہوئی ہے کہ کس کے بارے میں بات " کر رہے تھے" کانپتے ہوئے لہجے میں بولی :

ارے اس میں اتنا ڈرنے کی کیا بات ہے وہ کون سا آج ہی کر" رہے ہیں اور ویسے بھی تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں وہ عذا بھائی کے بارے میں بات کر رہے تھے" ایرا اسے تسلی دیتے ہوئے لاپرواہی سے بولی:

جب کہ اس کی بات سن کر زیوا کو واقعی ہوئے لگا کہ آسمان ٹوٹ پڑا ہے اور اس کے قدموں سے چھین لی گئی ہے ساکت نظروں سے ایرا کی طرف دیکھتی رہ گئی ------

کیا واقعی کسی پر قسمت اتنی مہربان ہو سکتی ہے جتنی اس پر"
تھی کہ خدا کو اس کی محبت اور اس کا انتظار اتنا پسند آگیا تھا
کہ اللہ نے فورا ہی اسے عطا کر دیا کہ اللہ واقعی اس کے اتنا
نزدیک تھا کہ اس کے لیے معجزات کر دیے یہ بات اس کے
لیے معجزات سے کم تو نہ تھا وہ شخص اسے دیکھتا تک نہ تھا
اس کا اپنا بن تھا اس کےدل کو چیخناچاہیے دنیا کو بتائے کہ
عذا اس کا ہونے جا رہا ہے اس کے نام سے جانا جائے گا وہ
چیخ چیخ کر بتانا چاہتی تھی لیکن اس کی زبان کنگ تھی اس کی
انکھوں سے نمی بہناشروع ہو گئی ایرا اسے جھنجھوڑتی ہوئی
:بولی

کب سے اوازیں دے رہی ہوں رو تو نہیں اگر نہیں پسند تم سے "
پوچھیں گے تو انکار کر دینا ایسے تو مت کرو "ایرا زیوا کی
طرف دیکھ کر فکر مندی سے بولی جب کہ اسے پریشان ہوتے
دیکھ کے زیوانے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے اور اس کے
: گلے لگ کر بولی

میں تو صرف تم لوگوں کے سے دور جانے کے لیے رو رہی"
تھی لیکن اب مجھے سمجھ آگیا میں کہیں دور نہیں جا رہی بلکہ
تم لوگوں کے پاس رہوں گی اس لیے مجھے بہت خوشی ہو رہی
ہے "زیوا اسے مطمئن کر کے اس کے کمرے میں بھیج چکی
تھی -----

کسی پر قسمت اتنی مہربان ہوتی ہے جتنی اس شہزادی پر تھی"
او تھینک یو سو مچ اللہ تھینک یو سو مچ میری زندگی میں اتنا
بڑا دن دکھانے کے لیے مجھے میری محبت لوٹانے کے لیے
شکریہ جدائی نہ دینے کے لیے میری قسمت میں معجزات کرنے
کے لیے" وہ نادان سی لڑکی اور اس بات کا شکر ادا کر رہی
تھی جس کو اس نےمحبت سےسجایا تھا جب کہ اس میں قسمت
دور سے اس پہ قہقہ لگا کر اپنی آنکھوں کی نمی چھپاتی چلی
گئی وہ صرف قہقہ ہی لگا سکتی تھی ---------

مرہا مشین لگا کر کپڑے مشین میں ڈال رہی تھی اور ساتھ ساتھ
کپڑے پریس کرنے کی بھی کوشش کر رہی تھی اس کی کوشش
تھی آج کام ختم کرلے جبکہ ڈاکٹر نے اسے سختی سے پرہیز
کے لیےاورآرام کے لیے کہا تھا لیکن وہ اسےکیا بتاتی کون تھا
اس کی سن نے والا اسی لیے وہ چپ چا پ دوپہر کے دو بجے
اپنے کام کر رہی تھی ۔سب اپنی کمرہ میں سو رہے تھے ڈاکٹر
نے بلڈ پریشر کہاتھا مرہا کو وہ دن یاد آیا جب وہ ڈاکٹر کے پاس
گئی تھی---

:ما ضی

شام کا وقت تھا میرا بےہوش ہو کر نیچے گر گی اور مرہا کے سسرنے فورا سے اٹھایا اور ہاسپٹل کی طرف بڑھے ڈاکٹر نے ان کا چیک کیا اور انہیں اندر بلایا

"آپ کو اندازہ بھی ہے اس کی کتنی طبیعت خراب ہے اس کا بلڈ پریشر بہت زیادہ ہائی ہے یہ دن میں دو دو گولی لےگی تو کنٹرول ہو گا جبکہ اس کنڈیشن میں کون میڈیسن نہیں دی جاتی کیوں نہ کہ اس کی طبیعت نہیں ٹھیک اس لیے اس کو دو دے دی جائیں گی اس کا خون پورانہیں ہے اس کی حالت دیکھیں کیا امید سے ہونے والوں کی حالت ایسی ہوتی ہے یہ دن بدین پتلی ہوتی رہی ہے مجھے سمجھ نہیں آتا آپ اس کا خیال کیوں نہیں رکھتے آپ اولاد چاہتے بھی ہیں یا نہیں "ڈاکٹر بہت زیادہ برہم نظر آرہی تھی جبکہ مرہا نظریں جھکائے شرمندگی سے سن رہی ہے وہی تو اس کی ہمدرد تھے

" ڈاکٹر صاحب ہم اس کا پورا دھیان رکھیں گے آپ بتائیں اس کو کس کس چیز کی ضرورت ہے تاکہ میں اس کا پورا دھیان رکھوں "مرہا کے سسر انتہائی نرمی سے بولے:

" کس چیز کی ضرورت ہے اس میں پو چھنے والی کیا بات ہےآپ انہیں پھل فروٹ دی آپ انہیں آرام کروائیں انہیں دودھ دیں یہ ہر وہ چیز دےجس سے ان کی صحت بنے مجھے تو لگتا

ہے یہ کھانا بھی دو ڈھنگ کا مشکل سے کھاتی ہے جس طرح کا اس کا حال ہے "ڈاکٹر برہمی سے بولی :

چلیں بابا ٹھیک ہے ڈاکٹر ہمارے سامان لیں گے" مرہا جلدی سے ڈاکٹر سے بولی باہر کی طرف بڑھنے لگی---

" اگر اپ نے اپنا خیال نہ رکھا تو پھر بچے اور ماں میں سے کسی ایک کوبچا سکیں گےآگےسےہم یہ بات بالکل نہیں کہیں گے آپ کو اس لیے آپ کو اپنا خیال رکھنا ہوگا "ڈاکٹر کی بات سن کر مرہا کے سسر نے فورا سے مرہاکی طرف دیکھا اور پھر بولی:

" چلیں بابا" مرہا ان کا دھیان خود کی طرف دیکھ کر جلدی سے باہر کی طرف بڑی----

واپسی کو انہوں نے میڈیسن پھل دودھ اور وہ تمام چیزیں جو ڈاکٹر نے کہی تھی مرہا کو دی اور بولے:

جلدی سے ان کو لے کر اپنے کمرے میں سے لے جانا یہ نہ ہو" کہیں تمہاری ساس دیکھ لیں اور پھر بعد میں شروع کر دیں اپنا خیال رکھا کرو پہلے تمہیں زندگی صحت والی اولاد عطا فرمائے "

حال:

آج بھی مرہا کی طبیت صبح سے خراب تھی وہ اپنی سوچوں میں اس قدر گھوم تھی کہ اسے اپنا ہاتھ استری پر لگنے کا پتہ ہی نہیں چلا ---

ارے بیٹا کیا کر رہی ہو سارا ہاتھ جلا لیا "مرہا کے سسر فورا" سے استری کو پلگ نکالتے ہوئے بولے :

وہ میں کپڑے پریس کر رہی تھی میرا دھیان نہیں تھا ۔کوئی بات" نہیں اس کو ٹیوب لگا لیتی ہوں"

" ہاں جاؤ جلدی سے لگاؤ کہیں چھا لےنا بن جائے"

جی بابا "یہ کہتے ہی وہ کمرے کی طرف دوڑی اسے واقعی" بہت جلن ہو رہی تھی جلدی سے ٹیوب لگا کر وہ باہر آئی اور جا کر کپڑوں کاپھرا مشین سے نکالنے لگی ابھی نے نکال ہی رہی تھی اور بلڈ پریشر ہائی کی وجہ سے مجھے چکر آیا اور وہ نیچے گری اور اس کی چیخ نکل گئی اس کی چیخ سن کر زکاجو باہر سے آرہا تھا اور اس کی طرف بڑاجب کہ مرہا درد سے تڑپ رہی تھی زکا کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو اور تیزی سے بہنے لگے------------------

----

"زیوا اور عذا بھائی کا رشتہ ٹھیک ہے بھائی بہت زیادہ سنجیدہ ہیں جبکہ زیور بہت زیادہ شرار تی ،ہر وقت کھلکھلانے والی اپنے آپ میں مگن جبکے عذا بھائی سنجیدہ اور کم بولنے والے انسان ۔یہ فیصلے سہی ہے اے اللہ پتہ نہیں میرے دل کی کیوں گھبرا رہا ہے،ہر طرف خیر کرنا زیوااور عذاکے نصیب کو بہت اچھے لکھنا اوربہتر کرنا ،تو بہتر جانتا ہے بے شک تو ہی جو دلوں کی حالت بدلنے پہ قادر ہے تو ہی ہے جو انسان کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور ہر شے پہ قادر ہے تجھی سے ہم مانگتے ہیں جو عطا کرنے والا ہے میرے دل کی حالت کو بدل دے ،پتہ نہیں مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرا کوئی اپنا بہت زیادہ تکلیف میں ہے جو بھی ہے اس کو اس کی تکلیف سے دور کر دے ا"بھی وہ بات ہی کر رہی تھی کہ اس کا موبائل بجنے لگا فورا سے موبائل کی طرف بڑ ہی ٹائم دیکھا جہاں رات کا ایک بج رہا تھا جبکہ فون والے کی بات سن کر وہاں پر ساکت رہ گیاور فورا سے نیچے کی طرف بڑھ گئی -----------------------

----

مرہا کو جیسے ہی ہاسپٹل لایا گیا مرہا کی حالت بہت زیادہ خراب تھی خود بلڈ پریشر کنٹرول نہیں ہو رہا تھا اور کچھ اس کی حالت اس قدر بری ہو رہی تھی تکلیف سے جان جا رہی تھی ڈاکٹر فوراسے اسےاندر لے گئے تھے۔ چیک آپ کے بعداپریشن کا بتا

دیا گیا اوراس سارے میں ایک بج چکا تھا جیسے ہی ڈاکٹروں نے اپریشن کے لے کہا اور حسن صاحب نے فور ا سلیمان صاحب کو کال ملائی ان کا فون بند جا رہا تھا پھر انہوں نے فورا ہی ایرا کانمبر پر کال کی کہ کسی کا نمبر لگ جائے جیسے ہی انہوں نے کال کی تو ایرا نے فورا ہی اٹھا لی اور انہوں نے جلدی سے اسے اپریشن کا بتایا اور تمام حالت بتائی اور فورا آنے کا بولا ------

جیسے ہاسپٹل میں داخل ہوئے ہیں تو مرہا کواپریشن تھریٹر کی طرف لے کے جایا جا رہا تھا سلیمان صاحب اور رخسار بیگم تو ساکت رہ گئے-------

یہ ان کی بیٹی تھی آنکھوں کے نیچے سے سیاہ ہلکے ،اتنی کمزور ،بال بکھرے ہوئے انتہائی بری حالت میں سے اس طرح سے دیکھ کر رخسا ر بیگم تڑپ کر مرہا کی طرف بڑی---

دیکھیں پیچھے ہو جائیں ہم نے پہلے ہی کہا تھا ان کا خیال" رکھیں اگر ان کا خیال رکھا نہ رکھا گیا تو ہم بچے یا ماں میں سےایک کو بچا سکتے ہیں لیکنانہوں نے کبھی میری بات کو سیریس نہیں لیا مجھے تو لگتا ہے یہ دو ٹائم کا کھانامشکل سے ملتا ہے جس طرح کے حالات ہیں اب ہم کچھ نہیں کہہ سکتے آپ جلدی سے پیچھے ہٹ جائیں "جلدی سے اپریشن کی طرف لے کر جانا لگےڈاکٹر کے بات سن کر رخسار بیگم جہاں کی تھی

وہیں کی رہ گئی جبکہ سلیمان صاحب کھڑے اب تک اپنی بیٹی کے چہرے کو دیکھ رہے تھے یہ ان کے گھر کی کبھی روئی نہ تھی ان کی خوشیاں جن کے آنسو وہ خود میں سمیٹ لیتے تھے کھلکھلاتی بیٹی جس سے ان کاگھر روشن تھا آج وہ اس حالت میں تھی وہ تڑپ گئے وہ جاننا چاہتے تھے کہ ان کی بیٹی نے انہیں کیوں نہیں بتایا آخر ایسی کیا مجبوری تھی کیونکہ بیٹی ایسی رہی کیا وہ اپنے باپ پر بوجھ تھی جو ایسی کیا بات تھی جو وہ ظلم سہتی رہی---------------

----

دیکھیں پیشنٹ کی حالت انتہائی خراب ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ" جلدی سے اس پیپر پر سائن کر دیں "نرس جلدی سے پیپر لے کر زکا کی طرف بڑی --

کیا ہے اس پیپر میں "سلیمان صاحب جلدی سے آگے بڑھیں اور" بولے:

دیکھیں یہ پیپر ہے کہ ہم بچے یا ماں میں سے کسی ایک کو بچا سکتے ہیں اگر ان میں سے کسی بھی ایک کی جان جاتی ہے تو ہاسپٹل ذمہ دارنہ ہوگا اور ویسے بھی انہیں کافی ٹائم پہلے ہی بتا دیا تھا انہوں نے خود ہی دھیان نہیں رکھا ڈاکٹر بہت غصے میں ہیں جلدی کر دے یہ نہ ہو کہ دونوں کی جان چلی جا ئیں نرس ناراضگی سے بولی :

جب کہ سلیمان صاحب سے زکاکے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے یہ وہ انسان تھا جسے انہوں نےپسند کیا تھا ،یہ انہیں اپنی بیٹی کے لیے ٹھیک لگا تھا آج ان کا ایک اور پشتاوےکی ضد میں تھے پہلے مناہل وہ اپنے گھر میں خوش نہ تھی بے شک وہ خوش رہتی تھی لیکن انہیں نظر آتا تھا اپنی بیٹی کی آنکھوں کی چمک اپنی بیٹی کی انکھوں پہ سیاہ ہلکے وہ بھولے تو نہ تھے اور اب مرہا کی یہ حالت انتہائی اذیت میں ڈال رہی تھی آج انہیں اپنی زندگی کا ہر فیصلہ غلط لگ رہا تھا ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کہ انہیں آئی جس نے آواز نے ان کی سوچ کو توڑا ---

"ہمیں اپنا پوتا چاہیے ہم بالکل نہیں جانتے ہم بچے زندگی چاہتے ہی"ں ساجدہ بیگم جلدی سے تیزی سے آگے بڑھ کر بولی جبکہ ذکاا اس پیپرکو دیکھ رہا تھا جہاں اس کی بیوی ،اس کا مستقبل اور اس کی زندگی سے جڑی تھی یہ وہ انسان تھی جو شاید اس سے بہت محبت کرتی تھی سائن کرتے وقت اس کے ہاتھ کا نپے تھے --

"دیکھیں جلدی کریں جو بھی کرنا ہے مجھے نہیں لگتا ہمارے پاس اتنا ٹائم ہے کہ سب کی باتیں سنیں"انہیں اس طرح سے دیکھ کر غصے سے بولی :

زکا نے کا نپتےہاتھوں سے پیپرپرسائن کیااور بولا:

مجھے میری بیوی زندہ چاہیے کچھ بھی کریں ہمیں   ماں"
چاہیے "اس کے سن کر نرس تیزی سے کمرے کی طرف بڑھے
دو گھنٹے گزر چکے تھے جبکے باہرسب زمین پر نظر ٹکائے
بیٹھے تھے سلیمان شرمندگی سے نظروں تک نہ اٹھا رہے تھے

جبکہ زکا کی نظروں سے ہر وہ لمحہ ارہا تھاجب اس نے کہا تھا
اس کی ہنسی کو اس کی خوشی کو ختم کیا تھا جب اس کی طبیت
خراب هوتی تھی تب بھی وہ اس سے کام کرتا تھا آج اس کا
احساس کر رہا تھا کہ شاید اس کے ماں باپ کے سامنے شرمندہ
ہو گیا تھا جن کی بیٹی وہ اپنے ساتھ لے کر آیا تھا اس کا اس نے
خیال نہیں رکھا تھا جو بھی تھا اس کے اندر اس کا ضمیر اسے
جھنجوڑ رہا تھا بلا آخر دو گھنٹے بعد انتظار ختم ہوا اور ڈاکٹر
باہر جیسے ہی ڈاکٹر باہر آئی تو سب اپنی جگہ سے کھڑے ہو
گئے اور فورا سے ڈاکٹر کی طر ف بڑھے---

آئی ایم سوری " زکا سا کت نظروں سے دیکھ کر رہ گیا ---"

کیا واقعی ہی مرہا اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی شاید وہ اس"
قابل تھا کہ اسے چھوڑ کر چلی جاتی ایک بےبس ساآنسواس کی
آنکھ سے گرا جبکہ رخسار بیگم وہیں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو
دی-----------------

Episode #13:

ان کی بیٹی ان پر بوجھ تو نہ تھی جو کبھی ان کے پاس نہ آئی اسے آنا چاہیے تھا اسے اپنے ہوئے ے ظلموں کا بتانا چاہیے تھا ،ویسے کیسے کر سکتی تھی وہ تو ان کی گھر کی رونق تھی وہ کیسے غافل ہو گئے--------

کیا واقعی مر ہا مر گئی تھی کیا وہ واقعی ہی اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی ہاں شاید اسی قابل تھا کہ مرہا اسے چھوڑ کر چلی جاتی اسے کیا کچھ نہ یاد آیا تھا ہر وہ بات ،ہر وہ لمحہ جب اس کی خوشی کے لیے اپنی خوشی قربان کرتی تھی ابھی ان کی زندگی نارمل ہوئی تھی ابھی پرسوں کی تو بات کیا اس کی زندگی اتنی تھوڑی تھی کہ وہ مر گئ

مرہا کی لاش کو ڈاکٹروں نے یہ کہہ کر انہیں دیا تھا کہ "یہ خود ہی زندہ نہیں رہنا چاہتی تھی اس نے خود ہی کوشش نہیں کی شاید یہ بہت پہلے خود کو یہ بات مان چکی تھی یہ اس دنیا میں نہیں رہے گی ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی اور ہمیں یقین تھا ہم اسے بچا لیں گے اگر انسان خود ہی بچنا نہ چاہے تو کوئی کیا کر سکتا ہے "--

جبکہ ڈاکٹر کی بات سن کر رخسار یہ سوچ کر رہ گئی کہ آخر ایسی کون سی مجبوری تھی کہ ان کی بیٹی زندہ لاش بن گئی ایسی کون سی تکلیف تھی جس نے اسے یوں ویران کر دیا اسے کون سی مجبوری تھی جو وہ اپنے ماں باپ کو بتا نہ سکی اس کے ماں باپ اس سے بہت پیار کرتے تھے انہیں وہ لمحہ یاد آیا جب وہ پہلی بار مرہا کو اپنے ساتھ گھر لائی تھی ،ان کے ہاتھ میں کتنی چھوٹی سی تھی پھر جب اس نے قدم قدم چلنا سیکھا ،بولنا سیکھا جب وہ پہلی بار ماما کہا ،جب وہ کھلکھلاتی تھی جب وہ اپنی بہنوں کے ساتھ ہستی تھی ،مستیاں کرتی تھی ،کھیتوں میں جایا کرتی تھی اور ہمیشہ ان کے لیے کوئی پھل یا سبزی لایا کرتی تھی کیا کچھ نہ یاد آیا تھا اس کی شادی جہاں انہوں نے اپنی زندگی کے سارے ارمان پورے کیے تھے کس قدر خوشی سے اس کی اس کی شادی منائی تھی اور آج ان کی بیٹی سال بعد ان کی بیٹی کی لاش پڑی تھی کیا یہ ان کی بیٹی تھی ،نہیں یہ ان کی بیٹی کہاں تھی جو ان سے کبھی کوئی بات نہ چھپایا کرتی تھی یہ تو کوئی اور ہی تھی جس نے اپنے دل میں رازوں کا ایک قبرستان دفن کیا تھا یہ شاید اس کا دل قبرستان بن گیا تھا یہاں اس نے اپنی ہر تکلیف اور

غم کو چھپا لیا تھا "رخسار بیگم بہتے ہوئے آ نسو سےسا
کت سی مرہاکے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی

کاش کاش میں بہت پہلے یہ سمجھ لیتی کہ میرا وہم غلط نہ تھا زکابھائی واقعی ہی غلط تھا میری پیاری بہن جس کی خوشی میں جس کی کھلکھلاہٹ جس کی چمکتی آنکھوں کو دیکھ کر لوگ دنگ رہ جاتے تھے آج اسے اس طرح دیکھ کر ویران دیکھ آج بھی لوگ دنگ رہ گئے اتنی جوان موت اتنی جوان 23سال کی عمر تو تھی یہ تو اس کے جوانی میں رنگ بھرنے کی عمر تھی وہ ایسے چلی گئی تھی جیسے کبھی تھی ہی نہیں "ایرا تڑپتی ہوئی اس کے بند آنکھوں کو دیکھ رہی تھی اس کے بہن تو نہ تھی یہ تو پتہ نہیں کون تھا کا ش یہ خواب ہوتا ،ایسے تو خواب میں بھی نہیں ہوتا ایسے برے خواب کو تو انسان کوویسے ہی بھول جانا چاہے لیکن یہ انسان کو انسان کبھی نہیں بھلا سکتا ذہنی اذیت کہیں زیادہ بڑی تھی --------------

زیوا تو اپنے ہوش میں ہی نہیں تھی وہ سب سے زیادہ اٹیچ مرہا سے تھی مرہا کو اس طرح دیکھ کر وہ بار بار اپنے ہوش گو ا رہی تھی وہ کس طرح سے یقین کر لیتی ہوں کل تک جو بہن اس کے لیے ماں برابر تھی آج وہ موت کے منہ میں تھی اور وہ اس دنیا سے منہ پھیر کر چلی گئی تھی کیااس کو کوئی نہ سمجھا تھا کوئی ایسا نہ تھا جواس کو سمجھ سکتا کیا کوئی اس کا بھی اپنا نا تھا جسے وہ اپنا غم بتا سکتی ہوں اور اپنے دل کو قبرستان بننے سے بچا سکتی شاید نہیں کا ش وہ بتا دی اب یہ کاش ان کی زندگی میں رہ گیا تھا ----------------

----

ہر وہ لمحہ جو اس نے مر ہا کے ساتھ بتایا تھا اس کو یاد آ رہا تھا اسے وہ لمحہ یاد آیا جب مرہا سرخ ساڑی اس کے پاس آئی تھی اور بہت محبت اس کی سینے پر سر رکھا تھااسے وہ لمحہ یاد آیا جب صبح صبح اس کا ما تھے پر بوسہ دے کراسے جگاتی تھی اسے وہ لمحہ یاد آیا جو آج

سے دو دن پہلے جب وہ باہر کی طرف بڑھ رہا تھا تو مرہا نے اس کا ہاتھ تھام کر اس سے بولی تھی :

"میں مر جاؤں گی تب بھی مجھ سے بات نہیں کرو گے اس کی بات سن کر زکاتڑپ کر اسکی طرف مڑا"

"کیا بکواس کر رہی ہو تم "اور غصے سے بولا

"سچ کہہ رہی ہیں تم میری برداشت سے زیادہ اذیت دے رہے ہو ایک دن تم رو گے اور مجھے پکارو کہ میں نہیں آؤں گی "مرہا روتے ہوتے ہوئے بولی:

"اور وہ دن کبھی نہیں آئے گا دیکھ لینا" جزکا کو اپنے ذہن میں الفاظ گونجھتے ہوئے محسوس ہوئے کئی آنسو بے بس زمین پر گر ےاس کے پاس کچھ نہ بچا تھا زندگی میں کچھ تھا ہی نہیں وہ دنگ بیٹھا تھا.......

جب ہاشم نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا ہے اور اس سے بولا :

"جنازے کا وقت ہو چکا ہے" اس کے بات سنتے ہی زکانے جھٹکے سے سر اٹھایا اور ہاشم کی طرف دیکھا جبکہ اس کی بکھری حالت دیکھ ہاشمی نے جلدی سے گلے لگا لیاہا

شم کے گلے لگتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دیا جبکہ اسے اس طرح روتے دیکھ کر زکا کے والد صاحب زکا کی طرف بڑھے اور روتے ہوئے بولے:

"جتناتم نے اس بچی پر بہت ظلم کیا ہے خدا تمہارے لیے آسانیاں پیدا کریں میں نے اس بچی کو بہت تڑپتے ہوئے دیکھا ہے یقین جانو بہت تڑپتی تھی میں نے اس کی آنکھوں میں دکھ دیکھا ہے یہ باقی نے بھی اس پر بہت ظلم کیا اور مجھے لگتا ہے کہ اس ظلم میں میں بھی شامل ہو گیا جو تمہیں روک نہیں سکا مجھے تمہیں روکنا چاہیے تھا تمہاری ماں اور بہن اس ظلم میں سب سے آگے تھی انہیں اس کا حساب دینا پڑے گا میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ میری بیٹی کی نصیب اچھے کرے کیوں نہ کہ جو دوسروں پر ظلم کرتی ہیں ان کا انجام بھی ایسا ہی ہوتا ہے خدا اس کے لیے آسانیاں پیدا کریں چلو اٹھ جاؤ اب اسے رخصت کرنے کا وقت آگیا ہے "ذکا کو اٹھاتے ہیں بولے:

تمام دنیا اسے برا کہہ رہے ہیں جب کہ وہ اس قابل تھا لیکن اس سے بڑا غم بھی سب سے بڑا تھا اس نے اولاد اور بیوی ایک دن ہی کھوئی تھی اور وہ بھی جو اس سے بہت زیادہ محبت کرتی تھی شاید یہ اس کی سزا تھی جو اس نے کبھی اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا-----

----

جنازے کو کندہ سلیمان صاحب عثمان ،نواف اور ذکانے دیا انہوں نے چاروں طرف سے اسے کندھا دیا اور قبرستان کی طرف بڑھ گئے ------

قبرستان جاتے ہوئے اتنا ہر وہ لمحہ یاد آیا جو انہوں نے اپنی بیٹی کے ساتھ گزارا تھا اسے چلنا سکھانا، مجھے بولنا سکھانا ،کسی کو کچھ کھلانا اس کو کھلکھلاتے ہوئے دیکھنا ایک ماں باپ کے لیے بڑا غم ہے جوان اولاد کو اس طرح سے کندہ دینا یہ کام انہوں نے سر انجام دیا تھا یہ کام دنیا کا سب سے مشکل ترین کام لگ رہا تھا ماں باپ واقع ہی بے بس ہوتے ہیں اپنی اولاد کی قسمت کاش لکھ سکتے اور اپنی بیٹیوں کی زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں لکھ

دیتے انہیں حیرت ہوئی اتنے بے حس لوگوں پہ کہ جنہوں نے ان کی بیٹی کو قبر تک پہنچا دیا اور اب بھی وہ بازنہیں آرہے تھی میں ----

انہیں وہ لمحہ یاد آیا جب ہا سپیٹل سے وہ اپنی بیٹی کو اپنے اپنے گھر لے کے جانا چاہتےتھے لیکن زکا نے ایسا نہیں کرنے دیا تھا زکا نے کہا کہ اسے یہاں اس کی سسرال کے پاس والے قبر ستان میں دفنایا جائے جبکہ سلیمان صاحب چاہتے تھے کہ جہاں ان کے والدین کی قبریں ہیں ان کے پاس دفنایا جائے تاکہ ان کی اولاد آتے جاتے ان کی بیٹی کے لیے دعا کریں لیکن زکانے ان کی بات نہیں سنی تھی-------

آج انہیں بے انتہا شرمندگی تھی اپنی بیٹی کے لیے اس طرح کا دمادڈھونڈ ا جس نے اسے قبر میں اتار کردیا تھا------------

تمام مرد اپنے دکھی اور انتہائی نڈھال کندھوں سے گھر کی طرف بڑھیں جبکہ زکا وہی بیٹھا تھا جس کو ہاشم زبردستی گھر کی طرف لے کر بڑھا جیسے ہی گھر میں

داخل ہوا تو اپنی ماں کے کمرے کی طرف بڑھا وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر رونا چاہتا تھا جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا ساجدہ اور رابیل اس کی طرف پیٹھ کیے باتیں کرنے میں مگن تھی کی ان کی باتیں سن کر دو منٹ کے لیے رک گیا ---

"اچھا ہوا مرہا مر گئی جان چھٹی میرے بیٹے کو اپنی انگلیوں پر نچا رہی تھی مجھے پہلے ہی پتہ تھا اس کی طبیعت نہیں تھی اسی لیے صبح سے کام کروا رہی تھی لیکن مجھے نہیں پتہ تھا تو مر جائے گی خیر اچھا ہوا "

"ارے واہ اماں آپ نے تو کمال کر دیا سانپ بھی مر گئی اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی آپ کا پلان بہت ہی سکسیس فل رہا "رابیل قہقہ لگاتے ہوئے بولی جبکہ ان کی بات سن کر زکوۃ دنگ رہ گیا ----------

اسے ہر وہ لمحہ یاد آیا جب وہ اپنی ماں کے پاس آکے بیٹھتا تھا اور اس کی ماں مرہا بھی برائی کرتی تھی کیا اپنے بیٹے کا گھر بسا دیکھنے نہیں چاہتی تھی اس نے انتہائی قرب سے آنکھیں بند کی اور وہ اپنے کمرے کی

طرف بڑھ گیا اور بیڈکے ساتھ نیچے بیٹھتا ہی چلا گیا اور روتے ہوئے گڑگڑانے لگے

"اے اللہ مجھے معاف کر دے مرہا مجھے معاف کر دو میں انتہائی اذیت میں ہوں میں جانتا ہوں مجھے معافی نہیں ملے گی لیکن میں چاہتا ہوں تم مجھے معاف کر دو میں اپنی ماں کی باتوں میں آگیا اور تم پر یقین نہ کیا "کس کس کا غم منا تااپنی ماں کا جنہوں نے اس کاہنستا بستا گھر اجاڑ دیا یا اپنی بہن کا جسے اسنے اپنی اولاد کی طرح مانا بہت دیر رونے کے بعد وہ دراز سے سر درد کی گولی نکالنے کے لیے جیسے ہی اس نے دراز کھولا اسے اندر بہت سے خط ملے اس نے پہلا خط بولا تو وہ ذکا کے نام میرہاکا لکھا تھا وہ اس کی ہینڈ رائٹنگ پہچانتا تھا۔۔۔۔

"میں جانتی ہوں جب تمہیں یہ خط ملے گا کہ شاید اس میں اس دنیا میں نہ ہوں لیکن میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں مجھے تم سے بہت محبت ہے مجھے تمہاری غلط فہمی کی وجہ سے مجھے سمجھ آگئی تھی اور میں تمہیں بتانا چاہتی تھی کہ ارحم اور میرا ایسا کوئی تعلق نہیں ہے وہ مجھ سے پانچ

سال چھوٹا ہے تم نے سوچ بھی کیسے لیا ار ہم ایرا سے محبت کرتا ہے اسی سے شادی کرنا چاہتا ہے میں تو اس کی مدد کر رہی تھی "جیسے ہی زکا نے یہ پڑھا اس کے ہاتھ سے خط فورا نیچے گرا اور وہ اپنے گھٹنے میں چہرہ چھپا کر ٹوٹ پھوٹ کر رو دیا ----

کاش وہ اس کے بات لیتا کاش آج اس کی زندگی میں اس کی ہم سفر اس کے ساتھ ہوتی جن کی باتوں میں آکر اس نے اپنا گھر اجاڑا تھا وہ تو آج کھلکھلا رہے تھے وہ اس کے اپنے رشتے کو نہ تھے آخر وہ اپنی کس کس رشتے کو کوستا آج اس کے پاس تکلیف کے علاوہ کچھ نہ ہو اور تکلیف اس قدر تھی کہ اسے سانس لینا دوربھر ہو رہا تھا کاش میں اس کے بات سن لیتا اسے نہ جھٹکتا "اسی طرح روتے ہوئے ساری رات گزر گئی-------------------------

----

Episode #14:

آٹھ ماہ بعد

"ہم لوگ کیوں بھول جاتے ہیں کہ گمشدہ لوگ واپس ملتے ہیں بچھڑے ہوئے لوگ نہیں اور کبھی کبھار تو یہ جانتے ہوئے بھی ہم تلاش جاری رکھتے ہیں ایک امید کا دیا دل میں جلائے رکھتے ہیں ہماری آنکھیں ان کی تلاش میں رہتی ہیں مگر یہ تو بہت پہلے تہ ہو گیا ہوتا ہے اب وہ ہمیں نہیں مل سکتے"------------------

جانے والوں کو تو کوئی بھی نہیں بلا سکتا چاہے وہ دوست ہو یا دشمن لیکن ان کے لیے تو ان کی بیٹی تھی ،ان کی بہن تھی ،خوشیاں تھیں، روشنی تھی وہ کیسے اسے بھول جاتے لیکن جانے والے کے ساتھ جایا نہیں جاتا انہوں نے اس کو اللہ کا فیصلہ قبول کر کے اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی بے شک ان کے گھر ویرانیاں تھی بہت عرصے سے کوئی کھلکھلایا نہ تھا کھلکھلاتا بھی کیسے جو وجہ تھی کھلکھلانے کی وہ چلی گئی تھی

یہ شاید ہمارا جب کوئی بہت اپنا چلا جاتا ہے تو ہمیں ایسے لگتا ہے اگر ہنسیں گے قہقہ لگائیں گے تو ہمارے اپنے کیا سمجھیں گے کہ ہمیں ان سے محبت نہیں ہے اسی لیے وہ بھی اسی طرح ایک دوسرے سے نظریں چراتے ہوئے اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہے تھے جبکہ اپنے بچوں کو اس طرح سے دیکھ کر ماں باپ غم سے نڈھال تھے جو پہلے ہی اپنی بیٹی کا غم سہ چکے تھے اب اپنی اولادوں کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر انہیں احساس ہوتا تھا کہ انہوں نے کیا کھو دیا-----------

زیوا تو جیسے خا موش ہی ہو گئی تھی نہ اس کی شرارت تھی نہ اس کی ہنسی جبکہ ایرا صرف کام کی رہ گئی تھی وہ پورا دن کالج جاتی اور آکر اسائنمنٹس بناتی، رخسار بیگم کی کچن میں مدد کرتی اور اسی طرح خود کو مصروف رکھتی تھی -----------

نہ وہ کھیت جاتی تھی ،نہ وہ کزنوں کے ساتھ بیٹھتی تھی اس کاد ل بھی نہیں کرتا تھا اس کا دل جیسے رشتوں سے اٹھنے لگا تھا ----------------

ان سب کو دیکھتے ہوئے تمام بڑوں نے فیصلہ لیا جو شاید ہر انسان اپنی زندگی میں خوشیوں کے لیے لیتا ہے -----

آج پھر تمام بڑے جمع تھے جن میں رحمان صاحب ،ارمان اور سلیمان صا حب اور ان کی بیگمات ایک دوسرے سے نظریں چراتے ہوئے ایک کمرے میں بیٹھے تھے جبکہ تمام چھوٹے جو آج سلیمان صاحب کے گھر تھے باہر صحن میں بیٹھے تھے آج ان کے پاس کرنے کو کوئی بات نہ تھی ،نہ لڑکیاں کمروں میں گھسی باتیں کر رہی تھیں اور نہ ہی لڑکے کھلکھلا رہے تھے عثمان بھی جیسے وقت سے پہلے ہی بڑا ہونے لگا تھا وہ بھی اب سنجیدہ رہنے لگا تھا جبکہ نواف زیادہ تر اپنا کام اور اپنے آفس میں رہتا تھا ہر کوئی جیسے ایک دوسرے سے نظریں چراتے ایک دوسرے کی زندگی سے نظریں چراتے اپنی اپنی زندگی میں مصروفیت ڈھونڈ رہا تھا --------------

حالات کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے ارمان صاحب گلا صاف کرتے ہوئے بولے

" ہمیں مرہا بیٹی کا بہت دکھ ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ ہمارے بچے اس طرح سے نہ رہیں بلکہ واپس سے کھلکھلانے لگے ،جانے والے کے ساتھ جایا نہیں جاتا اور ویسے بھی وہ اللہ کی امانت تھی اللہ نے لے لی ،دکھ اور خوشیاں زندگی کا حصہ ہیں میں چاہتا ہوں کہ جو فیصلہ آپ نے کچھ وقت بعد لینا ہے وہ اب لے لیں "

جبکہ ان کی بات پر رخسار اور سلیمان صاحب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سوالیہ نظروں سے ارمان کے صاحب کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

کیا کہنا چاہتے ہو صاف صاف بات کرو "سلیمان صاحب" ارمان صاحب کی طرف دیکھ کر بولے:

میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی امانت لے جاؤں کیونکہ میں" یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے گھر میں خوشیاں ہوں میں یہ نہیں کہتا کہ شہنائیاں بجائی جائیں لیکن سادگی سے ہماری بیٹی کو ہمیں دے دیا جائے مجھے یقین ہے اس کی زندگی میں خوشیاں ہوں گی اور مجھے یقین ہے کہ کوئی اسے دکھ نہ ہوگا اس کی آنکھوں میں کبھی نمی نہیں آئے گی "جبکہ ان

کی بات سن کر رخسار بیگم نے اپنی آنکھوں کی نمی صاف کی اور بہت نرمی سے بولی:

"بھائی میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا ،میں نے آپ کو بھائی سمجھا ہی نہیں مانا بھی ہے اور میں جانتی ہوں کہ یہ اللہ کے فیصلے ہیں میں خود چاہتی ہوں کہ میرے بچے خوش رہیں جانے والا چلا گیا لیکن میں نہیں چاہتی کہ یہ نکاح سادگی سے ہو شہنائیاں خوشیاں حصہ ہیں زندگی کا لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ میری بیٹی کی یہ خواہش نہ رہے کہ اس کی شادی خوشی سے نہیں منائی گئی ،اسی لیے تمام رسمیں ہونی چاہیے میں نہیں چاہتی کہ کل آنے والے وقت میں اسے کسی بھی طرح کی شرمندگی یا پچھتاوا ہو ،باقی خوشیاں اور غم اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں وہی ہے جو انسان کو صبر دینے والا ہے اللہ میری بیٹی نصیب اچھے کرے اور جو چلی گئی اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دے "

امین ثم امین" سب ان کی بات پر بولے:

میں چاہتی ہوں کہ آج سے چھ ماہ بعد کی تاریخ رکھ لے "
تاکہ آپ بھی ہمی تیاریاں پوری کر لیں اور ہم بھی اپنی تمام
تیاریاں پوری کر لیں ہمیں صرف زیوا بیٹی چاہیے ہمیں اور
: کچھ نہیں چاہیے "رانیا بیگم انتہائی عاجزی سے بولی

جی بالکل ہم جانتے ہیں کہ آپ کو ہماری بیٹی چاہیے لیکن"
ہم ماں باپ ہیں ہم اپنی بیٹی کے حال کو دیکھ کر اس کی
مستقبل کو نہیں چھوڑ سکتے اس لیے ہم یہ چاہتے ہیں کہ
ہم اپنی بیٹی کو ہر وہ سہولت دیں جو اس کے مستقبل میں
اس کے کام آئے اور اسے کبھی ہم سے کسی بات کی
شرمندگی نہ ہو سے وہ خوشیوں سے اپنے گھر میں رہے
اور اپنے خوبصورت گھر کو سجائی اللہ اس کے نصیب
اچھے کرے "سلیمان صاحب ارمان صاحب کو سمجھاتے
: ہوئے بولے
جبکہ ان کی بات سمجھ کر سب نے اتفاق کیا

اگر یہی سب باتیں ہو رہی ہیں تو میں چاہتا ہوں بر ہان "
کے لیے رمزا کا ہاتھ مانگتا ہوں جانتا ہوں ابھی اس سے

بڑی انزہ اور وانیہ ہیں لیکن میں اپنے بیٹے کے لیے رمزاکو مانگتا ہوں اور مجھے وہی پسند ہے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ کی بڑی بیٹیاں خدانخواستہ اچھی نہیں ہیں لیکن مجھے اپنے بیٹے کے لیے آپ کی بیٹی کا مزاج صحیح لگتا ہے میں یہ چاہتا ہوں ہمارے رشتے کبھی نہ ٹوٹے اور ہمارے رشتوں میں کبھی کوئی دراڑ نہ آئے ----

خون تو خون ہوتا ہے غیر اتنا نہیں کرتے جتنا انسان کا خون کرتا ہے خون کی تڑپ ہی الگ ہوتی ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے برہان کے لیے اپنی رمزا بیٹی کا رشتہ دے دے ۔میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ اس کی شادی کر دی آپ صرف نکاح کر دیں کیوں نہ کہ میں نہیں چاہتا کہ ہمارے بچے منگنی جیسی فضول سی رسم میں پڑھے۔انہیں ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے وقت چاہیے میں چاہتا ہوں کہ میرا بیٹا اسے سمجھیں "رحمان صاحب انتہائی نرمی سے اور عاجزی سے رانیہ بیگم کی طرف دیکھ کر بولے:

جبکہ ان کی بات سن کر سب نے حیرانی سے ر حمان صاحب کو دیکھا اور اور شہانہ بیگم کی طرف جب کہ شاہانہ بیگم خود رحمان صاحب کو حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی------

" میں یہ کیسے کر دوں بھائی وہ میری چھوٹی بیٹی ہے ابھی بڑی بیٹیاں پڑی ہیں لوگ کیا کہیں گے"

"بھابھی میں کوئی بری بات نہیں کر رہا یقین جانیں میں یہ جانتاہوں کہ برہان میرا بڑا بیٹا ہے اور آپ جانتی ہیں اگر آپ کو اور کوئی بیٹا ہوتا تو میں ضرور اپنی بیٹی دیتا لیکن اب میرا بیٹا ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں آپ کی بیٹی کا رشتہ لوں" انتہائی محبت سے کی ارمان صاحب کی طرف دیکھ کر بولے :

جبکہ ان کی انکھوں میں مان دیکھ کر ارمان صاحب نے ایک نظر اپنی بیگم کو دیکھا اور ایک نظر اپنےبڑے بھائی کو دیکھا اور پھر اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھا اور سلیمان صاحب کی طرف مڑے ان سے بولے :

بھائی میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کا فیصلہ آپ کریں آپ"
ہمارے بڑے ہیں ہمیں یہ بات سوٹ نہیں کرتی کہ ہمارے
بڑے بیٹھے ہوں اور چھوٹے فیصلہ کریں "جبکہ سلیمان
صاحب اپنے چھوٹے بھائی کی بات سن کر اپنی انکھوں
کی نمی صاف کرتے ہوئے بولے:

اگر میرا چھوٹا بھائی اپنے بھائی سےکچھ مانگ رہا ہے"
تو میں اسے ہاں ہی کہوں گا کیوں نہ کہ یقینا اس نے وہ
دیکھا ہوگا جو ہم نہیں دیکھ رہے اس لیے میں یہ چاہتا ہوں
کہ رمزا کا نکا ح برہان کے ساتھ زیوا اور عذا کے ساتھ
کر دیا جائے "

آج سے تینوں گھروں کی شادیوں کی تیاریاں شروع کی"
جائیں "وہ انتہائی خوشی سے بولے:

جبکہ ان کی بات سن کر رخسار بیگم اور باقی سب کے
چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی اور ارمان صاحب جلدی سے
مٹھائی لینے بازار کی طرف چل دیے جبکہ رخسار ہیں
تمام بچہ پارٹی کے بعد کرنے چل دی یہ بچہ پارٹی کو بات

پتہ چلی جیسے ہی تو سب بہت خوش تھے اب وہ سب ساتھ رہیں گے-------------------

----

"اے اللہ تو بہت رحیم ہے تو دلوں کی باتیں جان لیتا ہے تو جانتا تھا میری محبت سچی ہے اتنی جلدی میری جھولی میں ڈال دی اے اللہ میں جانتی ہوں تووہ کسی اور سے محبت کرتا ہے لیکن میں یہ بھی جانتی ہوں کہ میری محبت میں اتنی طاقت ہے اور آپ کی محبت میں جو آپ کو اپنے بندوں سے ہے مجھے یقین ہے آپ اس کے دل میں میرے لیے محبت ڈال دیں گے بہت شکریہ ،شکر الحمدللہ مجھے میری محبت عطا کرنے کے لیے مجھے یقین ہے میں اسے اپنا بنا لوں گی اے اللہ تو واقعی بڑا رحیم ہے ہمیں ایک دوسرے کے حق میں بہتر کرنا ،ہمارے لیے خوشیوں کے دروازے کھول دے، ہمارے نصیب بہت اچھے کرنا میں نہیں چاہتی کہ اپنی کوئی غم اسے چھوئے یا اللہ میری نیت شروع سے ہی نیک تھی اور آپ نے میری نیت کو دیکھ کر میرے لیے بے انتہا اچھا فیصلہ کیا ہے ،بے شک تو

بہترین فیصلہ کر لیتا ہے تو ہی تو ہے جو نعمتیں عطا کرتا ہے جو معجزات دیتا ہے کرتا ہے ،بے شک تو نے ہی یعقوب کو یوسف سے ملایا ہےتو ہی ہے محبت کرنے والوں کو ملانے والا، تو خوب جانتا ہے یا اللہ تیرا شکر ہے" وہ کب سے تہجد کی نماز میں اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو ہی رک رہے تھے یہ شکر کے آنسو تھے جو اس کو اس کی محبت کی ملنے پر بہہ رہے تھے لیکن وہ وقت انجان اپنی محبت مل جانے کا شکر ادا کر رہی تھی------------------------------

----

Episode #15

شادی کی تیاریاں اپنے عروج پرتھی لیکن نجانے کیوں فضا اداس سی معلوم ہو رہی تھی یہ شاید طوفان کے آنے سےپہلے کی خاموشی تھی اور کوئی خوش ہو کر بھی جیسے خوش نہ تھا ----

تین ماہ ہو چکے تھے تیاریاں کرتے ہوئے تقریبا ساری ہی تیاریاں پوری ہونے والی تھی اور ویسے بھی تین ماہ بہت ہوتےہے باقی تیاریوں کے لیے اسی لیے سب لوگ انتہائی پرسکون انداز میں اپنی چیزوں کو پورا کر رہے تھے -----------

بھی آج بھی ہمیشہ کی طرح سادہ سا دن تھا سب لوگ اپنے کاموں میں مصروف تھے   ایرا کے پیپر ہونے والےتھے تو آج کل اپنی پڑھائی میں مصروف تھی جبکہ زیوا کچن کے کاموں میں رخساربیگم نے اسے کچن کی تمام ذمہ داری سونپ دی تھی تاکہ وہ ذمہ داریوں کو سنبھال سکیں جبکہ مناہل آتی جاتی رہتی تھی ۔ تمام باقی کزنز بھی اپنی اپنے کاموں میں تھے-------------

سلیمان صاحب اور رخسار بیگم بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ ان کا فون بجا جیسے ہی انہوں نے فون اٹھایا آگے کی بات سن کر ان کے ہاتھ سے نیچے گر گیا اور ایک جھٹکے سے اٹھے جبکہ رخسار بیگم ان کے تاثرات دیکھ کر فورا سے پریشانی سے ان کی طرف بڑھی انہیں کسی گڑبڑ کا احساس ہو چکا تھا ------

کیا ہوا ہے آپ ٹھیک تو ہے نا "رخساربیگم پریشانی سے سلیمان" صاحب کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے بولی:

" کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے جلدی کرو ارمان صاحب ہاسپٹل میں ہے انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے" سلیمان صاحب جلدی سے کہتے ہیں باہر کی طرف بڑھ گئے جبکہ رخسار بیگم اپنی چادر لینے بڑھی-----

" اللہ خیر کرے لڑکیو تم لوگ گھر کی صفائی وغیرہ کر لو اور دھیان رکھنا بھائی کی طبیعت نہیں ٹھیک ہم لوگ جا رہے ہیں نہ جانے کیا ہوا ہے جو ان کی ایسی حالت ہو گئی "یہ بات کہتے ہی ان کی آانکھوں سے انسو ٹوٹ کر گرے اور جلدی سے باہر کی طرف آگئی جبکہ ان کی بات سن کر زیوا اورا یرا ساکت رہ گئی اور ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور جلدی سے فون کی طرف بڑھی تاکہ لڑکوں کو خبر کر سکیں اور وہاں کی خبر جان سکیں-----

----

انہیں یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ ان کا بھائی اس طرح سے لیٹا ہے خود کو سنبھال کر وہ جلدی سے آگئےبڑے اور ارمان صاحب کے ماتھے پر ہاتھ رکھا ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بولے:

ارمان تم ٹھیک ہو دیکھو میں آگیا "انتہائی فکر مندی سے بولے "
: جبکہ ان کی آواز سن کر ارمان صاحب نے اپنی انکھیں کھولی

"میرے پاس وقت کم رہ گیا ہے سلیمان بھائی میں چاہتا ہوں کہ میری خواہش کے مطابق نکاح ہو جو کا وقت ہم نے طے کیا ہے مجھے یقین ہے آپ میرے بچوں کو کبھی کوئی غم نہیں آنے دیں گے ۔اللہ کے بعد اپنے بچوں کو آپ کے حوالے کرتا ہوں مجھے یقین ہے آپ کی بیٹی میرے گھر میں خوش رہی تھی میرا وقت اتنا ہی تھا "

یہ بولتے ہیں انہوں نے کلمہ پڑھا اور ایک آخری ہچکی لی جبکہ ان کی بات سن کر سلیمان صاحب کی آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر ارمان کے ہاتھ پر گرے-----

"وہ کیسے ان کو ایسے دیکھ سکتے تھے انہوں نے تو انہیں پالا تھا اولاد کی طرح تھے وہ اور آج ان سے پہلے چلے گئے ان کا غم کس قدر بڑا تھا کہ کوئی نہ جانتا انہوں نے اپنی دو اولادیں کھوئی تھی ایک مرہا اور ایک اولاد جیسا اپنا بھائی آج ان کے کندھے کا ایک بازو ٹوٹ گیا تھا آج وہ ایک بازو سے لاچار ہو گئے تھے "

جیسے ہی گھر میں یہ خبر پہنچی ہر طرف رونے کی آواز اور چیخیں گھومنے لگی جبکہ درمیان میں چارپائی پڑی تھی ارمان صاحب کی اور اس پاس روتی اور تمام لوگ بیٹھے تھے عذا دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ساکت بیٹھا تھا جبکہ زیوا کے آنسو ہی نہیں رک رہے تھے ---

یہ آخر کیا ہو گیا تھا جبکہ رمزا اور وانیہ انزادھاڑے مار مار کر رو رہی تھی رانیا بیگم خود نڈھال تھی ان کا شوہر تھا ان کا عزیز شوہر نے بہت محبت تھی لوگ انہیں دیکھ کر ہیررانجھا بھی جوری کہا کرتے تھے وہ جب ایک ساتھ بیٹھتے تھے تو لوگ ان کی نظر اتارا کرتے تھے آج وہ کس طرح سے چلے گئے ان کو یقین نہیں آرہا تھا ابھی کل کی تو بات تھی ہمارے جانے والوں کے غم جیسے ہی ارمان صاحب کو غسل کے لیے لے جایا گیا تو تمام عورتیں اپنی باتوں میں مگن ہو گئی---

ایسے لگتا تھا جیسے وہ ملی ہی آج ہوں پتہ نہیں کیوں مرنے والوں کے گھر جا کر وہ اس طرح کی باتیں کرتی ہے---------

چچا کو کھا گئی ،مجھے تو لگتا ہے یہ شادی کی وجہ سے ہی ہوا ہے اچھی بھلی زندگی تھی بیچارا زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا

اسی کے ہی قدم کالے ہیں، قسمت ہی کالی ہے جیسے ہی نکاح کی بات کی لڑکے کا باپ چل دیا ،ہمیں تو لگتا ہے یہی سارے فساد کی جڑ ہے اس کی ہی قسمت ایسی ہے ،ابھی تو پتہ نہیں ہے اور کتنوں کو کھائے گی ،اس طرح کی بہت سی باتیں لوگ کر رہے تھے جبکہ عورتوں کی باتیں سب کے ہی کانوں میں جا رہی تھی اور کچھ کے تو دلوں میں اور ذہنوں میں جبکہ زیوا اپنی جگہ ساکت تھی اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ سب لوگ اسے قصوروار کہہ رہے ہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کی قسم واقعی اتنی خراب تھی ہر کوئی اسے قصور بار کہہ رہا ہے جبکہ رخسار بیگم آنے والے کو وقت سے انتہائی خوفزدہ تھی ان کو اندازہ تھا کہ اس طرح کی باتیں کس طرح رشتوں کو خراب کرتی ہیں سن تو رانیا بیگم بھی رہی تھی لیکن وہ تو وجہ نہیں دے رہی تھی جبکہ ایسی باتیں اور بہت سے لوگوں کے دلوں میں نہ صرف بس چکی بلکہ نفرت کا بیج بو چکی تھی-------

زیواکی زندگی مشکل ہونے والی تھی آنے والے وقت سے ہر کوئی خوفزدہ تھا لیکن پھر یہ بات تھی کہ چلو اپنے ہیں اپنوں کو احساس کریں گے ایک نہ ایک دن سمجھ جائے گا کہ یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے جانے والے کا تو وقت لکھا جا چکا تھا لیکن انہیں یہ نہیں پتہ تھا کہ اپنوں کو ہی تو پتہ ہوتا ہے کس جگہ وار

کرنا ہے غیروں کو کیا پتہ کہاں چوٹ لگتی ہیں اپنے یہ بتایا کرتے ہیں-------------

قسمت دور سے ان کی سوچوں پر ماتم کرتے رہ گئے جنازہ دینے کے جنازے گا ہ میں چھوڑآئے تھے ہاتھ مٹی سے بھرے ہوئے تھے

ایرا کو تو لگتا تھا کہ ان کی زندگی میں اب صرف پریشانیاں ہی رہ گئی ہیں لیکن انسان ہر چیز کا وقت مقرر ہوتا ہے بس انہی بھی اپنے وقت کا انتظار کرنا تھا اب دیکھو یہ وقت کب بدلنا تھا شاید وقت واقع ہی بدل رہا تھا رشتے اپنا رنگ دکھا رہے تھے یہ بات انہوں نے سمجھ لی تھی کیسے ایک ہستے کھیلتے خاندانوں کو نظریں لگ جاتی ہیں یہ لوگ نہیں سمجھتے لوگوں کی نظریں کھا جاتی ہیں گھروں کو ---

مرہا کی شادی پر ہی ان کے خاندان کو نظر لگ چکی تھی یہ شاید یہ قسمت کا کوئی اشارہ تھا کہ زیوا کی زندگی برباد نہ کرے لیکن انہیں اپنے رشتوں پر یقین تھا اور اسی یقین نے شاید نے اہیں بتا نا تھا کہ اندھا یقین کیا ہوتا ہے-------------------

پھر ایک وقت آتا ہے جب آپ کے من پسند لوگ آپکی زندگی" سے جانا شروع کرتے ہیں اور آپ چاہتے ہوئے بھی انہیں اپنے پاس رہنے کو مجبور نہیں کر سکتے، اور ایک سیاہ گہری خاموشی کی چادر اوڑھ لیتے ہیں۔ وقت گزرتا جاتا ہے اور

دھیرے دھیرے رشتوں پر سے آپ کا اعتماد اُٹھتا چلاجاتا ہے، پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جب آپ کو اپنی زندگی میں لوگوں کا آنا اور چلے جانا گو کہ حال میں تکلیف دیتا ہے، مگر آپ سنبھل جاتے ہیں کیونکہ تب تک آپ جان چکے ہوتے ہیں کہ یہی زندگی کی اصل حقیقت ہے اور اس دنیا میں ہر تعلق کا اختتام جدائی ہے"-------------------------

----

اسی یقین تین مہینے کس طرح گزر گئے پتہ ہی نہیں چلا تین دن بعد ان کا نکاح تھا شادی کی تیاری انتہائی سمپل طریقے سے ہو رہی تھی عذا کوئی مہندی یا کوئی رسم نہیں چاہتا تھا لیکن دنیا داری کو دکھانے کے لیے رسمیں کر رہا تھا--------------

----

Episode #16:

جیسے کہ آج گھر میں مہندی کی رسم تھی اسی لیے انہوں نے سب سے پہلے لڑکے والوں کی طرف مہندی کرنے کا سوچا آج عذا اور رمزاکی مہندی تھی پہلے رمزا تھا صرف نکاح پایا تھا لیکن پھر سلیمان صاحب نے کہا کہ "یہ میرا بھائی چاہتا تھا تو

اسی لیے رمزاکا بھی ساتھ ہی ہوگا "تمام تیاریاں بھی اسی حساب سے کی گئی تھی رانیا بیگم عدت میں تھی اسی لیے رخسار بیگم ان کے پاس تھی سب سے پہلے تمام گھر والے عذا کے گھر پر مہندی کی رسم کرنے کے لیے آچکے تھے جبکہ وہ ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا وہ انتہائی سپاٹ تاثرات لیے ان سب کو مہندی بناتے ہوئے دیکھ رہا تھا یا شاید وہ بہت اذیت میں تھا -----

بھائی آج آپ کی مہندی ہے تھوڑا سا مسکرا ہ لیں" اسے اس" طرح بیٹھا دیکھ کر وانیا اس کے ساتھ بیٹھ کر بولی جبکہ اذا نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنے سپاٹ چہرہ سامنے کی طرف کر لیا------

اسے ان سب سے چڑ ہو رہی تھی اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے ان میں سے کسی کو بھی اس ارمان سے محبت نہیں تھی لیکن شاید سبھی اس کے غم کو کم کرنا چاہتے تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ یہ فیل کرے کہ اس کا باپ نہیں ہے لیکن وہ اپنے غم میں اس قدر مصروف تھا کہ وہ تمام لوگوں کی خوشیاں نہیں دیکھ رہا تھا ------

سب سے پہلے مہندی کی رسم سلیمان اوررخسار بیگم نے کی سلیمان صاحب نے آگے بڑھ کر اعذ کا ماتھا چوما اور اس کے ہاتھوں پر مہندی لگائی اس کے بعد رحمان اور شاہانہ بیگم آئی

انہوں نے مہندی لگائی مہندی کو اتنی خاص نہیں تھی اسی لیے گانا بجانا اور ڈانس یہ سب نہیں ہوا تھا کیونکہ اذا نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ہر چیز سادگی سے ہونی چاہیے عذا کی رسم کرنے کے بعد سب لوگ زیوا کی طرف بڑھ گئے ------

----

آج زیوا کی مہندی تھی آج اسے اس کی محبت ملنی تھی غم اسےبھی تھا لیکن وہ کہتے ہیں نا جب محبت ہو تو پھر انسان کو کوئی چیز نہیں دکھتی اس کا بھی یہی حال تھا وہ مطمئن تھی اس کی محبت سے مل رہی ہیں-----

جانے والوں کے ساتھ جایا نہیں جاتا اس بات پر سبھی عمل کر رہے تھے اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ دونوں ہی طرف سے کوئی خواہش رہے یا بعد میں کسی بھی طرح کا کوئی مسئلہ ہو اسی لیے وہ ہر ممکن کوشش کر رہے تھے مسکرانے کی ذیوا کی مہندی بھی اسی طرح کی گئی سب سے پہلے سلیمان صاحب اور رخسار بیگم نےکی پھر صاحب رحمان صاحب اور شاہانہ اور پھر تمام کزنوں نے انہیں مہندی کی رسمیں کرتے ہوئے تین بج چکے تھے سب وقت کو دیکھتے ہوئے ارام کرنے کے لیے

بڑھ گئے کیوں نہ کہ کل انہیں بارات کی تمام تیاریاں کرنی تھیں وہ سب کزنز تھے اور کچھ رحمان صاحب کی وفات کے بعد تو تمام تیاریوں کی ذمہ داری سلیمان صاحب وہ رحمان صاحب کے کندھے پہ تھی اسی لیے گھر کے تمام لڑکے انہی رسموں میں مصروف تھے صبح سات بجے انہوں نے کھانا وغیرہ کا انتظام کرنے جانا تھا شادی میرج ہال میں رکھی گئی تھی تو وہاں کے سارے انتظامات انہیں کرنے تھے -------------

----

مہندی کی رسم کے بعد عذا گھر سے باہر نکل گیا اور رات کو دیر سے گھر میں داخل ہوا اور آکر اپنے کمرے میں لیٹ گیا اسے لیٹے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی رانیہ بیگم دروازہ ناک کر کے داخل ہوئی:

کہاں تھے میرا بیٹا میں کب سے انتظار کر رہی تھی" بالوں " میں ہاتھ پھیر کر دانیا بیگم محبت سے بولی جب کہ ان کا انداز دیکھ کر عذا کی انکھوں سے انکھوں میں نمی آئی اور فورا سے را نیہ بیگم کی گود میں چہرہ چھپا کر اپنی نمی کو چھپانے کی کوشش کی ---

یہی تھا "بھیگی اواز میں میں بولا جبکہ اس کا بھی اس کی اواز" میں بھیگا پن محسوس کرتے رانیا بیگم کی آنکھوں میں انسو

آئے ۔ یہ ان کا سب سے بہادر بیٹا تھا جو آج ان کی گود میں چہرہ چھپائے اپنے آنسو ضبط کر رہا تھا ---

بیٹا میری ایک بات یاد رکھنا زیواسے تمہا ری شادی تمہارے" بابا کی خواہش ہے اور میں نہیں چاہتی کہ اگلے جہاں میں مجھے کسی بھی طرح کا تمہارے بابا کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا عورتوں کے معاملے میں کبھی نہ بولنا میں جانتی ہوں آنے والے وقت میں بہت سے جھگڑے لڑائیاں ہوں گی جہاں محبتیں ہوا کرتی ہیں وہاں لڑائیاں بھی ہوا کرتی ہیں لیکن بہنوں اور بیوی میں جو سہی ہو اسی کا ساتھ دینا کبھی غلط کا ساتھ نہ دینا میں نہیں چاہتی کہ تم کبھی بھی زیوا کے ساتھ کچھ زیادتی کرو جس کا خمیزہ مجھے آخرت میں بھگتنا پڑے میں جانتی ہوں وہ بہت پیاری بچی ہے تو تم کسی اور کا نہ سہی اپنے بابا کی بات کی لاج رکھ لینا "رانیا بیگم : عذاکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے سمجھاتی ہوئی بولی

:جی ماما میں ایسا ہی کروں گا "ان کی گود ہی سر رکھے بولا"

صبح تمہارا نکاح ہے میں چاہتی ہوں کہ تم اسے خوشی سے مناؤ خوشی سے نہ سہی مطمئن ہی ہو جاؤ اس طرح اس طرح بے سکونی سے مت رہو جو چیز تمہیں تکلیف دے رہی ہے وہ کسی سے شیئر کر لو مجھے بتا دو میں کسی بھی طرح کی

تقریب ہو میں ماں ہوں میں جانتی ہوں میں بھی تو ہوں جو اپنی اولاد کی خوشیوں کے لیے اور اپنے شوہر کی خواہش کے لیے ان سب کو دیکھ ر ہی ہوں تو تم کیوں نہیں اور وہ بھی تو ہیں صرف تمہارے غم کو کم کرنے کے لیے اس طرح سے جھوٹی مسکراہٹ سے جائے کھڑے ہیں اور تم ہو کے اپنے غم سے نکل ہی نہیں رہے "اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی :

"ایسی بات نہیں ہے مما مجھے ایسے لگتا ہے کہ یہ تمام لوگ خوش ہیں میرے غم پر ہنس رہے ہیں میرا دل درد سے پھٹ رہا ہے اور ان کی جھوٹی مسکراہٹیں میرے دل پہ تیر کی طرح لگ رہی ہیں" انتہائی دکھی انداز میں بولا جبکہ اس کی بات سن کر رانیہ بیگم نے اس کا ماتھا چوما اور بولی :

"بیٹا ان کا بھی تو کوئی رشتہ تھا کسی کا بھائی ،کسی کا بیٹا اور کسی کا بابا ،کسی کا چچا سبھی تو رشتے تھے یہی تو ہیں وہ بھی اتنی ہی تکلیف ہے ہاں بس تم اپنی تکلیف کو زیادہ ان سے بہتر محسوس کر رہے ہو کیوں نہ کہ آج تمہاری خوشیوں میں وہ شامل نہیں ہیں بھائی صاحب کو سوچو انہوں نے اپنی اولاد کی

طرح رکھا ہے وہ کس قدر تکلیف میں ہوں گے "اسے سمجھاتے ہوئے رانیہ بولی :

چلو سو جاؤ چار بج رہے ہیں تمہیں نہیں لگتا تمہیں سو جانا" چاہیے صبح نکاح ہے تمہارا "وہ انہیں کہتے ہی باہر کی طرف بڑھ گئی جبکہ اس ان کے پیچھے اذا بیڈ پر گرا سونے کی کوشش کرنے لگا جبکہ اسے لگتا نہیں تھا اسے نیند آئے گی

سلیمان صاحب انتہائی نڈھال اس نے کمرے میں بیٹھے تھے جب رخسار بیگم نے ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

اپ ٹھیک تو ہیں نا "رخسار فکر مندی سے سلیمان صاحب کو" دیکھ کر بولی:

مجھے نہیں لگتا میں ٹھیک ہوں مجھے اتنی تکلیف ہو رہی ہے" نہ جانے مجھے کیوں لگتا ہے کہ عذاا سے سوچ رہا ہے جیسے ہم اس کے غم پہ ہنس رہے ہوں لیکن میں مجبور ہوں اپنے بھائی کے وعدوں پہ میں کیا کروں میرا دل غم سے پھٹ رہا ہے
" مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ میں اپنی تکلیف میں مر جاؤں گا

"اللہ نہ کرے سلیمان صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں ابھی ایک کو تو ہم نے بھیجا ہے اور ایک کا غم کم نہیں ہوا اور آپ اپنی باتیں کر رہے ہیں اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو اللہ سے مدد مانگے اللہ ہی ہے جو مدد کرنے پر قادر ہیں "ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اپنی آنکھوں میں نمی لیے رخسار بیگم بولی :

"ہاں میں جانتا ہوں کہ غم بہت بڑا ہے لیکن میں کیا کروں مجھے اس کا چہرہ ہی نہیں بھولتا مجھے بہت تکلیف ہے"

" ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں یہ زخم آہستہ آہستہ ہی بھرتے ہیں یہ وہ غم ہے جس کی اذیت انسان کے ذہن کو بیمار کر دیتی ہے لیکن آپ کو یہ سمجھنا ہوگا کہ انہوں نے اپنی اولاد کی ذمہ داری آپ کو دی ہے آپ اس بات کو بھول نہیں سکتے اللہ نے اگر پریشانی لی ہے تو خوشی بھی وہی دے گا یقین رکھیے صبر کریں صبر کرنے والے کہ اللہ ساتھ ہے" رخسار بیگم سلیمان صاحب کو سمجھاتے ہوئے بولی:

" چلیں اب سو جائیں صبح نکاح ہے آپ کو جلدی اٹھنا ہے اور تمام انتظامات دیکھنے ہیں" رخسار بیگم سلیمان صاحب کو سمجھاتے ہوئے بولی ان کی بات سن کر سلیمان صاحب لیٹ گئے---------

----

پا لر جانے سے پہلے زیواکے پاس رخسار بیگم اور سلیمان صاحب صاحب آئے

" السلام علیکم بابا"

" وعلیکم السلام کیسا ہے میرا بچہ میں بالکل ٹھیک ٹھاک"

بابا آپ بتائیں ہم بھی ٹھیک ہیں آج ہم آپ سے بہت ضروری بات" کرنے آئے ہیں بیٹا "سلیمان صاحب زیوا کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولے:

جی بابا بولیے" زیوانے انتہائی محبت سے ان کی بات کا جواب " دیا زیوا کے دائیں طرف سلیمان صاحب اور بائیں طرف رخسار بیگم بیٹھ گئی

بیٹا جیسے کہ آپ جانتے ہو ہم مرہا سے غافل ہونے کی غلطی" کر چکے ہیں تو ہم نہیں چاہتے کہ تمہیں کسی قسم کا بھی مسئلہ ہو یا کبھی تمہیں ایسا لگے کہ تم ہم پر بوجھ ہو کبھی یہ نہ سوچنا تم ہماری بہت پیاری بیٹی ہو اور میں اپنی بیٹیوں کو پال سکتا ہوں کبھی دکھ اور ظلم برداشت مت کرنا یہ یاد رکھنا کہ تم میری بیٹی ہو میں تمہارا غم برداشت نہیں کر سکوں گا "سلیمان صاحب آنکھوں میں نمی لیے زیوا کی طرف دیکھ کر بولے جبکہ اپنے بابا کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر زیوا نے تڑپ کر ان کی آنکھوں سے نمی صاف کی اور بولی :

" جی بابا میں کبھی ایسا نہیں ہونے دوں گی"

بیٹا ہم یہ نہیں کہتے کہ تم وہاں بالکل ہی برداشت کھو دو، ہاں" چھوٹی موٹی لڑائیاں جھگڑے بعد انسان کو برداشت کرنی پڑ جاتی ہے لیکن جس چیز پر اختیار نہ ہو اس پر بالکل برداشت مت کرنا برداشت اور صبر میں فرق ہوتا ہے صبر وہ چیز ہوتی ہے جس پہ آپ کا اختیار نہ ہو جس پر صرف اللہ کا اختیار ہو اور برداشت وہ چیز ہوتی ہے جس پر آپ اختیار رکھتے ہوئے بھی خاموش ہو جائیں لیکن ایک حد تک تو تم ایک حد تک برداشت کرنا جہاں تمہیں لگے کہ تمہاری برداشت کی حد ختم ہو رہی ہے وہاں تم ہم سے بات کر سکتی ہو ہم تمہارے لیے ہیں تم مجھ سے بات نہیں کر سکتی اپنی ماما سے کرو مما سے نہیں کر سکتی ،مناہل سے کرو کسی سے بھی بات کروں لیکن خود پہ ہوئے ظلم سے ہمیں آگاہ کرنا کبھی خود کو اکیلا مت سمجھ لیا میں نے کبھی اپنی بیٹیوں کو خود پر بوجھ نہیں سمجھا مجھے اپنی بیٹوں سے کہیں زیادہ محبت اپنی بیٹیوں سے ہے مجھے "یقین ہے تم میری بات کا مان رکھو گی

سلیمان صاحب زیوا کوسمجھا کر اپنی آنکھوں میں نمی لیے کمرے سے باہر نکل گئےجبکہ اپنے باباکو اس طرح سے جاتے

دیکھ انتہائی دکھ سے اپنے بابا کو دیکھا اور پھر رخسار کی بیگم کی طرف مڑی :

"بیٹا تمہارے بابا بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں رشتے تمہیں سنبھانے آنے چاہیے لیکن کچھ رشتے انسان کو اتنی ہی گنجائش چھوڑتے ہیں کہ انہیں چھوڑ دیا جائے جب تمہیں لگے کہ اب تم سے رشتے نہیں نبھائے جاتے یہ رشتوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی تو تم ہمیں بتا سکتی ہو لیکن کبھی خود کی جان پر ظلم نہ کرنا ہم یہ بات برداشت نہیں کر سکیں گے میں نہیں چاہتی کہ آخرت میں مجھے اللہ کے سامنے اس بات کے لیے جوابدہ ہونا پڑے کہ میں نے اپنی بیٹیوں کو صبر اور برداشت میں فرق نہیں لگایا صبر کرنا لیکن برداشت ایک حد تک یہ بات یاد رکھیں "یہ کہتے ہی وہ کمرے سے نکل گئی جبکہ زیوا اپنے دل میں سوچ کر رہ گئی کہ آنے والا وقت کیسا ہوگا۔۔۔

آج برات کا دن تھا ہر کوئی افراد اپنی میں تیاری میں نظر آرہا تھا تمام مرد حضرات ہال میں کھانے اور باقی انتظامات دیکھنے کے لیے پہنچ چکے تھے برہان اور نواف کھانے کا انتظام دیکھ رہے تھے جبکہ عثمان اور ارہم تمام برات کو لے کر آنے اور جانے کی ذمہ داریوں کو سنبھال رہے تھے عذادلہا تھا وہ صرف

اپنے آپ میں مگن تھا کیوں نہ کہ آج رمز ا کی بارات نہیں تھی رمزہ کی بارات کل تھی اسی لیے وہ مطمئن انداز سے اپنے غم میں مبتلا تھا-------

تمام برات ہال میں پہنچ چکی تھی دلہن پالر میں تھی جب کہ دولہا مردوں والی سائیڈ پر بیٹھا تھا مردوں عورتوں کا انتظام الگ الگ کیا گیا تھا تاکہ کسی چیز کی کوئی بھی نہیں محسوس نہ کی جا سکے جیسے ہی دلہن کو پالر سے لا کر ویٹگ روم میں بٹھایا اورعثمان ار ہم کو یہ پیغام بھجوا دیا کہ وہ دولہے کو لے کر دلہن والی سائیڈ پر آجائے جیسے ہی دولہا آیا تمام لڑکیوں نے ان پر پھول برسائے جیسے کہ ہر شادی میں ہوتا ہے لیکن عذا کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا کسی قسم کا تاثر اس کے چہرے سے نہیں جھلک رہا تھا نہ کوئی خوشی نہ کوئی ہلکی سی مسکراہٹ جگہ کو سٹیج پر بٹھا دیا گیا جب کہ لڑکیاں دلھن کو لینے کے لیے بڑھ گئی جیسے ہی دلہن کو لے کر داخل ہوئی------

زیوا انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی گولڈن کلر کی شرٹ جس پرلال نگینے تھے اور لہنگا گولڈن اور لال ہاں جب کے دوپٹہ لال تھا اور اس کے چاروں طرف گولڈن نگینے جڑے تھے آہستہ آہستہ قدموں سے چلتے ہیں سٹج کی طرف بڑے زیواجیسے

جیسے بڑھ رہی تھی ویسے ویسے ہی اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی------

دلہن کو دلہے کے ساتھ بٹھا دیا گیا اور تمام رسموں کے بعد رخصتی کا وقت آیاجیسے ہی رخصتی کا وقت ایا ہر ماں باپ کی طرح زیوا کے ماں باپ بھی رو دیے ان کی بیٹی تھی زیوا کو نہیں کھونا چاہتاایک بیٹی کو کھوچکے تھے دوسری کو وہ شاید کھونا نہیں چاہتے تھے اگر شاید یہ رخصتی کی رسم نہ ہوتی تو ماں باپ اتنے بے بس نہ ہوتے لیکن ان چیزوں پر انسان کا اختیار کہاں ہوتا ہے سب کو رلا کر جیوا اپنی گھر چلی گئی جبکہ باقی تمام لڑکے باقی کے معاملات اور بارات کی واپسی کے معاملات کو سنبھالنے لگے------------

بارات گھر میں داخل ہوئی دلہن دروازے سے اندر آئی تو دولہے کی خالا کی بیٹیاں بولنے لگی:

" ارے بھائی آپ نے تو گھر میں داخل ہونے سے پہلے بھابھی کے ساتھ کوئی تصویر نہیں بنوائی چلیں ایک تصویر بنا لیں" جبکہ عذا کا ایسا کوئی موڈ نہیں تھا لیکن تمام مہمانوں کو دیکھتے ہوئے عذاسپاٹ تاثرات لیے یہ وہیں کھڑا ہو گیا جبکہ زیوا ساتھ چادر کا گھونگٹ کیے کھڑی تھی ---

آپ نے تو بھابھی کا دوپٹہ پکڑنے والی رسم نہیں کی چلیں آپ" بھابھی کے دوپٹے کا کونا پکڑیں تاکہ ہم ایک پیاری سی تصویر بنا سکیں "عذانے ان کی بات سن کر ایک گہری سانس لی اب انتہائی بیزاری سے ایک نظر انہیں اور پھر ایک منظر ذیوا پر ڈال کر زیوا کی چادر کا دوپٹہ کا کونا پکڑا جیسے ہی اس نے کونا پکڑا زیوا نے اپنا سر اٹھایا اور اسی وقت یہ خوبصورت تصویر بنا لی گئی -----

جیسے ہی تصویر بنی عذافورا سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ باقی سب سب دلہن کو لیے ہال میں بیٹھ گئی تھوڑی دیر ہال میں بٹھانے کے بعد دلہن کو اس کے کمرے کی طرف لے کر عذا پہلے ہی کمرے سے جا چکا تھا دلہن کو اس کے کمرے میں بٹھا دیا گیا جبکہ تمام مہمان اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے رات کے اٹھ بج چکے تھے ۔دلہن کو کمرے کے میں بٹھانے کے بعد رانیا بیگم دلہن کے پاس رک گئی ---

اتار دو چار درزیوا" انہوں نے محبت سے اس کے سر سے" زیادہ اتاری

کیسی ہے میری بچی" رانیا محبت سے ذیواکی طرف دیکھ کر " بولی :

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں""

"میں بھی ٹھیک ہوں بچے ایک بات یاد رکھنا مرد کا دل جیتنا

بہت مشکل کام نہیں ہے لیکن اگر مرد نہ چاہے تو بہت مشکل ہے نہ کہ جب انسان ہی نہ چاہے ایک چیز کو تو اسے کوئی بھی اس چیز کے لیے راضی نہیں کر سکتا تو میں اس گھر میں بہت سی پریشانیاں اور شاید بہت ہی چیزوں کے لیے صبر کرنا پڑے لیکن ایک بات یاد رکھنا یہ تمہارا گھر ہے تمہیں ہی سے سنبھالنا ہے کوئی بھی تیسرا انسان دو کے درمیان تب جگہ لیتا ہے جب ایک انسان ہر جگہ چھوڑتا ہے ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا اپنی جگہ کسی کے لیے نہ چھوڑنا اپنی آخری حد تک کوشش کرنا اور یہ بات یاد رکھنا کہ کوشش کرنے والوں کی کبھی ہار نہیں ہوتی انسان بہت مطلبی ہوتیں ہیں کبھی کبھی انسان ایک مردہ کے لیے محبت کودل سے لگا لیتا ہے جبکہ کبھی کبھی زندہ انسانوں کو بھلا دیتا ہے یہ تم پہ ہے کہ تم اس کے دل میں کیسے جگہ بناتی ہو "انتہائی محبت سے رانیابیگم زیواکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بولی:

جب کہ ان کی بات زیوا نے ایسےسمجھی جیسے دوپٹے سے گانڈ باندھ لی ہو۔۔

ساری رات انتظار کرتے گزر گئی عذا نہیں آیا تھا صبح کے چار بج رہے تھے زیوا کی آنکھ کھلی اس کی کمر میں انتہائی درد تھا بیٹھ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے وہ سو گئی تھی اٹھ بجے سے بیٹھی اب صبح کے چار بج رہے تھے اس کی

کمرے میں شدید درد تھا آخر وہ خود ہی تھک کر اٹھی اور تاکہ وہ کپڑے تبدیل کر سکے جیسے ہی وہ اٹھی تو اس کا جسم سن ہو چکا تھا وہ ایک دم لڑکھڑائی بیٹھ کر سہارا لے کر بیٹھ گئی تھوڑی دیر اپنی جسم کو حرکت دی تاکہ وہ چلنے کے قابل ہو سکے اب مسئلہ یہ تھا کہ ان کے کمرے کا اٹیچ باتھ روم نہیں تھا اور کپڑے چینج کرنے کے لیے اسے باہر جانا پڑنا تھا یہ بات اس کی شرمندگی کے لیے کافی تھی اب اسے انتہائی شرم فیل ہو رہی تھی کہ وہ کرے تو کرے کیا اسے واش روم بھی جانا تھا آخر کار وہ اپنی تمام شرمندگی کو پرے کیے کپڑے تبدیل کر کے باہر واش روم کی طرف بڑھ گئی جیسے ہی وہ باہر نکلی صبح کے چار بجے کا ٹائم تھا بہت سے مہمان نماز کے لیے اٹھے ہوئے تھے اسے اس طرح سے باہر دیکھ کر سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا جبکہ ان کی نظر خود پر زیوا محسوس کرتے سر جھکائے واش روم کی طرف بڑھ گئی یہ انتہائی شرمندگی کی بات تھی اس کے لیے لیکن اب کیا کیا جا سکتا تھا جب اس کا شوہر ہی ایسا تھا -----------

----

عذا رات بہت لیٹ کو لیٹ آیا تھا اور آتے ہی گیسٹ روم میں جا کر لے گیا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ وہ زیوا کے پاس جائے اور اس سے کسی بھی طرح کی محبت کی بات کریں یا کسی

بھی طرح کوئی پیار محبت ایسا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس نے اپنے باپ کی کہی بات کا مان رکھا تھا یہ شاید اپنے تایا کا بھی جنہوں نے اسے اتنی محبت دی تھی شادی کا ہی وعدہ تھا شادی ہو گئی اب آگے اسے اپنی زندگی کے بارے میں سوچنا تھا اسی لیے وہ سارے رات سوچتے ہی گزر گئی کیا پھر کرے تو کرے کیا لوگوں کی باتیں تو اس کے بھی کان میں گئی تھی کہ اس کے باپ کو زیوا کھا گئی کہیں نہ کہیں اس کے دل میں بھی یہ بات آگئی تھی لیکن اب کیا کیا جا سکتا تھا آخر صبح کے چار بجے رانیا بیگم غصے سے اٹھ کر گسٹ روم کی طرف بڑھی شرمندگی تو انہیں بھی بہت تھی اب کیا کرتے ہیں ان کی اولاد کوئی چھوٹی تو نہ تھی کہ وہ ان کا کان پکڑ کے اسے کہتی کہ جاؤ بیٹا کمرے میں چلے جاؤ خود بھی سوچنا چاہیے تھا وہ انتہائی غصے سے یہ سوچ کر کمرے کی بڑی اور اسے اٹھا کر اس کے کمرے کی طرف بھیجا جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا -------

زیوا لیٹ رہی تھی تو وہ بھی خاموشی سے سائیڈ پر ا کر لیٹ گیا جبکہ اس کا یہ انداز دیکھ کر زیوا کا دل ٹوٹا تھا بے شک غم تھا لیکن اس کی تو شادی ہوئی تھی کیا تھا اگر وہ تھوڑا سا محبت سے بول دیتا ہوں یہی کہہ دیتا کہ میں غم میں ہوں وہ اسے تسلی

دے دیتی یا کسی بھی طرح کی کوئی بات تو کہتا اور پھر وہ اس کا شوہر تھا کیسے برداشت کر لیتی اس کے لیے تو وہ اس کی بیوی تھی اس کے لیے تو اس کی محبت بھی تھا کہ یہ سب سوچتے اس کی کب آنکھ لگی اسے پتہ ہی نہیں چلا --------

----

زیوا کی آنکھ کسی کے جھنجوڑنے پر کھلی جیسے ہی اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا وانیہ اور انزا اسے جھنجوڑ رہی تھی

" ارے کیا ہو گیا" زیوا ی غائب دماغی سے بولی کچھ وہ لیٹ سوئی تھی اس لیے اسے نیند بھی آرہی تھی اس نے گھڑی دیکھی جہاں دس بج رہے تھے ---

"ارے بیگم صاحبہ اٹھ جائیے آپ کو نہیں پتہ 10 بج چکے ہیں اور آپ کا سونا ہی ختم نہیں ہو رہا ہم اپ کو ناشتہ کروائیں یا باقی سب دیکھیں" وانیہ انتہائی تنزیہ انداز میں بولی جب کہ زیوانے حیرت سے اس کی طرف دیکھا کہ یہ وہ کس طرح سے بات کر رہی تھی لیکن پھر اگنور کر کے کھڑی ہو گئی اس نے سوچا واقعی اسے بہت سے کام ہوں گے اسی لیے غصے میں ہیں ---

"ارے تم غصہ مت ہو میں اٹھ رہی ہوں اب بتاؤ کیا کروں "زیوا انتہائی نرمی سے بولی:

" ارے بہن کیا کرنا ہے اٹھ جاؤ تمہیں نہیں پتہ پارلر جانا ہے ناشتہ کرنا ہے یہ کوئی پوچھنے والی باتیں ہیں جاؤ جا کر منہ دھو کر اؤ "انزہ انتہائی بدتمیزی سے بولی جب کہ اس کا انداز دیکھ کر زیوا نے حیرانی سے ان دونوں کو دیکھا اور پھر سر جھٹک کر منہ دھونے کے لیے بڑھ گئی اب وہ اس کی دوست ہی نہیں اس کی نندیں بھی تھی یہ بات بھی وہ سمجھتی تھی رشتے بدل جاتی ہیں تو ان کے تقاضے بھی بدل جاتے ہیں اسی لیے اس نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا------

آج رمزاکا نکاح تھا رمزا بہت خوش تھی اور مطمئن تھی بے شک اس نے اللہ سے برہان کو مانگا تھا اور اسے برہان مل گیا تھا اسے برہان سے محبت تھی آج اس کی محبت اسے مل رہی تھی اسی لیے وہ مطمئن انداز میں بیٹھی تھی باپ کا غم اسے بھی بہت تھا لیکن ان کی خواہش کا احترام بھی بہت ضروری تھا جانے والوں کے ساتھ جایا نہیں جاتا لیکن ان کی خواہش پر مکمل طور پر عمل کر کے اور اچھے انداز سے انہیں پورا کرنے سے ہم جانے والوں کو خوش کر سکتے ہیں" یہ رمزاکی رائے تھی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ برہان کو کبھی کسی قسم کی تکلیف یا شکایت کا موقع نہیں دے گی----------

----

جیسے کہ زیوا کا ولیمہ تھا اور رمزا کی بارات تھی اسی لیے دونوں دلہنوں کو پالر بھیج دیا گیا تھا جبکہ آج بھی بارات کو لانے اور جان لے جانے کی ذمہ داری ار ہم اور عثمان نے ہی نبھائی جبکہ کھانے کا انتظام عذا اور نواف دیکھ رہے تھے شادی گھر کی تھی اسی لیے سلیمان صاحب کا حکم تھا کہ کسی بھی قسم کی کسی بھی بچے کو کوئی پریشانی نہ ہو تمام بڑے اپنے انتظامات دیکھ رہے تھے اور بچوں کی مدد کر رہے تھے-----------

----

بارات ہال میں پہنچ چکی تھی برہان مسکراہٹ کے ساتھ بیٹھا تھا جبکہ ان کے ساتھ رحمان صاحب بیٹھے تھے آج بھی تمام مردوں عورتوں کا انتظام الگ الگ کیا گیا تھا بے شک تمام مرد اور رشتہ دار اپنے ہی تھے لیکن عزا کے جو کہ لائیر تھا تو اس کے بہت سے ایسے مہمان تھے جو غیر برادری یا باہر کے تھے اور بھی بہت سے مہمان ایسے تھے جیسے کہ بھائیوں کے دوست اس طرح کے بہت سی چیزیں انہوں نے سوچا تھا دوں اور عورتوں کا فنکشن الگ ہی کر دینا بہتر ہے--------

رمزا انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی اس کا لہنگا اور چولی فل ریڈ تھا جس پر ہلکا ہلکا گولڈن کام تھا دوپٹہ بھی اسی سرخ اور گولڈن تھا جیسے ہی دلہن دلہن کو ساتھ بٹھایا گیا -----

زیوا کو ایک الگ ون سیٹر سوفے پہ بٹھا دیا گیا زیوا کاآج کا ڈریس سبز کلر کی میکسی تھی جس پر سلور کام تھا وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی لیکن وہ اس طرح سے الگ تھلگ بیٹھی تھی کہ اسے شرمندگی بھی ہو رہی تھی یہ کام وانیا اور انزا نے کیا تھا ان کا کہنا تھا کہ بھائی تو ویسے بھی مردوں کی طرف کا کام سنبھال رہے ہیں اور وہ ادھر آئیں گے نہیں تو کیا ضرورت ہے ڈبل صفہ رکھنے کی جب کہ تمام لوگوں کی نظریں زیوا کی طرف تھیں محسوس تو سلیمان صاحب اور رخسار بھی کر رہے تھے لیکن پھر بیٹی بیٹی کس سسرال کا سوچ کر چپ ہو گئے اور وہ کر بھی کیا سکتے تھے-----

برہان کی رسم انتہائی خوبصورت طریقے سے کی گئی اور تمام رسمییں کی گئی وہ نہیں چاہتے تھے کہ کسی بھی طرح رمزابیٹی کو یہ فیل ہو کہ ان کے والد صاحب نہیں ہیں بے شک یہ انہوں نے عذا کے لیے بھی سوچا تھا لیکن اذا نے ان کی بات کو دل سے نہیں سمجھا تھا پھر شاید وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتا تھا جبکہ رمزا خوش اور مطمئن نظر آرہی تھی اس کے چہرے پر

مسکراہٹ تھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی برہان بھی اس سے مطمئن اورمسکرا کر ہی بات کر رہا تھا -----

اپنی بیٹی کی آنکھوں میں اس طرح سے اداسی اور اس کے چہرے پر شرمندگی دیکھ کر سلیمان صاحب کو بہت دکھ محسوس ہو رہا تھا آخر ان کی بیٹی تھی اور اتنی دنیا کے سامنے اس طرح سے بیٹھی تھی یہ سوچتے ہوئے انہوں نے ایک ڈبل سیٹر صفہ منگوایا جس پر زیوااور ایرا کو بیٹھنے کا کہا اور ایرا کی یہ ذمہ داری لگائی کہ وہ ذیواکے ساتھ بیٹھے جبکہ یہ سب دیکھتے ہوئے وانیا اور انزہ کو تو جیسے آگ ہی لگ گئی نہ جانے کیوں ان دونوں نے اپنے دلوں میں اس قدر نفرت پیدا کر لی تھی حتی کہ وہ سب سے زیادہ اچھی دوستی تھی اور اب جب کہ زیوا ان کی حرکتیں دیکھ کر حیران اور پریشان دونوں تھی--------

اللہ اللہ کر کے بارات اور ولیمے کا وقت گزر گیا دلہن اور دولہا رخصت کرنے کے بعد سلیمان صاحب اور رخسار بیگم نے مکلاوے کی رسم کا بولا جو کہ وہ چاہتے تھے کہ تمام مہمانوں کے درمیان ہی ہو جائے اسی لیے رخسار بیگم رانی بیگم کی طرف بڑھی انہوں نے ایک سائڈ پر لے جا کر بولی:

آج مکلاوے کی رسم کرنی ہے آپ کا اس بارے میں کیا خیال" ہے "

ہاں ہاں ضرور آج آپ زیوا بیٹی کو لے جائیں کل ہم لینے آئیں گے" رانیا بیگم ان کے ہاتھ پر محبت سے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی جبکہ ان کی محبت دیکھ کر رخساربیگم کو اطمینان ہوا کہ چلو کوئی تو ہے جو ان کی بیٹی کا خیال رکھ لے گا اسی اطمینان کے ساتھ وہ سلیمان صاحب کی طرف بڑھ گئی "چلو جی واہ بیٹا آج آپ اور عذا گھر آؤ گے مکلاوے کی رسم کے لیے" جبکہ ان کی بات سن کر زیوا نے جھٹکے سے سر اٹھایا اور عذا کو تلاش کرنے لگی جو کہ اسے دور کھڑا کسی سے باتیں کرتے ہوئے نظر آگیا اس کی نظروں کے تعاقب میں رخسار بیگم نے دیکھا اور پھر زیوا کی طرف دیکھا۔۔۔

"کیا بات ہے زیوا تم ایسے کیوں بھی کیوں دیکھ رہی ہو"

ارے کچھ نہیں ماما میں یہ سوچ رہی ہوں کہ آپ نے اذا سے" پوچھا ہے یا نہیں "

ارے بیٹا اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے میں نے رانیا بیگم" سے بات کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو رضا کو لے جاؤں "رخسار بیگم انتہائی اطمینان سے اسے سمجھاتے ہوئے بولی جب کہ زیوا ابھی بھی پریشان نظر آرہی تھی اسے پریشان دیکھ کر نہ جانے کی رخسار بیگم کو پریشانی ہوئی تھی لیکن پھر

اپنی پریشانی کو وہم سمجھتے ہوئے وہ سلیمان صاحب کی طرف بڑھ گئی تاکہ وہ عذاسے بات کر سکیں-----

----

سلمان صاحب عذاسے کہیں نا آج مکلاوےکی رسم ہے جو" ہمارے ساتھ جانا ہے میں نے رانیا بھابھی سے پوچھ لیا ہے وہ رسم کے لیے کہہ رہی ہیں" رخسار بیگم سلیمان صاحب کے پاس آکر بولی :

پوچھنے کی کیا بات ہے ظاہری بات ہے رسم تو ہونی ہی ہے" آپ جا کر زیوا کو تیار کیجیے میں عذا کو بلا لیتا ہوں "سیلمان صاحب جلدی سے رخساربیگم کو جواب دے کر عذا کی طرف بڑھ گئے--------

رخسار کو واپس آتا دیکھ زیوا نے پریشانی سے انہیں دیکھا ---

ارے بیٹا پریشان کیوں ہو رہی ہو آپ کے پاپا کہہ رہے ہیں آپ" نے ساتھ چلنا ہے چلو تیار ہو جاؤ میں ایرا کو بلاتی ہوں "زیوا کو پریشان دیکھ کر رخسار بیگم بولی :

ایرا کی طرف بڑھ گئی جبکہ زیوانے ان کے جاتے ہی عذاکو دیکھنا چاہالیکن عذاکے سامنے کھڑے سیلمان صاحب کھڑے تھےجس کی وجہ سے وہ عذا کےچہرے کے تاثرات سے انجان تھی کہیں نہ کہیں وہ جانتی تھی کہ شاید یہ بات عذا کو پسند نہ

آئے لیکن وہ بے بس تھی وہ کر بھی کیا سکتی تھی اسی لیے خاموشی سے بیٹھ گئی ------------

رخسار بیگم جیسے ہی ایرا کو لے کر آئی اور زیوا کو کھڑا کر کے گھر جانے کے لیے بولے اور جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھ گئی جبکہ زیوا جاتے ہوئے عذا کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جو کہ سپارٹ تھا اس کے چہرے سے کوئی اندازا نہ لگا سکی آیا تو وہ ناراض ہے یا نہیں پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی-------------------------

----